

1600

उर्दू खंवाह

पुस्तक का नाम खाना फलाना की हो पुस्तक

उषाना फलाना पुस्तक

लेखक फाउंडर देवा राम दाभा गुजारावा

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या... १६००

1600



1600,U



پہلی نمبر



یوگ کلاسی

1600

یوگ و دیاکے متعلق جملہ معلومات مجموعہ

طالبان معرفت کے فائدہ کی نگاہ

عام فہم اردو میں

قلمبند مولک

پہلی بار

مستند و حتمی پرچاپ کیا گیا ہے۔ لکھنؤ، شہر میں کھاتے انشتی راہ مالک د

پر ویر ایئر مطبع سے تمام سے چھپا

قیمت فی جلد ۱۰/-

بقاومت کمزور و قیمت بہتر کا مضمون اسی سال کے حسب حال ہے

یہ کتاب مسکونی پمفلٹ نہیں بلکہ جامع المصوبات ہے

शक्ति संज्ञा

9436

$\frac{9}{9\frac{1}{2}}$



कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुरानक नहीं रख सकता ।

فہرست مضامین یوگ نلاسنی

صفحہ	پیرا گراف	مضامین	صفحہ	پیرا گراف	مضامین
۱۳	۱۶	مرد و عورت کے مساوی حقوق	۶	۱	دیباچہ
۱۳	۱۷	پابندیاں	۷	۲	باب اول
۱۳	۱۸	وقت کی پابندی	۷	۳	یوگ کی نسبت رائیں
۱۴	۱۹	رائش	۷	۴	یوگ کی تالیف
۱۴	۲۰	سامان و بستر وغیرہ	۸	۵	تقریب مزید
۱۴	۲۱	خوراک	۸	۶	یوگ کی غرض و نتیجہ
۱۵	۲۲	زور سے بولنا	۸	۷	دو قسم کی سہادی
۱۵	۲۳	دماغی و جسمانی کام	۹	۸	سماعت و دھیمیت چت
۱۶	۲۴	پانی	۹	۹	سماعت چت کے کشن
۱۶	۲۵	روزہ رکھنا	۹	۱۰	دھیمیت چت کے کشن
۱۶	۲۶	منید	۱۰	۱۱	پارقم کے ادھکاری
۱۶	۲۷	یوگیوں کے رات دن	۱۰	۱۲	اتم و ادھکاری
۱۶	۲۸	یوگ اہمیاں کرنے کا سہ	۱۱	۱۳	مرہم ادھکاری
۱۸	۲۹	یوگ سے خطرینے	۱۱	۱۴	کشت ادھکاری
۱۸	۳۰	یوگ کی دو قسم	۱۲	۱۵	نیت کشت ادھکاری

صفحہ	پیرا گراف	مضامین	پیرا گراف	صفحہ	مضامین
۲۴	۴۷	آسن سے اور فائدہ	۱۹		باب دوم
۲۵	۴۸	سدہ آسن	۱۹		راج لوگ
۲۵	۴۹	پدم آسن	۱۹	۲۲	اشٹاننگ آج یوگ
۲۵	۵۱	پرانایام کا وقت و تعریف	۱۹	۳۲	یم و نیم کی تشریح
۲۶	۵۲	ریچک پورک کبھک	۱۹	۳۴	یم
۲۷	۵۵	افتنال کی سخت ضرورت	۲۰	۳۴	اہنا
۲۷	۵۶	پرانایام کی کیا ہو	۲۰	۳۵	ست
۲۷	۵۷	ابتدائی شغل	۲۱	۳۶	اسنے
۲۸	۵۸	تین طرح کے پرانایام	۲۱	۳۷	برہمہ حربہ
۲۸	۵۹	اوہم پرانایام	۲۱	۳۸	اپری گہ
۲۸	۶۰	مریم پرانایام	۲۲	۳۹	نیم
۲۹	۶۰	ادتم پرانایام	۲۲	۴۰	شوج
۲۹	۶۱	آٹھ قسم کے کبھک	۲۲	۴۱	صنوتوش
۲۹	۶۲	کبھک سے لا بہ	۲۲	۴۲	تپیا
۲۹	۶۳	د و ضروری عمل	۲۳	۴۳	سواہیا
۳۰	۶۴	کھچری ندر	۲۴	۴۵	ایشور پرندھان
۳۰	۶۶	ندر کا فائدہ	۲۴	۴۶	آسن

صفحہ	پیرا	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۴		۴۸	۳۱	۴۸	مول بنہ	
۲۵		۴۹	۳۱	۴۹	سوریہ ہمدی کبھک	
۲۵		۵۰	۳۲	۵۰	اویسی کبھک	
۲۵		۵۱	۳۲	۵۱	اٹکی ترکیب	
۲۶		۵۲	۳۲	۵۲	ستھاری کبھک	
۲۷		۵۳	۳۳	۵۳	ستھی کبھک	
۲۷		۵۴	۳۳	۵۴	جستریا کبھک	
۲۷		۵۵	۳۳	۵۵	ترکیب	
۲۸		۵۶	۳۴	۵۶	موریہ کبھک	
۲۸		۵۷	۳۵	۵۷	ترکیب	
۲۸		۵۸	۳۵	۵۸	گھریہ پنتھاک رائے	
۲۹		۵۹	۳۶	۵۹	کیول کبھک کا فائدہ	
۲۹		۶۰	۳۶	۶۰	ایک ادکاری	
۲۹		۶۱	۳۷	۶۱	ترکیب عمل	
۳۰		۶۲	۳۷	۶۲	شک یوجی کی رائے	
۳۰		۶۳	۳۸	۶۳	دندنی سینا دیو کنی رائے	
۳۰		۶۴	۳۸	۶۴	کاشی کندی رائے	

سندین	پیرگراف صفحہ	مضامین	پیرگراف صفحہ
مروری سنجھ	۱-۵	اشتبہ سیدھی	۵۲
پہا بندائی سادہ	۱-۶	میں کے نام	۵۲
نیتی	۱-۷	وہا - ہوا	۵۲
دھوتی	۱-۸	گہلا - گریا	۵۲
بستی	۱-۹		۵۲
گج گرم	۱-۱۰	براپتی	۵۲
نوی	۱-۱۱	براکت	۵۳
رتھک	۱-۱۲	دستویہ	۵۳
پنج دہا	۱-۱۳	اسیوہ	۵۳
کھچری دہا	۱-۱۴	باب پنجم	۵۴
جھوچری	۱-۱۵	دہہ درک اشاک دوگ	۵۴
جاچری	۱-۱۶	دہہ دوگ کی پانچویں گنت	۵۴
اگوچری	۱-۱۷	دراج	۵۴
اٹھنی	۱-۱۸	سہک دشی	۵۵
کٹ چکر	۱-۱۹	سہک سنگاپ	۵۵
بندہ	۱-۲۰	سہک داک	۵۵
مول بندہ	۱-۲۱	سہک کرمان	۵۵
جلند ہر بندہ	۱-۲۲	سہک آجیو	۵۵
ہویان بندہ	۱-۲۳	سہک وایام	۵۶
ہا بندہ	۱-۲۴	سہک ہوتی	۵۶
باب چھٹا		سہک ہوتی	۵۶
سیدھی بختی			

حیاجہ

مندرجہ ذیل صفحات میں جو بڑی محبت کیساتھ نذرناظرین کے
جانے ہیں یوگ فلاسفی کا مختصر مگر بالتوضیح ذکر ہے۔ میں نے
اس مضمون کے بیشتر سائے دیکھے ہیں مگر اسنوس ہے اُن میں سے
کثیر ایسے نظر آتے جن میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس دقیق
اور عملی سنجیدگی پر بحث ہو۔ بخلاف اور فلاسفیوں کے یوگ بالکل علمی
فلسفہ ہی۔ اس علم کے شائقین کو محض زبانی جمع خرچ معمولی بحث و
مباحثہ سے مطلق فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسا شخص ہمیشہ اپنے اصلی
مطلب سے کہ سوں دور جا پڑتا ہے یہ تو واقعی ”آؤ اور دیکھو“ یا ”آؤ
” کرو اور دیکھو“ کا حال ہے۔ جب تک اسکی مغرہ ہدایات پر کاربند
ہو کر غلہ ساند نہ کیا جائے۔ ہر قسم کی اور کوشش لاجل اور بیسود ہوتی
ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یوگ کے متعلق بہ مقابلہ اور علوم کے کمتر
سائے لکھے گئے ہیں۔ جہاں کہیں مقدس نوشتوں میں یوگ کا

(آؤ اور دیکھو کا سنائی) (یوگ عملی فلسفہ)۔

ذکر کیا جو وہاں ہمیشہ یوگی کے پاس جا کر شعلیں پکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور فضلاء سفیدوں میں سبقت۔ ویسے و محبت کی بہت گنجائش ہے مگر یوگ میں نہیں۔ ہاں باریک بین طالبین کے لئے بعض بعض خاص باتوں میں استفسار کرنے اور اوقیت حاصل کر نیکی ضرورت پڑتی ہے۔ اسوجہ سے بطور مددگار اس قسم کی مختصر الیفات کسی قدر کارآمد ہو سکتی ہیں۔

جسوقت کہ شائق نے اپنی طبیعت کو مہر فی تحقیقات سے نشی وے کی اور سکھلایا تو اسے کی باتوں میں اعتقاد ہو یا فوراً عمل کرنا شروع کر دینا چاہئے۔ جیسی جیسی کہ سن کی گڑبٹ اور ترقی ہوتی جا ئیگی اسی قدر یوگ کی فضیلت و بزرگی کا اثر اور اپنی روحانی ترقی کا عزم ہوتا جا ئیگا۔

یوگ کرنے سے قدیم ہی طور پر انسان میں ایک قسم کی عجیب غریب طاقت پیدا ہوتی رہے۔ جو دنیا میں ارد گرد خیر و شر پہ میلانے میں بہ آسانی کامیاب ہو سکتی ہے۔ اسلئے دینیز شانتی کے ساتھ نفس کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ یوگ سیکھنے والے کی اخلاقی حالت کا پورا الشو و نما کرالیا جائے جس سے وہ اپنے اپنے سکھلایا جانے کی غرض و مقصد کی پوری تمہیں کر سکے۔ بطرح "نیم حکیم خضرہ ہاں" کی معصداقی اور ونا دی

(کوہنہ پتھر کا)

اسان کی ذریعہ

معاملہ میراث آتی ہے۔ اسی طرح یوگ کی نسبت بھی صحیحاً جاسی نہیں یوگ میں
 تمام کمال گو۔ دکی ہریت کی پابندی نہیں کی وہ واقعی اپنے اور دوسرے کے
 لئے کچھ عرصہ کے واسطی غلط کام کا باعث ہو جاسکتا ہے۔ اسی خیال سے اس علم اور
 اُسکے جریات اور فو عاتک کی تعلیم اُس وقت کامیاب ہے جب تک کہ آموزگار میں اوصاف
 پرستی کے یقینی آثار۔ دینداری کے علاوہ۔ اور صحیح عقلی کے ثنائات نظر نہ آئے
 یوگ کی مختلف قسمیں ہیں۔ پہلے لکھوں اول کو راج یوگ اور ث یوگ میں تقسیم کیا گیا ہے
 بودھ مت والوں میں اسکے متعلق بہ کثرت خیالات موجود ہیں۔ اور ان کے نام بھی
 مختلف ہیں۔ نانک صاحب نے اپنے طریقہ یوگ کو سچ یوگ نام رکھا۔ کیرت
 اور زمانہ حال کے اعلیٰ درجہ کے ترافس دلی کامل شہر مہاتار کے شاگ رام
 صاحب پھار نے اپنے عمل کو مہر شد یوگ کے خطاب سے موسوم کیا ہے۔ یوگ
 طرح طرح کے ہیں اور علمائے سکھ راج۔ دہش۔ میں انکی فرز عمل اور طریقہ
 شکل کے لحاظ سے شامل کر دیا ہے۔

اس مختصر سرائے میں میں نے صرف ان طریقوں پر بحث کیا ہے جو عام ہیں اور
 جن کو پانچویں یوگ شاستر وغیرہ تصانیف میں ذکر ہے۔ باقی ایشوریا کی حالی
 کے بعض تشریحات سے غلطی سے کہ یہاں تک تمام بشری فرصت دوسرے امور میں
 دینے کو رہے گا۔ اس سرائے کے بار کر رہے ہیں۔ ایک بگڑی ہوئی شکل سے محفوظ
 بگڑی ہوئی سی۔ بال صاحب نے دلی تھی۔ جو میرے ہر بار میں سے دو
 ستر ہزار روپے اتارنے کے واسطی سے سو سو روپے سے لے کر لاکھ لاکھ روپے

تو اور بگڑی ہوئی اور غلطی کی

یوگ میں

کہتے وقت اتفاق سے سوامی سوگن چند مہاراج بانی شانتی اشترم گجرات کا
سالہ سادھان درم ہاتھ آگیا۔ گو ایس بھی یوگ کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر اسی عبارت
اسقدر پہلے میرے لفظ اور مطلب خیر نہی کہینے اسی کو جا بجا مثال کرنا ضروری سمجھا۔
اگرناظرین نے اس کے مطالعہ سے اپنے ملکوت کی سوت دینے میں کامیابی حاصل
کی اور یوگ دیا سیکھنے کی جانب متوجہ ہوئے تو میں اپنی سی شکور سمجھوں گا۔
قبل ایں کہ میں اس دیباچہ کو ختم کروں مجھ کو اس کے لکھنے کی ضرورت کو ظاہر
کر دینا معلوم ہوتا ہے۔ میں انوس سے دیکھتا ہوں کہ اب عوام کی دلچسپی
قدیم آریہ فلسفیوں کی طرف سے کمتر ہوتی جاتی ہے۔ اُس کے ظاہر اکتی سبب ہیں۔
اول تو یہ کتابیں منکرت ہیں ہیں۔ دوم انکی عبارت اسقدر مختصر اور سلیقہ ہے
کہ معمولی منکرت دان تو درکنار چھوٹی عالم تک سمجھ کر کا دلوے نہیں کر سکتے۔ سوم
انکی تفاسیر وغیرہ کا یہی پہلو ہے۔ وہ بھی محتاج شرح ہیں۔ چارم یہ کتابیں آجکل
کا روجہ زبان میں باقاعدہ پہلے طور پر نہیں لکھی گئیں۔ اور اگر کسی نے ہمت بھی
کی تو عامل اور غل خرم نے سے اکثر مطلب کو ضبط کر دیا ہے۔ اور پڑھنے والے کو
معنی کا پورا علم نہیں ہوتا۔ پانچویں انکی قیمت اسقدر زیادہ ہے کہ ہر کس فنانکس خریدنے
سے مجبور ہے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ہندو فلسفیوں کے مختلف ورثوں کے
جوہر کو بہت آسان اور سلیقہ لفظ عبارت میں لکھ کر کتابت کی خدمت میں منظر کر دوں
میں حتی الامکان ایسی کوشش کروں گا۔ کہ میری تالیفات کے پڑھنے والے
مزدور فلسفہ کے مقصد کو بہ آسانی سمجھ سکیں۔ اور اگر شوق ہو تو انکی بھی سے

بڑی بڑی کتابوں کے پڑھنے کی ہمت کریں۔ جو صاحب اس رسالہ کو جو بہ محبت لکھا گیا ہے پڑھیں گے۔ تو میرے اس سونے میں کچھ نہ کچھ صداقت پا دیں گے۔

یہ لوگ فلاسفی کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں میں نے صرف عملی شے کی طرف دھیان دیا ہے۔ دوسرے حصہ میں اُس پر نظری پہلو سے بحث کی جاوے گی۔

ایسے بعد اب میں جو سارے بابچے میں لوں گا۔ حتمی مل ہونگے۔
(۲) ویدانت فلاسفی۔

(۳) سائیکہ فلاسفی۔ (تیار ہو کر شائع ہو گئی)

(۴) بدھ دھرم فلاسفی (تیار ہو کر شائع ہو گئی)

(۵) نیاء وولیشنک فلاسفی۔

(۶) سنت مت فلاسفی۔

(۷) اپنیشد سار یعنی اُپنیشد دیکھی فلاسفی۔

(۸) ناستک فلاسفی۔

(۹) روز بعد از مرگ۔

(۱۰) درشن سار۔ کہٹ درشن کا فلسفہ۔ (تیار ہو کر شائع ہو گیا)

وغیرہ
وغیرہ
وغیرہ
میری کوشش ہمیشہ یہی ہوگی کہ اُن کے مطالب کو اُنہیں کی

سے ادا کر دوں۔ یہاں خیال کسی فلاسفی کے ضعف و قسم سے مجھ کو غرض نہ ہو گی۔ نہ پکشتا کا اظہار کیا جائے گا۔ ناظرین ان کو پڑھ کر خود بیوقوفہ اخذ کر سکیں گے۔

اپنے یوگ فلاسفی کے پڑھنے والوں سے التجا ہے کہ اس سلسلہ کے پیرچاپ سے عوام میں رشیوں کے خیالات کی اشاعت کریں۔

اس سلسلہ کے ختم ہونے کے بعد بشرط ممکن میں یوروپ کے مختلف فلسفیوں کے محفل بھی اسی مسئلہ کے بموجب لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ایسے راسخ لادے۔

ادم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ

من مقام بریلی

شیو برت لال دین

یوگ فلاسفی

باب اول

یوگ کی نسبت میں

یوگ کے متعلق لوگوں کی مختلف رائیں ہیں بعض اسکو دماغی قوتوں کا ایک مرکز پر قائم ہونا مانتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں وہ ایک طرح کی خاموشی کی عبادت ہے۔ بعض لوگ سانس روکنی کو یوگ کہتے ہیں۔ اور بہت سے آدمیوں کے خیال میں روح کا پرانا تاس سے مینایا اتصال ہونا یوگ ہے۔

۱۔ مگر دراصل یہ سب لوگ کسی نہ کسی طرح کی غلطی پر ہیں۔ ۲۔ یوگ دراصل جیت کی درنیوں کے نزدیک کا نام ہے اور ہرشی پانتھوں نے جو یوگ دشمن کے مصنف ہیں اور جنکی رائے اس معاملہ میں زیادہ مستند اور

۱۔ من۔ کہ تنگ یا بھاو (ہو) قرار

قابل وقت ہے۔ - دسی طرح پر اسکو تعریف کی ہے۔

تعاریف مزید دوسرے لفظوں میں "جوگ" یہی اس ان دھنوں

کی مشق کو کہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ من کی دنیاں
رکتے رکتے اور سنگھٹ کے کلپ کم ہوتے ہوئے من ہنایت

پاک۔ صاف اور طاقتور ہو جاتا ہے اور اس میں آپ ہی
آپ سچائی کا انہو اور گیان پیدا ہونے لگتا ہے۔

یوگ کی غرض جس وقت من کی ایسی حالت ہو جاتی ہے جس
وقت انسان ہر قسم کے معاملات اور علی الخصوص

روحانی باتوں پر غور کرنے اور سمجھنے کے قابل
بن جاتا ہے اور ذرہ ذرہ توجہ کرنے سے قدرت کے اسرار چھنی سچائی

کا انہو اور اپنی اصلیت کا گیان ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اور

پھر رفتہ رفتہ آسانی اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ جسکی

یوگیوں کو تمنا ہوتی ہے۔ جسکو رشیوں نے اپنی زندگی

کا اصلی مقصد سمجھا ہے۔ اور جیسے دنیا کے فیلسوف۔ علمائے حکما

برابر بحث اور غور کرتے آئے ہیں۔

۵ وقت کی سادھی من کی یہ حالت سادھی کے وقت میں ہوتی ہے

۱۰ مثل ریاضت کے خیالی ترنگ۔ اگیان۔ اندازہ سمجھو

اسکی دو قسمیں ہیں۔ سیکلپ سادھی اور نیردکپ سادھی ۴
سیکلپ سادھی میں کسی نہ کسی طرح کا دیکپ موجود رہتا ہے
نیردکپ سادھی اس کے برعکس ہے۔ اس میں یہ بات نہیں
رہتی بلکہ ہر قسم کے خیالات دوسرے کو محویت عین کا عالم ہو جاتا ہے
اور یوگی علم الیقین وغیرہ کے درجوں سے گذر کر عین الیقین کے
درجہ کو پہنچ جاتا ہے ۵

بعض انسانی طبائع قدرتی طور پر سادھی
ساتھ۔ وہتیت پت کی حالت حاصل کرنے کے قابل ہوتے
ہیں۔ بعضوں کو یوگ کے محنت شاقہ اور کامل یا صنت کرنے
کے بعد یہ بات نصیب ہوتی ہے۔ اول الذکر کو ساتھ پت
اور ابجد الذکر کو وہتیت پت کہتے ہیں۔ ۸

ساتھ پت والوں کی قدرتی بذاتہ لطیف
ساتھ پت کا لکشم ہوتی ہے۔ اور نہ وہ صرف سادھی ہی کرنے
کے قابل ہوتے ہیں۔ بلکہ اسکی سمجھ بھی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے
ہر بات کی تہ کو پہنچنا اور غور کر کے صحیح مطلب ظاہر کرنا ان کے
واسطے آسان بات ہوتی ہے اور وہ بمقابلہ اور ان لوگوں کے
روحانی مضامین کو زیادہ اور صحیح سمجھ سکتے ہیں۔ ۹

وہتیت پت کا لکشم وہتیت پت والے اس کے برعکس ہوتے

ہیں۔ لیکن میں سے بعض تو اپنے آدمکار کے موافق یوگاہیکس
 وغیرہ کر کے اپنی تمیز بڑھا سکتے ہیں اور سادھی کرنے پر بھی
 قادر ہوتے ہیں اور بعض بالکل ناقابل ہوتے ہیں۔

چار قسم کے آدمکاری
 یوگ کے آدمکاری چار قسم کے ہیں۔

۱۔ اتم آدمکاری
 اتم آدمکاری وہ ہے جس کے کرم و سنگار دونوں
 اچھے ہوں۔ اسکو عالم باعمل مہاتماؤں کے پاس جکر
 وترک یعنی بحث مباحثہ کرنا چاہئے۔ سو کلپ سادھی کی یہ
 پہلی منزل ہے۔ پھر ایکانیت میں بیٹھ کر اس بحث کے متعلق غور
 و فکر کرنا چاہئے۔ یہ دوسری منزل ہے۔ جب وچاریں سرور
 دامنہ آنے لگے تو تیسری منزل۔ اور جب عقل سلیم سا توک بدھی
 کے ذریعہ آئند کے چشمہ آتما تک رسائی ہوئے لگے تو چوتھی
 منزل سمجھا چاہئے۔

سیرگیات اور سیرگیات لوگ
 متذکرہ بالا ہر چہار حالتوں کا مجموعی نام
 سیرگیات یوگ رکھا ہے۔ کمونکہ یہ

۱۔ ایانت۔ قابیت ۲۔ مستی ۳۔ دیدانیقوں کا شہون سے منن۔
 (۳) (۴) (۵) ندھیاسن (۶) روح۔

سہ سہی حاصل ہو کر اخیر میں یوں سیکھنے کے قابل ہو جائے
چاہے کہ پرانا نام کو ہر جگہ حاضر دانا ظہر سمجھ کر بُرے کام سے
ڈرتا رہے اور سادہ مہوں کی سیوا سے سنکار شدہ بناتا
رہے۔

۱۴

اس کے خیالات اور کرم بہت خراب ہوتے
انتہا کشت ادھکاری

ہیں اور ان میں استدر گہر تعلق اور وہ
ہوتا ہے کہ چوڑے کی خواہش و ہمت تک نہیں ہوتی۔ مگر
چونکہ یوں گاہیاس کا بھی شوق من میں رہتا ہے۔ اسوجہ سے
ادھکاری سمجھا جاتا ہے۔ اسکو بھی ایشور کے خوف۔ سادھو سوا
خیزات و غیرہ کا ہر وقت خیال دل میں بسانا چاہئے۔ ۱۵

یوں گاہیاس کا ادھکاری ہر شخص کو ہے
مرد و عورت کے سادھی حقوق

چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہر شخص اپنے
ادھکاری یعنی لیاقت کے درجے سمجھ کر سادھن شروع کر سکتا ہے
جلد یا دیر میں کامیابی حاصل کرنا محض اُس کے شوق کی تیزی
اور سنسکا۔ پر موقوف ہے۔ اس بات کا اندازہ کرنا کہ کون کون

۱۶ پکی کے خدمت سے پاک سے ہم سہ سہحق
اگیاں یقین سے حق

کس درجہ کا ادھکاری ہے یا تو عذر کرنے سے خود سمجھ
 سیکھا یا کسی نیک شخص لائق ابھیا سی سے دریافت کر کے اپنے
 عمل اور شغل کا سلسلہ شروع کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس
 قابلیت کا ادھکاری ہے۔ اسی طرح درجہ بدرجہ جلد یا دیر
 میں اسکی منت کا نتیجہ ظاہر ہوگا اور لائق ابھیا سی یہ ہی
 پائیت کر سیکگا کہ کتنی عرصہ تک اسکو خاص ابھیا سی میں
 مشغول و مصروف ہونا چاہئے۔ ۱۴

پابندیاں

چونکہ انسان سے جنہ خیالات و افعال کا نقش
 من پر پڑ کر اچھے یا بُرے اثر ہر وقت پیدا ہو
 رہتے ہیں۔ اس لئے ابھیا سی کو ہمیشہ نیک صحبت میں رہنا چاہئے
 پوربک اپنے وقت کو تقسیم کر کے اس میں مناسب تبدیلیاں کرنے
 ہوئے سارے کام کو عہدگی سے وقت مقررہ پر کرنے کی
 کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ۱۵

وقت کی پابندی

ہر ایک کام کو اوقات مقررہ پر کرنے سے
 اول تو وہ کام اچھی طرح انجام پاتے ہیں اور
 دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ سن میں کسی وقت میں سوائے کس

۱۶ بے تعصب کہ شغل سے عذر کے بعد

کام کے خیالات کے جو اُس وقت کے لئے مقرر ہے اور دوسرے خیالات کا حمد نہیں ہوتا اور یوگ کے سادھن میں بہت بڑی ہمتی ہو جو یوگ کا اعلیٰ طور پر یوگ کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کے لئے رہنمائی

ہدایت ابکانت جگہ میں رہنے کا انتظام ہونا چاہئے جہاں کسی طرح کے خلل - شور و شہارہ کا خوف نہ ہو۔ مقام چھٹی طرح محفوظ ہو۔ اور جتنے لامکان کُل موسموں کی حالت قریب قریب یکساں رہے۔ گرمی و سردی کی کمی بیشی - ہوا کا زیادہ گزر۔ روشنی اور آواز کی زیادتی اکثر یوگیوں کے لئے خوف و خطر ہے۔ کاسمان پیدا کر دیتے ہیں۔ انہیں سب خیالات سے یوگی پیڑوں کی گویا دُوب میں بعد و باش رکھتے ہیں۔

۱۹

یوگیوں سے بستر و غیرہ کے سامان میں کو ساگھس سامان بستر وغیرہ روٹی۔ اور بیڑ کی عون کا کپڑا ہدایت موزوں اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔

حتیٰ الامکان غذا ہلکی اور ملائم ہو۔ خوراک کا بھی خیال و قول و فعل پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے جتنی ہی غذا لطیف ہوگی اتنی ہی فائدہ ہوگا۔ ریشیوں کی غذا اعلیٰ لہوم

لے نہائی۔ خلوت۔ نہ پیڑ کاٹ کر کوٹھڑیاں بنائیتے ہیں۔

چاول، گیہوں، جو، مونگ، دودھ، شکر، تہہ، گھی، کہن
 وغیرہ سے بنک بہت میسر ہو جاتا ہے۔ حتیٰ الامکان اس سے
 پرہیز ہونا چاہئے۔ کڑوی، کسلی و کھٹی چیزیں نقصان پہنچانے
 والی تصور کی جاتی ہیں۔ گوشت، چھٹی، شراب، تیل، رومی، پیاز
 بہن اور گاجر منوعات سے ہیں۔ ان سے کہ احتمال سے انسان
 کے اخلاقی، ذہنی اور دماغی قوتوں میں ضعف پیدا ہوتا ہے
 عام طور پر چاول، جو، گیہوں مرغوب غذا ہیں۔ غذا کے معاملہ
 میں اس بات کا ہمیشہ محاذ رہے کہ سنا تو کم ہو، نفیس، کچی، سڑی
 ہوئی و بے بودار چیز سے قطعی نفرت رہے

۲۱

زور سے بولنے

یوگی کو ہمیشہ آہستہ اور کم بولنے کی ہدایت کی جاتی ہے
 اور اگر اس معاملہ میں ذرا بھی اعتدال کی حد سے
 گزرنے کا خوف ہو تو مومن و رت اختیار کرنا چاہئے۔
 دماغی کام یوگ کے سادہ میں مددگار ہونے
 دماغی اور جسمانی کام
 ہیں۔ مگر اس سے یہ مطلقاً غرض نہیں ہے کہ
 زیادہ دماغی کام کیا جائے۔ اس قسم کے کام بھی کمی اعتدال
 اور وقت وغیرہ کی پابندی کے محاذ سے کئے جائیں جسمانی تغل

لے لطیفہ کے خاموشی کی ریاضت :-

متروک رہیں۔ کٹو کنہ اُن سے تھکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور۔
زیادہ سانس لینے کا ڈر رہتا ہے

پانی زیادہ پانی پینے والے زیادہ سانس لیتے ہیں۔ کم
پانی پینے والوں میں یہ بات نہیں ہوتی۔ یوگی کو
پانی کا استعمال کمی کے ساتھ ہو۔ اور پانی ہمیشہ سرد رہے
اسکی وجہ سے صحت میں خلل نہ پیدا ہوگا۔

روزہ رکنیم سے درمیان میں بدولتی ہے۔ اور طبیعت
خود بخود بخلا تر ہو جیسوی کی جانب مائل ہوتی
ہے۔ اس سے اکثر روزہ داری کی ہدایت کیجاتی ہے۔ اس
سانس لینے میں بھی کمی رہتی ہے اور تندرستی دور از می
عمر ضعیف ہوتی ہے۔ مگر جیسے یوگیوں کی ہر بات میں اعتدال
و دقت کی پابندی کا لحاظ رہتا ہے اس میں بھی ہونا چاہیو۔

یوگی کے استغراق کی حالت کو فطری سے اکثر نیند سمجھ
لیا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ یوگ بہیاس کرنے سے
ابتداء میں نیند کی سی حالت خود بخود پیدا ہونے لگتی ہے
مگر دراصل یہ جیت کی یکسوئی کی حالت ہے۔ عام طور پر انسان کی
نیند کا وقت دسواں مقرر ہے۔ اُس سے زیادہ یا کم سونے
میں صحت میں خلل آینکا خوف رہتا ہے۔ مگر یوگیوں کی یکسوئی کی

حالت کے لئے اس رسم کے وقت و میعاد کی پابندی کا
 خوف نہیں ہے۔ اگر ابھیاسی کو اس بات کا خدشہ پیدا
 ہو کہ ابتداء شغل میں اسکو نیند آجایا کرتی ہے تو وہ شکاری
 سے شغل کرے۔ چند روز کی مشاقی اسکو آپ آگاہ کر دے گی
 کہ جو حالت اسکو نصیب ہو رہی ہے۔ دراصل معمولی نیند نہیں ہے۔ ۴۶
 نیند کی حالت میں بھی جسمانی حرارت میں فرق آجاتا ہے۔ نبض
 کی رفتار میں کمی آجاتی ہے۔ اور گہری نیند میں تو اور بھی کمی
 رہتی ہے۔ یوگیوں کی سما دھی کی حالت میں نبض اور سانس
 دونوں بند ہو جاتے ہیں۔ ابتداء میں جو ابھیاس کیا جاتا ہے
 ضرور وقت مقررہ کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ آگے چھکر
 ذکر کیا جائے گا۔ مگر اس سے غرض صرف یہ ہے کہ ابھیاسی کو
 سما دھی کی حالت حاصل کرنے کے لئے غامدی تیار کیا جائے ۴۷
 یوگی علی العموم رات کو دوسرے کام کاج کرتے
 ہیں۔ دن کو بالکل تنہا و بیحد رہنا پسند
 کرتے ہیں۔ ان کے عادات و اطوار ظاہر مہجول دکاہلوں کی
 طبع ہوتے ہیں۔ ۴۸

یوگ ابھیاس کرنے کا سب سے

یوگ ابھیاس کرنے کا اچھا وقت پندرہ

برس سے پینتالیس برس کی عمر تک رہے۔ مگر اس قسم کے پالی یوگی
 ہمیشہ عجیب ہوئے ہیں اور رشتوں نے کم سنی میں ابھی کر
 کرانے یا کرنے پر زور نہیں دیا۔ تاہم جس شخص نے لڑکپن میں
 برہمچریہ سیکھ لیا ہو اور جوانی میں دس سے بیس برس تک
 لپٹ نہ ہوا ہو یا پوری لپٹ رکھا ہو وہ سب سے پینتالیس
 برس کے ستر برس کی عمر تک بھی یوگ سادھن کر کے پورا
 فائدہ اٹھا سکتا ہے مگر یاد رہے یہ بات صرف راج یوگ کے
 بارہ میں کہی جا رہی ہے۔

۲۹

اس قدر یوگ کے لوازمات بیان کرنے کے بعد
 یوگ کے طریقے اب ہم اس کے طریقہ و فن کی ترکیب کا بالاختصار
 تذکرہ کرتے ہیں۔

۳۰

پانچویں نے اپنی لائانی کتاب یوگ شاستر میں
 یوگ کی دو قسم ۱۔ رستم
 ۲۔ شامناگ یوگ کے سلسلہ میں چوتھم کے یوگ کا
 تذکرہ کر دیا ہے مگر عوام کو راج یوگ کہتے ہیں۔ اس نظر سے یوگ
 کی دو قسمیں ہیں۔ ایک راج یوگ - دوسرا ہٹ یوگ

۳۱

یہ دو قسمیں ۳۳ دیکھو نمبر ۳۳ سے لذت نفسی سے نجات درجہ
 سے گرفتار سے شوق سے ہر شے سے

باب دوم

راج یوگ کا بیان اور اسکے عمل کا طریقہ

راج یوگ میں آہستہ مداح ہوتے ہیں ایک
 درجہ سے ابتداء کرتے ہوئے ابھیاسی اور
 منزل پر پہنچ کر تب پورا یوگی کہلاتا ہے وہ آہستہ درجہ نسب

ذیل ہیں :-
 ۱۔ یوگ - ۲۔ نیم - ۳۔ آسن - ۴۔ پرانا نام - ۵۔ پرستار
 ۶۔ دھارنا - ۷۔ وہیان - ۸۔ سادھی - ۹۔

لفظ نیم نیم کے معنی روکنے کے ہیں۔ اس کو اندری
 اور من کے تابع کرنے سے مراد ہے۔ جب خلعتی
 اصول کی تعلیم ان دو لفظوں میں شامل ہے۔ یہ یوگ کی ابتدائی
 منزل ہے۔ جب چال و چلن کی درستگی، تہذیب و اخلاق کی
 تکمیل ہو لیتی تھی تب قدیم زمانہ میں یوگ کی دوسری منزل
 کی تعلیم دی جاتی تھی۔

۱۰۔ کے پانچ خلعتی اصول حسب ذیل ہیں :-

۱۔ ایسا سب سے بہتر ہے۔ برعکس طریقہ۔ اپنا گروہ - ۳۴
 ۵۔ ایسا کسی بیرونی ہے۔ کہ کسی جیو کو نہ تکلیف دیا جائے
 ۱۰۔ ایسا۔ نہ دل میں تکلیف دینے کا ارادہ کیا جائے۔

یہ ایسا آئینہ قسم کی مانی گئی ہے۔ مگر ان سب کا تعلق عقل و
 تمیز سے بہت کچھ ہے۔ مثلاً اگر خونی آدمی کو پہانسی دیا جائے
 یا اپنی حفاظت یا ملک کے فائدہ کے واسطے کسی کی جان تک
 بھی بے نیچا سے نو وہ ہٹا نہیں رہے۔ ایسا یعنی دیا ایک
 روحانی صفت ہے۔ جب ہر وقت اسکو عمدہ طبع برتا جائے
 تو کسی جیو سے تکلیف نہیں پہنچتی۔ انسان کا وہ دھوت جو
 ہر وقت جسم سے نکلنا رہتا ہے اس میں انسان کے خیالات کا اثر
 آجاتا ہے۔ رحمدل آدمی کا وہ دھوت جہاں تک اس کا اثر ہو چکا
 دوسرے بیوؤں کو بھی رحم باندیگا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مہاتماؤں
 کو شیر و سانپ سے مقابلہ ہونے پر بھی انکو کسی قسم کا گزند نہیں
 پہنچتا۔ سبب یہ ہے کہ انکی وہ دھوت کے اثر سے وہ جانور بھی
 رحم کی صفت سے موصوف ہو جاتے ہیں۔ ۳۴

۱۱۔ سب سے زیادہ ہے۔ کہ من بچن کرہ سے استیبار
 ۱۲۔ قوت یا اثر مقناطیسی کہ وہی۔ برگزیدہ۔ ۳۵۔ دل۔
 ۱۳۔ قول سے نکل۔

دستکار ہو۔ اعلیٰ درجہ کاست یہ ہے کہ جیسا آئندہ ہونیوالا
ہو۔ اُسکو بھی دیکھ کر کے دیکھ ہی کہو۔ کست باوی کا سن
صاف ہو کر اُنہیں شہنشاہی کی صفت آجاتی ہے اور جو کام وہ

کرتا ہے۔ اچھی طرح کامیابی سے انجام دیتا ہے ۳۵

اے اے سے مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو اُس کے

مالک کی اجازت سے بغیر نہ لے نہ لینے کا
دل میں ارادہ کرے۔ ایسی پرتگیا سے اُسکو ہر چیز ہمیشہ
آپ ہی آپ ملتی رہے گی۔

برہمچریہ سے مراد ویرہ کی رکتا اور دویا
برہمچریہ کا پڑھنا ہے۔ اُس کا پھل یہ ہے کہ شہر پر

آروگ اور بدھی نزل ہو کر ہمیشہ آئندہ پر اپنا ہوتا رہتا ہے
اور جس کسی نے برہمچریہ کا اچھی طرح سے سادھن کیا ہے۔ وہ

پرکرمی۔ پورن رکتی اور بیج والا ہوتا ہے ۳۷

اپری گرہ کا ارتھ یہ ہے کہ باوجود سمرکت کے

۱۔ غور سے رات گذارے عہد سے بیج سے حفاظت نہ جسم سے صحت
۲۔ عقل سے صاف نہ چل لے ہمت والا لے جوڑ والا لے اقبال مند
۳۔ مطلب سے قدرت والا ۴۔

بھی ضرورت سے زیادہ چیزوں کو جمع نہ کرے اور اندر ہی جیت
۳۸ بنے۔

نیم بھی پانچ ہیں۔ ۵ یم کے ابھیاس کے بعد ان ابھیاس
کیا جاتا ہے۔

یم کی تفصیل یہ ہے :-

شوچ - سنشوش - تپتیا - سوادھیائے - ایشور پرندمان ۳۹
شوچ شوچ سے مراد صفائی سے ہے۔ جب جسم کو روزمرہ صفائی
رکھنی پڑے بھی باہر پہنچتا رہتا رہتی ہے۔ تب
اور دس کے جسم میں بھی ایسا ہی حال ہونیکا یقین ہوتا ہے اور
اسوجہ سے دوسروں کے شیر سے شیرش کرنے کو دل نہیں
چاہتا۔ اور علیحدگی میں رہنا پسند آتا ہے۔ جسکے سبب سے
من میں ایک خاص آئند اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ ۴۰
سنشوش سنشوش سے غرض یہ ہے کہ جس چیز کی طرف رغبت
کی جائے۔ اُسکے واسطے مناسب کوشش کی جائے۔ پھر
بھی اگر وہ نہ ملے تو صبر کیا جائے۔ جو کچھ دمن دینرہ سے ملتا
ہے۔ اس سے بہت زیادہ کچھ سنشوش سے پراپت ہوتا ہے

۱۰ نفس کش سے کثافت سے چھوٹا

اسوجہ سے اکثر ہاتھوں نے سنتوش کے ٹکھ کو موکش
کے برابر کہا ہے۔

۴۱

”اوم“ شبد کا بار بار پ کرنا اور من کو روکنے
تپیا کہلاتا ہے۔ جسمانی جذبوں کے روکنے کے

تپیا

وہلے فاقہ کشی یا پنج آگنی وغیرہ تپینے کو بھی تپ کہتے ہیں۔ تپ
کے ذریعہ دُشٹ سنگیوں کا بیج دگھموا جانا کہا گیا ہے۔ ۴۲۔

سوا دھیائے سے اُن کتابوں کے پڑھنے یا وظیفہ کے
سوا دھیائے طور پر ورد کرنے سے مراد ہے۔ جنکی ذریعہ سے

اپنی ہستی معلوم ہو کر سچی خوشی حاصل ہو سکے۔ جو شخص عالم و
بالیم ہیں وہ روحانی مضامین کی کتابیں پڑھیں۔ جو علوم سے
بے بہرہ ہیں وہ ہاتھوں کے ست سنگ سے فائدہ اٹھائیں۔

پہرہاتما کا نام جپین۔ درجہ انسان کے اندر سچے علم کا حشر چم
موجود ہے۔ مگر ایک سنگ و تا۔ ایک جنگل سے گزر کر اُس

آجیات کے چشمہ پر پہنچنا ہوتا ہے۔ عالم آدمی علم کا چراغ لیکر
وہ راستہ آرام سے طے کر سکتا ہے۔ گو چراغ کی روشنی میں

کئی دل بہا نیوالی چیزیں دیکھنے کی وجہ سے ہل چشمہ تک پہنچنے
سے محرومی رہ جاتی بھی ممکن ہے۔ اکثر ماں بڑائی اور آرام کے
کیچڑ میں پھنس جانے کا خوف ہوتا ہے۔ مگر ست سنگ کی

انبات کے سوخت

برکت و نام روپی لکڑی کے سہارے دوسرا شخص بطور اندھے
 کے ٹھکتاتا ہوا آہستہ آہستہ چلا جاتا ہے۔ اور منزل پر پہنچنے
 پر دونوں کو ایک سا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
 یوگ کے سادھنوں میں سوا دھیا کے اعلیٰ درجہ کا مفید
 سادھن سمجھا گیا ہے۔

ایٹور پرندھان کا مطلب یہ ہے کہ پر ماتما کو
 اپنا ایک سمجھ کر اس کے گھیرے پر بھروسہ
 نہ کرنا۔

یوگ کے لئے آسن ضروری چیز ہے۔ آسنوں کی
 مختلف قسمیں ہیں۔ ان میں سے زیادہ مفید
 و پسندیدہ آسن و پدم آسن ہیں۔ سیدہ آسن
 کو بے العموم زیادہ تر ترجیح دی جاتی ہے۔ پاتنجلی کہتے ہیں
 کہ جس نشست سے عرصہ تک آدمی بیٹھا ہے اس میں ہی آرام
 معلوم ہونے لگتا ہے۔ جس قدر آسن درڑھ ہوتا ہے اسی قدر
 یوگ سادھن میں سہولیت ہوتی ہے۔

سیدہ آسن یا پدم آسن کی مشقی سے
 آسن اور فائدہ کئی قسم کی بیماریوں سے نجات ہو جاتی ہے
 اور تندرستی رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اور تندرستی کی حالت بھی

لے مضبوط

۵۱

اندر سانس کھینچنے کا وقفہ پورک باہر نکالنے

ریچک - پورک کھجک

کے وقفہ کا نام ریچک اور جس قدر عرصہ تک

سانس روکی رہی اسکو کھجک کہتے ہیں۔ یہ الفاظ ہندوؤں

کے مقدس نوشتہوں میں عام ہیں۔ پورک کا مقصد اپان اور

ریچک کا پران کہلاتا ہے۔ کھجک کا وقفہ بڑھاتے ہوئے یوگی بہت

عرصہ تک بلا غورش اپنی زندگی قائم رکھ سکتا ہے۔ ۵۲

رشیوں کے کلام کے بموجب حرکات تنفس کے روکنے کے

پانچ درجے ہیں :-

پرانایام - پریتیار - دھارنا - دھیان - سادھی۔ ۵۳

مندرجہ ذیل لغتہ سے واضح ہو گا کہ ہر درجہ میں بہ محاذ کھجک

کم سے کم کس قدر رزق ہوا کرتا ہے :-

نام عمل	سانس اتدر کھینچی (ریچک کا وقفہ)	سانس روکنا (کھجک کا وقفہ)	سانس خارج کرنا (پورک کا وقفہ)
پرانایام	۱۲ سکنڈ	۳۴ سکنڈ	۴۲ سکنڈ
پریتیار	" "	" ۶۴۸	" "
دھارنا	" "	" ۱۲۹۲	" "
دھیان	" "	" ۲۵۹۲	" "
سادھی	" "	" ۵۱ ۸۴	" "

۱
 اعتدال کی سخت ضرورت
 پر انایام کے لئے جیسا پہلے ذکر ہوا ہے۔ اعتدال
 کی سخت ضرورت ہے جو شخص زیادہ کہتا ہے
 یا کم کہتا ہے وہ کبھی پر انایام نہیں کر سکتا۔ یہی کیفیت سونے
 چھنے وغیرہ کی بھی سمجھنا چاہئے۔ - - - ۵۵

پر انایام کر نیو اے کو
 یوگ کر نیو اے کو بالکل لشکام ہونا چاہئے
 یوگ سے اُسکی غرض پر تانا کی بھکتی اور اپنے
 کیسا ہونا چاہئے
 موکش کے سوا اور کچھ نہ ہونا چاہئے۔ دُنیاوی
 خواہشات اور خود غرضی کے خیالات سے دور ہو۔ من کی
 شُدھی کئی نگاہ سے خلوت پسند۔ کم سخن و اوروں کے مسائل
 میں دخل در معقولات نہ کریو الا ہو۔ ۵۶

ابتدائی شکل
 چار پل تک بائیں نہتے سے سانس کو اندر کی طرف
 کہینچو اور ہم اپیل تک روک رکھو تب آہستہ آہستہ
 دہنے نہتے سے پل میں اُسکو خارج کرو۔ تب پھر دہنے نہتے
 سے چار پل تک سانس کو اندر کی طرف کہینچو اور ہم اپیل تک
 روک رکھو۔ تب پل میں بائیں نہتے سے خارج کرو۔ پھر کسی
 طرح بائیں نہتے سے شروع کرو۔ یہ عمل دن میں چار دفعہ

۱۰
 نسخ الاعتقادی - کھنڈ کے قریب وقفہ کا نام ہے۔ ۶۰

کرنا چاہیے۔ اور ہر دفعہ ۸ لم منٹ سے کم نہ ہو۔ اس ایہاس کو
 تین مہینے تک برابر جاری رکھو۔ اس کے بعد پرانا یام کے
 وقفہ کو بتدریج بڑھانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ
 مندرجہ ذیل ایہاس کے کرنے کی قوت و قابلیت آجائے
 یعنی ۴۸ پیل تک بائیں نختے سے سانس کو اندر کھینچو۔ ۵۵
 پیل تک روک رکھو اور ۲۸ پیل تک داہنے نختے سے خارج
 کرو۔ پھر داہنے نختے سے ۴۸ پیل میں سانس اندر کھینچتے ہوئے
 ۵۵ پیل تک روک کر بائیں نختے سے ۲۸ پیل میں خارج کرو
 اور پھر ایک مرتبہ اور بائیں نختے سے شروع کرتے ہوئے
 ایہاس کرو۔ اور علیٰ ہذا القیاس ۔ ۔ ۔ ۵۷

بعض لوگوں کی رائے کے بموجب پرانا یام تین
 تین طرح کے پرانا یام

قسم کا ہوتا ہے۔ ادرہم۔ مدہیم۔ اتم۔ ۵۸

ادرہم پرانا یام سے جسم میں پسینہ نکلنے لگتا ہے۔

ادرہم پرانا یام

اسکی ترکیب یہ ہے :-

بائیں نختے سے ۳ پیل تک سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۱

پیل تک روک کر ۶ پیل میں داہنے نختے سے خارج کرو۔ پھر

یہی عمل داہنے نختے سے شروع کرو۔ اور علیٰ ہذا القیاس۔ ۵۹

مدہیم پرانا یام مدہیم پرانا یام سے چہرہ کی رگوں میں حرکت پیدا

ہوتی ہے - طریقہ حسب ذیل ہے :-

۱۔ پہل تک میں بائیں نھنے سے سانس اندر کھینچے ہوئے ۴۱
پہل تک روک کر دائیں نھنے سے ۱۱ پہل میں خارج کرو اور
دائیں نھنے سے بھی عمل کرو۔ دہوندا ۴۰

۴۰
اتم پرانا نام اتم پرانا نام سطح زمین سے اوپر اٹھ آتا ہے۔ ترکیب حسب ذیل ہے۔

بائیں نھنے سے ۱۱ پہل میں سانس اندر کھینچے ہوئے اس پہل
تک روک کر ۱۱ پہل میں دائیں نھنے سے خارج کرو اور اسی عمل
کو پھر دائیں نھنے سے شروع کرو۔ دہلی ہذا ۴۰

۴۰
آٹھ قسم کے جھک آٹھ قسم کے جھک پرانا نام کے ساتھ ساتھ اکثر یوگی آٹھ قسم کے
کبھک کا بھی عمل کرتے ہیں :-

سوریہ بیدھی - ادھتی - سیکاری - سیتی

۴۱
بہتریکا - بھرمی - مورچا - کیول

۴۱
ان آٹھ کبھکوں کے استعمال سے تھ دھار ان کبھکوں سے لاکھ کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔ ۴۲

۴۲
علاوہ ان کے اردو قسم کے عمل کو ضروری اردو ضروری عمل سمجھا جاتا ہے۔ ان کو کھسچری مڈرا

۴۳
اور مول بندہ کہتے ہیں۔ - - - - -

✱

کھچری مُدرا

کھچری مُدرا کے ابھاس میں زبان بڑھنا پڑتا ہے۔ پہلے زبان کو بیچ سے چیر کر دو کر دیتے ہیں جیسے سانپ کی زبان ہوتی ہے۔ اُن کو اپنے ماتھوں سے پکڑ کر ملنا اور باہر کی جانب آہستہ آہستہ کھینچنا ہونا ہے جس طرح اہیر دودھ دوہتا ہے۔ جب زبان اس عمل سے لبنی ہو جاتی ہے تو اُس کے پردوں سے بہتیرا لو کے دونوں سوراخ بند کر دیتے ہیں۔

۴۴
اس مُدرا کے عمل سے یوگی اپنی آنت اور پھیپھڑوں کو ہوا سے بھر لیتا ہے۔ دشہیر کے کل سوراخوں کو روٹی کے گالے یا موم سے بند کر کے پدم آسن پر بیٹھ کر تا لو کے سوراخوں کو زبان کے دونوں سرے سے بند کر لیتا ہے۔

۴۵
اس مُدرا کے عمل سے یوگی موت پر غالب ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو شاعر یا پیشین گوئی کر سکتا ہے۔ اسکی آتما شدہ ہو جاتی ہے۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل

مُدرا کا فائدہ

✱ مُدرا کبھک - بند وغیرہ دھپل ہٹ یوگ کے لوازم ہیں مگر چونکہ اکثر راج یوگی بھی یہ عمل کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں لکھ دینا مناسب معلوم ہوا۔

کے پوشیدہ اسرار سے واقفیت ہوتی ہے۔ بلا اس کے ایستور
میں محو ہونا مشکل ہے۔ اس میں دراکی وجہ سے اسکی گرمی دری
دیکھ سیکھ۔ سب سے آزادی ہو جاتی ہے۔ اور پریم پرش میں
لین ہو کر بھا آئند ہو گتا ہے۔

۶۲

کس دراکے عمل سے ہو کہ۔ پیاس و نیند وغیرہ کی
کلیف پاس نہیں آتی۔ جو یوگی اس شغل کو چوبیس برس تک
کرتا ہے اس کا لہو دودھ کی طرح ہو جاتا ہے اور اسکو زبان سے
امرت کی لذت پراپت ہوتی ہے

۶۴

مول بندہ کے شغل سے ڈھاشخص بھی جواں
ہو سکتا ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے:

مول بندہ

پیم آسن پر پیٹھ کر گدا کے سوراخ کو روٹی کے گالے سے
بند کر دو۔ داہنی نیتنے سے سانس لو۔ اور اپنی ہڈی سینہ پر
رکھتے ہوئے اپنا منہ گھٹنوں سے لگا کر پیر کے انگوٹھوں کو
دھنوں کی پکڑ کر سانس کو روک دو۔ جب تھک جاؤ تو بائیں
نیتنے سے سانس خارج کرو۔ اور پھر اسی طرح بائیں نیتنے سے سانس
کھینچے ہوئے داہنی نیتنے سے خارج کر دو۔ یہ یوگی کا دشچم
استھان کہلاتا ہے۔

۶۸

سورج بیدی کی جھک سورج بیدی کی جھک میں داہنی نیتنے سے

سورج بیدی کی جھک

سورج بیدی کی جھک سے

سانس لیتی ہوئے پھر روکتی ہوئے بائیں نچھنے سے خارج کرد
 اس کبھک میں ہمیشہ داہنی نچھنے سے سانس لیجاتی ہے
 اور ٹھڈی کوسینہ سے لگائے ہوئے بائیں نچھنے سے خارج
 کیجاتی ہے۔ اس کے لئے مخصوص آسن پدم اور کبھک آسن
 ہیں۔ اس کو عمل سے جسم پر زنگی کھڑے ہو جاتے ہیں اور
 مہرے مرض آپہنچتی ہیں۔ ۶۹

کبھک آسن پر بیٹھو۔ پیٹے کبھک سے دولوں
 نچھنوں کو صاف کرد۔ پھر دولوں نہنوں سے

اس کی ترکیب

سانس لو۔ ہوا سے مددہ وگلا بھرو۔ پھر سانس روک
 رکھو۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ بائیں نچھنے سے خارج کرد۔ ۷۱
 سیکاری کبھک کی ترکیب یہ ہے۔

سیکاری کبھک کی ترکیب

دولوں نہنوں سے جُھپائی کے بعد
 (گہری ولپی سانس لیکر) سانس کو خارج کرد۔ اوڑھنے سے
 سانس اتار کھینچو۔ اس طرح پر کہ دانت کی ہر دو قطار بھی
 مددگا رہیں۔ اور کسی کسی آواز پیدا ہو۔ تب سانس کو روک
 رکھو۔ اور دولوں نہنوں سے خارج کرو۔ اس عمل سے
 جسم کا حسن اور قوت یرضعتی ہے۔ بہو کہہ۔ پیاس۔ سستی
 اور نیند دور ہوتی ہے۔ ۷۲

سبتی کبھک کا شغل اسطرح کیا جاتا ہے۔

سبتی کبھک کی تکب

زبان کی نوک کو ٹایم تالو سے لگاؤ۔ زبان

اور تالو کے سہارے سانس لو۔ پھر سانس روکو۔ اور

کل جسم کو ڈھیل کر دے ہوئے آہستہ آہستہ دونوں نھتوں سے

خارج کرو۔ ایک مہینہ متواتر اس کبھک کے کرنے سے یوگی

کو یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ اپنی شیر کے گزشتہ یا اگلی

عنطیوں کے نتیجوں کو درست کر سکتا ہے۔ بخاری محفوظ رہتا ہے

بہت سی بیماریاں پاس نہیں آتیں۔ اپنی کھال سانپ کی طرح

اودھیر سکتا ہے۔ اور ہوا۔ پانی و غذا کی تکلیف کا تحمل ہو کر اپنا

وقت ایکانٹ اور بھگت بچن میں صرف کر سکتا ہے۔ ۳۰

جو یوگی۔ دودھ۔ گھی۔ اور سرد پانی پر زندگی بسر کرتا ہے صرف

وہی یہ کبھک کر سکتا ہے۔ اس کبھک سے ایکانٹ نو اس

دو چار۔ کاشوق خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ اور روحانی مضامین سمجھنے

کی لیاقت آتی ہے۔ تین برس متواتر اس کبھک کے کرنے سے

وہ اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کر لیتا ہے۔ ۳۱

بہت کبھک کبھک اچھوں کبھک ہے۔ اس سے

بہتر کبھک ۳۲

بہتر پیدا ہوتی ہے۔ اور آنتوں کی بیماری

دور ہوتی ہے۔

ترکیب | ترکیب یہ ہے :-

بایاں پالوں دا ہنہ جاگہ پر رکھو۔ گردن او سیٹھ کو
سیدھی او۔ گرمی کر دے۔ ہاتھ کی پھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو
منہ بند کرو۔ اور دونوں ہاتھوں سے زور زور سے سانس
خارج کرو۔ تب جلدی جلدی اسوقت تک سانس کو بند
رکھو اور باہر نکالتے جاؤ۔ جب تک خوب تھک نہ جاؤ
تب دہری نہتے سے سانس لو۔ ہوا سے پیٹ بھر لو۔ سانس
روک رکھو۔ ناک کے سرے کو اپنی نگاہ کا مرکز بنا دینی اسی
نگاہ جاؤ۔ تب بائیں نہتے سے سانس خارج کرو۔ دوسری بار
بائیں نہتے سے سانس لو۔ اور روک رکھنی کے بعد دہری نہتے سے
خارج کرو۔ آمتوں کو پھولانے اور زیادہ ہوا بھر لینے سے
یوگی موٹا اور پھر خارج کر دینی سے دُبلتا ہو سکتا ہے۔ اسی
طرح وہ ہلکا اور بھاری بھی بن سکتا ہے۔ اس کبھک سے
بھی کھال اودھیر سکتا ہے۔

بھرمی کبھک کی غرض یہ ہے کہ جلد جبکہ سانس
لینے سے حرارت حیوانی کی زیادتی پیدا کر کے اڈ
پھرم کر کے پسینہ خارج کیا جاوے۔ اور جب جسم کی حرارت

بھرمی کبھک

اعتدال کے درجہ پر آجائے تو جسم گرم کرنا شروع کرے۔۔۔
 ترکیب | یوگی سیدہ آسن پر ٹھیکر دونوں ہاتھوں سے آہستہ
 آہستہ حرکات تنفس کرے۔ تھوڑی دیر ان کو بڑھاتا
 جائے یہاں تک کہ پسینہ میں ترتبہ ہو جائے۔ تب دونوں
 ہاتھوں سے سانس اندر کھینچ کر روک لے۔ بعد ازاں آہستہ
 آہستہ خارج کرے۔

۶۸
 مورچا کبھک محویت با استغراق جلد طری
 ہوتا ہے۔

مورچا کبھک

سیدہ آسن پر ٹھیکر سانس اس طریقہ سے لیا
 ترکیب | آجائے کہ پانی برسنے کی طرح شبہ پرگٹ ہونے
 لگتا ہے۔ تب تھوڑی سی سینہ پر رکھ کر سانس کو بیوشی
 کے خیال میں روکا کر خارج کیا جاتا ہے۔ اگر بیوشی کی حالت
 جاری ہوگئی تو سمجھو کہ کبھک میں کامیابی ہوئی۔ ۸۰
 * گھرنی ٹسنتا " نے اس عمل کی ہدایت
 اس طرح پر کی ہے :-

گھرنی ٹسنتا کی رائے

"انس اس طرح لو کہ پانی برسنے کا شبہ پرگٹ ہو۔ تھوڑی
 سی سینہ پر دھرتے ہوئے سانس روکو۔ دو کانوں کو انگلیوں سے
 یوگ کا گرنتھ۔ اس اور پس قہ کے عمل کی بیان مشق ہمارے مرتبہ یا
 منتہی میں لیکر +

بند کر کے داہنے کان کی آواز کو بائیں کان سے سُنو اور جب
آواز آنا بند ہو جائے تو دونوں نہتوں سے سانس خارج
کرو ..

۸۱

کیول کبھک کا فائدہ
کیول کبھک آخری کبھک ہے۔ یہ سب
بیماریوں کو نفع کرتا ہے۔ پاپ ناش ہو جاتے

ہیں۔ عمر زیادہ بڑھتی ہے۔ سن کا اندھا بھار دور ہوتا ہے۔ اخلاقی
حالت درست ہو جاتی ہے۔ اور جیو آتما جاگ اُٹھتا ہے۔ ۸۲

ایک اور بیماری
یہ کبھک صرف وہ یوگی کرتا ہے۔ جو بہت دنوں
تک گو بھائیں رہا ہو۔ جو یوگ شاستر کی

ہدایات بموجب تعمیر ہوئی ہو۔ اُسکی غذا صرف دودھ ہو اور جو
ذکوہ بالا کبھک و کھیر پیری دُرا کے علم و عمل سے واقف ہو۔ ۸۳

ترکیب عمل
پہلے یوگی اپنی زبان کو چومیں حصوں میں پیرے
یہ کام ہر آٹھویں روز کیا جائے۔ ہر مرتبہ چیرنے

کے بعد زبان کو دھسا اور سات دن تک ہر روز پیلانا مانع
روغنی۔ نمکین اور صحت آور چیزوں سے کم سے کم دن میں
دو مرتبہ منا چاہے۔ چہہ ہینے تک یک لخت دودھ کی غذا
استعمال میں رہی۔ اور اپنی گو بھائیں صبر دم کرتے ہوئے ہمیشہ
آہستہ بتدریج غذا کی مقدار کم کرتا جائے۔ ستری کے موسم

آنے پر جب اسکو معلوم ہو جائے۔ کہ صرف زبان کے سہارا
 مرکبات تنفس رک سکتے ہیں تو وہ ایک نفقہ کے قریب گھسی
 اور دودھ کی غذا کھائے۔ پھر ایک یا دو دن تک ہر قسم کی
 غذا سے پرہیز کرے۔ تب معدہ اور آنتوں کو ہوا سے بھر کر
 سہ اسن پر بیٹھ جائے زور سے سانس کے پھیپڑوں
 کو ہوا سے بھر کر زبان سے تالو کے سوراخ بند کر دے۔ اور
 نگاہ کو دونوں ابرد (ہوؤں) کے درمیان جما کر سانس روک
 دے۔ * - - - - - ۸۴

۸۵ یہاں تک مختلف آٹھ کتبہ کو کل بیان ختم ہوا
 ٹیک دیوجی کی رائے کے بموجب جنکی
 بات یوگ کے معاملات میں زیادہ مستند
 سمجھی جاتی ہے وہ شخص اتم درجہ کا اہیاسی ہے جو پانچ

* ہمارا برجیت سنگہ شینیا کے دربار میں ہریداس نامی سادھو
 اسی محل سے پرانا پیام کر کے مدت تک زمین کے نیچے دفن ہوا تھا۔
 اے ٹیک دیوجی دلی مادر زاد دیاس جی کے لڑکے درجہ
 جنک کے شاگرد تھے ۴

اور یہ ممکن نہ ہو کہ جس دم کر سکے۔

ڈنڈی سنیاسی کو پرانا یا کم ایسی
ڈنڈی سنیاسی کو

من میں بدجنش و حرکت زبان " اوم " شبد کا جاپ کر سکے۔ ۸۷

کاشی کھنڈ میں صرف چوبیس کھنڈ تک سانس
کاشی کھنڈ کی رائے

۸۸

اب ہم متاہار کا بیان کرتے ہیں۔ ۸۹

متاہار غذا کے باقی عدہ اعتدال پر لانے کا نام ہے

اس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ ایسے دوبارہ وضاحت اور صحت

سے لکھنا محض طوالت ہوگی۔ غذا کو اس طور پر باقی عدہ

بنانا چاہیے کہ ۱۷ رتی تک آجائے۔ ۹۰

پرتیاہار۔ یوگ کا پانچواں سادھن ہے۔ ایسے

پرتیاہار

مُراد اندریوں کے دھن سے ہے۔ یوگی۔ کہن

* پرتیاہار کے معنی اُلٹی خوراک کے ہیں۔ کانوں کی خوراک و

سُنا۔ آنکھوں کی خوراک دیکھنا ہے۔ دینہ وغیرہ۔ ان کو باہر کی چیزوں

سے ہٹا کر اتر شبد و پرکاش میں لگانے سے غرض ہے۔ زیادہ و

کے لئے ہمارا ست مت فی سنی کا رسالہ دیکھو۔

شکر۔ اور دودھ۔ پر زندگی بسر کرتے ہوئے ہم گیان اور دیراگ کو پراپت ہوتا ہے۔ اور صرف دس منٹ کی جس دم میں اُسکو اندریوں پر اختیار چل سوجاتا ہے۔ ۹۱

اندری اعدان کے دشتے پڑتا ہے۔ آنکھ کی اندری رنگوں سے بیرونی اشیاء کا اندریوں پر اثر

دیکھنے سے متاثر ہوتی ہے۔ رنگ سات ہیں۔ سفید۔ نیلا۔ پیلا۔ سرخ۔ نارنجی۔ اور توفلون (دھواں رنگ) زبان کے ذریعے چمچے ہیں۔ میٹھا۔ کڑوا۔ نمکین۔ کھٹا۔ تیتا۔ قوت (شامہ زناک) سے ہر طرح کی بو سونگھی جاتی ہے۔ وہ جسم کی ہے۔ سوگند۔ اور دُرگند۔ سامہ (کان) سے آواز سُننے میں آتی ہے جو دس طرح کی ہے۔ تقسیم کس کے مختلف اوصاف کے بموجب لگائی ہے۔ لامہ (جھونے کی قوت) سے نرم۔ سخت۔ کھڑکھڑا پن۔ چکنا پن۔ گرم و سرد وغیرہ کا حس ہوتا ہے۔ دس کو گیان اندری کہتی ہیں۔ اندریوں کی باہر گہری درتوں کو اندری کہتے ہیں۔

پرتیہار کی ترکیب پرتیہار ہے۔ اور وہ حسب ذیل طریقوں سے

کیا جاتا ہے۔
۱۔ کسی اچھے آسن پر بیٹھ کر نگاہ کو دونوں ابرؤں

کے درمیان جماؤ۔ دس منٹ کے عرصہ میں اندریاں
بھتر کو سیکڑنے لگیں گی۔

۱۔ آنکھوں کو ناک کے سرے پر جانے سے۔

* ۳۔ کان کو بچی انگلی سے بند کر کے ایک کان سے
دوسرے کان کی طرف کی آواز سننے سے۔

۴۔ گہری سانس لینے کے بعد من میں ۲۴ مرتبہ اوم
کا جاپ کرنے سے۔

۵۔ کپال اکسن کرنے سے جس میں سر پچھے زمین پر رہتا

۶۔ ۹۳

شکھ یوگی مہاراج کے بموجب دس گیارہ منٹ
جس دم کرنے سے اندریوں کا دمن ہوتا

۷۔ اس مشق سے من کو یکسو کر کے پریاتما میں لگانے میں
سہولیت ہوتی ہے۔ ۹۴

دھارنا کی تعریف اور شکل
دھارنا من کو یکسو کرنے سے مراد ہے۔ دو
گنٹے جس دم کرنے سے دھارنا شکتی آتی

۸۔ بائیں طرف کی آواز ستائست شبداں ہیسا ہی منع کرتے ہیں دیکھو
ست مت فلاسفی :-

ہے۔ وہ حسبے بل طریقوں سے کیجاتی ہے :-

(۱) ۱۴۴۰۰۰ مرتبہ خاموشی میں اوم کا جاپ کرنے۔

(۲) ۲ گھنٹہ تک نگاہ کو ناک کے سرے پر جھکا کر رکھنا۔

(۳) ۲ گھنٹہ دونوں ہاتھوں کے درمیان نگاہ جمانے۔

(۴) چند بار گہرے سانس لے کر زبان کو تالو میں لگا کر

سانس روک رکھنا اور سرعت پان کرنے اور

(۵) دو گھنٹہ ایسا کر چٹ ہو کر بائیں کان سے دہانے کان کی

آواز سننے سے۔ ۵۵

شک و یو جی کی رائے میں ۸۴ دن منہ بند رکھنا

جس دن جاری رکھنا ہے وہاں ناشکری نہیں

ہوتی ہے اور یوگی وہاں کا ادھکاری ہوتا ہے۔ ۹۲

وہاں ساتواں درجہ ہے۔ پرماتما سے خیال میں

اگرچہ طور پر محو رہا وہاں ہی جو من اور

اندھیل کی اچھی طرح ایسا کر ہونے سے گھٹتی ہوتی ہے۔

پہچان ۱۴ گھنٹہ جس دن کرنے اور سرد گردن و جسم کو

سیدھا رکھنا ہے پراپت ہوتی ہے۔ - ۱۶۵۸ ... ۱۶۵۸

یہ سب باتوں کو کہہ دوں اور اس سے لڑنا ہی ہے۔

مرتبہ ایک آسن پر ٹھیکہ اوم کے چپ۔

رس ۴ گھنٹہ تک ناک کے سرے پر لگا دھماکے - اور
۴۴ دنوں پہلوؤں کے درمیان کی جگہ میں ۴ گھنٹہ علی

تاکنے سے ... - - - ۹۷

درمیان اوستھا میں یوگیوں کو گیا نیونگی
توریا اوستھا

توریا اوستھا پر اپت ہوتی ہے - اور وہ پر ماتا

۹۷ میں محو ہو جاتا ہے -

شک دیو جی فرماتے ہیں کہ تینتالیس
شک دیو جی کی لئے

چالیس منٹ تک برابر حرکات متعین
رکھنے سے درمیان کی اوستھا حاصل ہوتی ہے - ۹۸

سمادھی یوگ کی آخری مندر ہے - اس
سمادھی

دش کو پا کر یوگی گرمی سردی - دیکھ سکے

سب پرے پہنچ جاتا ہے - ضرب کے صدمہ - آگ کی سوز
خوف - غصہ - رنج - وحشت سے آزاد ہو کر جہاں آسند
بھوگتا ہے - عزت و بیعتی سب کا خیال من سے جاتا رہتا
ہے - لوط - سونا - پتھر ایک سمجھتا ہے - محنت و نفرت ایک
سے معلوم ہوتے ہیں - دوست دشمن کی تمیز جاتی رہتی ہے - ۹۹
جس طرح ندی کا پانی صرف سندھو کی وجہ سے کنارہ سے

ٹکھاتا ہے۔ یہی طرح منتشر طبیعت کا حال سمجھنا چاہئے۔ جب اندریوں کا دمن ہو گیا۔ من ایسا گر ہو گیا۔ تو آپ ہی آپ قرار و ثبات ہی آتی ہے۔ جو حرکات تنفس کو کم کرتا ہے وہی من کو ثبات بنا۔ نہتے۔

۱۰۰۔ کیوں کبھک کرنے سے سہا دھی ترکیب سہا دھی پر پڑنے کی ہوتی ہے۔ دیکھو بیان نمبر ۸۔

۲۔ ۳۰۰ ۳۰۰ ۳۰۰ مرتبہ اوم میں جپ کرو اور دو چارو۔ ۱۲۔ دن تک حرکات تنفس کے روکنے سے بھی یہی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ۱۰۱۔

شک دیوجی کی رائے شک دیوجی فراتے ہیں کہ ایک گھنٹہ ۴ منٹ اور ۴ منٹ تک برابر جس

دوم کرنے سے پوری سہا دھی لگ جاتی ہے۔ اس حالت میں پھونچکر یوگی سانپ کی کاشنی سے بھی نہیں مرنے پھیا سے زخمی کئے جانے اور آگ سے جلائے جانے پر بھی دکھ محسوس نہیں کرتا۔ نہ پانی میں ڈوب سکتا ہے۔ نہ ہوا میں خشک ہو سکتا ہے۔ سہا دھی کی دشا میں پانی ہوا اور غذا کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔ اور بلا تردد برہم کے دیہان میں محو رہتا ہے۔ اور ہر قدرت سے آگہی پاتا ہے

سما دھی کر نوا لے یوگیوں کو جو عجیب غریب
 قوتیں حاصل ہوتی ہیں وہ علیحدہ نمبر ۱۲۶ سے ۱۳۳
 تک میں بیان کی گئی ہیں۔ ۱۰۴

سیدھی سکتی

۷
 ہو
 من
 لب
 گو
 کر
 میر
 و
 ۱۰

باب سوم

ہٹ یوگ

ہٹ یوگ اُن مختلف قسم کے سادھنوں کا متل ہے جس سے یوگی کو سادھی کی پراپتی ہوتی ہے۔

۱۰۴

ہٹ یوگی بھی شش راج یوگی کے سادھی حاصل کرنے کے پیشتر صرف دودھ کی غذا پر

لبس کرتا ہے اور آدمیوں کی صحبت سے بچنے کی غرض سے گویا چھاپا رہتا ہے۔ پہلے اُسکو چھ مندرجہ ذیل شریاں کرنے کے سادھن کرنے پڑتے ہیں۔ جو شخص ہم گھنٹوں میں دوسیر دودھ کی غذا سے تندرستی قائم رکھ سکتا ہے وہی چھ سادھن کر سکتا ہے۔

چھ سادھنوں کے نام یہ ہیں۔
چھ ابتدائی سادھن
نیتی - دھوتی - سبتی - گج کرم

نیولی - تر و تک -

۱۰۶

نیتی پیدا سادہن ہے۔ مٹایم سوت گیارہ سچہ لینا
بٹ کر ایک ناک سے ڈالکر دوسرے ناک سے نکالتے

نیتی

۱۰۷

میں - یہ طریقہ آسان ہے -

دھوتی دوسرا سادھن ہے - اس میں ۳۰ سچہ
چوڑا اور ۱۵ ماتھ لینا کپڑا پانی سے تر کر کے گلن

دھوتی

پڑتا ہے - اور پھر اُسکو نکالکر شدہ کر لیتو ہیں - یہ ذرہ شکل
سادہن ہے - اور کتر لوگ کرتے ہیں -

بستی میں گدا سے پانی اندر داخل کرتے پھکاری کی

بستی

۱۰۹

طبع نکالتے ہیں -

گج کرم یہ ہے - پہلے معدہ کو پانی سے خوب بھر

گج کرم

لیتے ہیں پھر نگاہ کو دونوں ہٹوں کے بیچ میں

جما کرتے کر کے سبکو نکال دیتے ہیں - یہ سادہن سہل

ہے -

۱۱۰

ان کے علاوہ ایک اور ضروری عمل کیا جاتا ہے - جس کو

شنکھپ پرکشال کہتے ہیں - اُس کا طریقہ یہ ہے -

کہ پہلے جسم میں خوب پانی بھر لیتے ہیں - پھر نیولی

کر کے نگوں کو ملاتے ہیں - پھر اُسکو خارج کر کے جسم دم کا

۱۰۶
لینا
سکاتے
۱۰۷
انچ
نے نکلن
شکل
ری کی
۱۰۹
بہم
ہیں
سہل
۱۱۰
س کو
نیولی
صدم کا

ایسا کرتے ہیں۔ اس عمل کے کرنے سے پیٹ میں
مل نہیں رہتا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پیٹ میں
مل رہ جانے سے سہا دھبی کی حالت میں کیرے وغیرہ

پڑ جانے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے یہ عمل ضروری ہے۔
ڈاکٹروں کی رائے میں زندہ رہنے کے لئے پیٹ میں کچھ نہ کچھ
غذا کا باقی رہنا ضروری ہے۔ مگر ہٹ یوگی ایسا نہیں سمجھتے
ایک دوسرا عمل کچھ بھی کرتے ہیں۔ پہلے دو چار لوہے
پانی پی لیتے ہیں۔ پھر اُسکو تھے کر ڈالتے ہیں۔

ششکپ پر کمال کو یوگی لادھی عمل خیال کرتے ہیں۔
نیولی سے مراد تمام نلوں کے ہلانے سے ہے یعنی

نیولی پیٹھ اور کمر کو خوب کڑا کر کے سب نلوں کو ہلا دینا۔ ۱۱۱

ترونگ آنکھوں کو ناک کے سرے پر یا دونوں

ابرو کے درمیان جا کہنے سے مراد ہے۔ اور یہ عمل

اُسوقت برابر کرتے ہیں۔ جب تک کہ آنکھ سے آنسو

نہ نکل پڑیں۔ ۱۱۲

چہ سادھن کے بعد یوگی پنج رو کا عمل

کرتے ہیں۔ اُن کے نام عجب دیں ہیں۔

کھیچڑی۔ بہوچڑی۔ چاچڑی۔ اگوچڑی۔

کھچری دُرا میں زبان سے ہر دو حلق کے
سوراخ بند کر دینی سے جس م کا عمل ہوتا ہے

کھچری دُرا

اس دُرا کا ذکر نمبر ۴ میں آچکا ہے

بھوچری دُرا میں پدم آسن پر بیٹھ کر نگاہ
کوناک کے سرے پر جانا ہوتا ہے۔ کھچری و

بھوچری

بھوچری دُرا دونوں طرف چند ہی لمحوں کے عرصہ
میں مہوبت پیدا کر دیتے ہیں۔

چاچری دُرا میں آنکھ سے نین آنچہ کے فاصلہ پر

چاچری

کسی چیز میں نگاہ جمانا ہوتا ہے۔ نگاہ سیدھی
ہو۔ اور دیر تک قائم ہے۔ جب یوگی تنکسا جائے۔ تو
ناک کے سرے پر نگاہ جماوے۔ اور پھر دونوں بہوں کے
بیچ میں درشتی جوڑ کر اس وقت تک یہ عمل کرے
جب تک سادھی نہ پراپت ہو۔

اگوچری دُرا میں کانوں میں موم دار روئی بھر کر
بائیں کان کی طرف سے اشر کے مشدد کو دانتے

اگوچری

کان سے سُنتے ہیں۔ سر کسی قدرت وامنی کندھے کی جانب
جھکا رہتا ہے۔ اور اسی ابھاس سے سادھی حاصل کر سکی

کوشش کیجاتی ہے -

انہی اندر میں جسم کے کلی مورخ بند کر کے یوگی گہری
 ولبنی سانس لیتی ہوئے جس دم کر کے سادھی کی

۱۱۸

اوپر تھیل کرتا ہے -

انہی اندر میں ہی کہٹ چکر بید ہوتی ہوئے سانس کو اوپر
 کی طرف چڑھاتے ہیں - اس عمل میں پیچھے یعنی پیٹھ کی طرف سے
 سانس لیتی ہیں - اور ریٹھ کی ہڈی سے جسکو میر وڈ کہتے
 ہیں - دم چڑھتا ہی - یہ طریقہ بہت مشکل ہے - اور زیادہ
 عرصہ تک ابھياس کی ضرورت چاہتا ہے - - - ۱۱۹

* کہٹ چکر کی تفصیل
 کہٹ چکر کے نام یہ ہیں :-

بہیمہ کو اس ابھياس کی نسبت زیادہ وقفیت نہیں ہے - میں نے ایک
 یوگی کو چنار کے قیام کے زمانہ میں عمل کرتے ہوئے ضرور دیکھا تھا
 مگر ذالقی طور پر زیادہ معلومات نہیں ہیں - ممکن ہے کہ کہٹ چکر
 بید ہونے کا اس دھن انہی اندر اسے بالکل مختلف ہو -

چوگڈاچکر	چار دل کائول	ہر دے چکر	۱۲ دل کائول
اندری چکر	۶ دل	کنھ چکر	۱۶ دل
نابھی چکر	آٹھ دل	مینتر چکر	۲۰ دل

گڑا چکے۔ اندری چکر۔ نا بھی چکر۔ ہر دے چکر۔

کنٹھ چکر۔ نیر چکر۔ ۱۲۰

ہٹ دیگ کے سا دھک چار پرکار کے بندہ بھی کرتے
 ہیں۔ جنکو مول بندہ۔ بلند ہر بندہ۔ اودیان بندہ

اور ہما بندہ کہتی ہیں۔ ۱۲۱

مول بندہ یہ ہے۔ یوگی اپنے بائیں ایدی گود میں
 لگا کر پدم آسن پر بیٹھتا ہے۔ اور کپڑا کی گیند اس

مقام کے اوپر باندھ دیتا ہے۔ ۱۲۲

بلند ہر بندہ سینہ پر ہڈی رکھتی اور لبنی
 گہری سانس لیتی کو کہتی ہیں۔ ۱۲۳

اودیان بندہ میں سانس لے کر ہوا بھر لینے
 کے بعد منہ کو زبان کے نکل لینی سے بند کر دیتی ہیں
 اور کان ناک وغیرہ کو بھی کھلا نہیں رکھتی۔ ۱۲۴

ہما بندہ کی ترکیب حسب ذیل ہے :-
 بایاں پاؤں گدھا کے تے اور ہڈی کو سینہ
 پر کھوٹا ہتھوں کو بڑھا کر داہنے پاؤں کو پکڑو اور اپنی ماتھے کو

(۱) تیش۔

گھنٹوں سے لگا لو۔ بائیں تختہ سے سانس لے کر پھیر دو
 کو ہوا سے بھر لو۔ نگاہ ناک سے سرے پر جاؤ۔ سانس روک کر
 دائیں تختہ سے خارج کرو۔ تب دائیں تختہ سے سانس لیکر
 حبس دم کرتے ہوئے بائیں تختہ سے خارج کرو۔ جو کوئی تین ہفتے
 سواتر یہ بندہ کرتا ہے۔ وہ پورا یوگی اور سماجی کا ادھاری
 ہے ... - - - - - ۱۲۵

ی کرتے
 بندہ

۱۲۱

نو دہیں
 بند اس

۱۲۲

لبنی

۱۲۳

ر لینے

تی میں

۱۲۴

وسینہ

ما تھے کو

باب چہارم

سیدھ شکتی

لوگ ایسا کرنے سے یوگیوں میں جو قوتیں
اشٹ سیدھی

اور طاقتیں آجاتی ہیں۔ اُن کو مجموعی طور پر
اشٹ سیدھی کہتے ہیں۔ - - - - -
اُن کے نام یہ ہیں :-

اُن کے نام
آتما - بھا - گھیا - گریما - پراپتی

پراکیہ - واسٹویہ - ایستویہ

اپنی خواہش کے موافق دُجلا پتلا بنانا آتما اور
اُنما - بھا

سُٹا تازہ ہو جانا - بھا کہتا ہے -
ہلکا ہو جانا لگنا اور زیادہ ہوا بھر لینے سے
گہا - گریما

بھاری ہو جانا گریما ہے -
خواہش کے بموجب ہر چیز کو چل کر لینا پراپتی
ہے۔ اس شکتی کا یوگی پیشین گوئی کر سکتا ہے
پراپتی

باخبر

بُدھ ورم کا اشنانگ یوگ

بُدھ دیوتے اصل میں راج یوگ
 ہی کی تعظیم دی ہے۔ اُسکے یوگ
 کی پانچویں سے یوگ سے بالکل

بُدھ ورم کا اشنانگ یوگ کی
 پانچویں راج یوگ سے نفقت

مطابقت ہے۔ بدھ مت میں بھی اُن یوگ ایک طرح کا
 موجود ہے۔ مگر اُس ورم کے پیروکاروں نے راج یوگ ہی
 سے زیادہ تعلق رکھا ہے

بُدھ دیوتے کے اشنانگ یوگ کے مدارج یہ ہیں :-
 سیمک درشتی - سیمیک سنکپ - سیمیک واک
 سیمیک کرانت - سیمیک آجیو - سیمیک دایام - سیمیک سمرتی

مدارج

اس کا تفصیل حال برابر سال "بُدھ ورم کے غنہ روحانی" کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا
 جو کمبجور پریس سے مل سکتی ہے قیمت ار ۱۰

سمیک ڈرٹی سے غرض قانون مدرت کے
 سٹیمک ڈرٹی کارن اور کارنہ نیم پیمتہ چیت گیان ہونا مراد

۱۳۷

ہے۔

سمیک سنکپ سے خود کی ترک - دیا وغیرہ
 سٹیمک سنکپ مراد ہے۔ - - - -

۱۳۸

سمیک واک کا مطلب راست کلامی ترک
 سٹیمک واک غیبت ہے۔ سخت کلامی و کذب بیانی سے

۱۳۹

نفرت ہونا مراد ہے۔ - - - -
 سٹیمک کرانت کا مطلب یہ ہے کہ مناسب کام
 سٹیمک کرانت کیا جاوے۔ - - - -

۱۴۰

کسی جاہل کے مار ڈالنے کا کہی خیال ہی دل میں نہ آوے
 مرا محوری۔ دھرا مرکاری سے احتراز ہو۔ - - - -

۱۴۱

سمیک آجیو سے یہ غرض ہے کہ رزق قوت
 سٹیمک آجیو مایہ سے مناسب پیشوں کی پیروی کر کے
 جس کی جاوے۔ حسب پیشہ سے کسی جیو کو نقصان پہنچے۔

ترک کردی - وغیرہ وغیرہ " " " " " " ۱۴۲

سمیک آیام است کوشی - بُرائی سے بچنے کی کوشش
 سمن - سچن - کرم سے نیک بننے کی سعی ہے - ۱۴۳

سٹیک سمرتی کے معنی ہیں۔ چت کا مناسب طور پر بچا کر ہونا۔ دنیا کی شکل۔ خواہ اس خیال و

من کی خواہشات کی ناپائنداری کا وجہ چار - تنوگیان - ۱۴۴

ستمیک سما دھی کے معنی میں اہنگ آتما

ستمیک سما دھی کا اہواؤ - استغراق کا آئندہ - خودی کے

خیالات سے نجات وغیرہ سب مل ہیں ۔ ۔ ۔ ۱۴۵
متذکرۃ الصدور مد اسج میں راج یوگ کی کل سنز لیں
شامل ہیں۔ انکو اس طرح سمجھو۔

- ۱- سمیک درشتی -
 ۲- سمیک منکپ
 ۳- سمیک واک -
 ۴- سمیک کرانت -
 ۵- سمیک آعیو -
 ۶- سمیک وایام -
 ۷- سمیک سمرنی -
 الیور پرنده خان -
 مانس شوچ
 ست
 انسا - استے - برمه چریه
 اپری گره - سنقوش
 سواد هیلا - پت - آسن - پرانا یام -
 پرتیا مار - دمارنا -

۸۔ یسک سادھی - دھیان سادھی ۱۴۶

یوگ کا اس قدر بیان کیا گیا ہے

والوں کو اچھی بدھی بخشے اور ان کو نیک

راہ پر لاوے۔ ۱۴۷

اوشنانتیہ شانتیہ شانتیہ

ستیا ہرم پرچارک پراکاش

ہندی

چھپکر تیار ہو گیا۔ یہ کتاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
کیسی کار آمد اور فائدہ مند ہے۔ ضرور منگوا کر ملاحظہ فرادیں
قیمت فیجلہ۔ پندرہ ہندی۔ اور اردو عہ۔
مجمع ستیا ہرم پرچارک اور غیر الہ اجیر سے مل سکتی ہے۔

نیا مندر

ستیا ہرم پرچارک

نئے تحفے

سفی

قابل پیکتابین اے فروخت موجود مطبع ہذا سفی

۱۱۰

- ۱۔ سنجیدہ محض بدھ دھرم ہے - اردو قیمت
- ۲۔ سنسکرت زبان کی غفلت " "
- ۳۔ پارسی مذہب کا محض دیدک دھرم ہے " "
- ۴۔ سیوا جی اور ریشمن آراء و فرائد نگار کی شادی اردو
- ۵۔ معدن التہذیب اردو - - - - -
- ۶۔ مدارجہ پندرہ گیت و کندہ اعظم کی پوتی کی شادی اردو - -
- ۷۔ حیرت انگیز واقعات اردو - - - - -
- ۸۔ سندھیا منظوم اردو - - - - -
- ۹۔ بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے سمارنامے - حصہ اول اردو
- ۱۰۔ راجپوتانی کی شادی اردو - حصہ دوم
- ۱۱۔ چورنگا محاصرہ - - - - - حصہ سوم
- ۱۲۔ حصہ چہارم زیر طبع
- ۱۳۔ ثبوت تثلیث دید اردو - - - - -
- ۱۴۔ دلشنو دھرم - - - - - زیر طبع

ترک کردے

دھرم آریہ

یہی اردو

ہر چارک پر ہلال ایشیا کیس

ہندی

اپیش منجری اردو

دیانت دھوانت لوانن اردو

یوگ فلاسفی

سانکھہ کارکا اردو

اپنشدہ اردو

آریہ دیشن دیونانی فلاسفی اردو

وقت کے رازشکت دھرم اردو

شیو دھرم اردو

نقہ ہنوز اسلام میں توفیق اردو

سب کو

المشاہد

سینٹ پیٹرکس ہرم چارک جلت ہر

ایم۔ ایم۔ بی۔ ایس۔ آر۔ سندھوئی لکھنؤ

پمفلٹ نمبر ۸



یوگ کلاسفی

یوگ و دیپاکے متعلق جملہ معلومات مجموعہ

طالبان معرفت کے فائدہ کی نگاہ

عام فہم اردو میں

۲۱۲۲

۱۰۲۰۰

تشیہ و دھرم چپک پریس لندن شہر میں مہاتے انشی رام مالک د

پر دیپاکیہ مطبع کے اہتمام سے چھپا

قیمت فی جلد ۱۰۰

حسب حال ہے

سزا دہ کسی آگ سے سمات کی سہ کرنا جو شتم

نورین

اس سلسلہ کے دیگر سارے ستیہ ہم پرچارک

پریس علینہ ہر شہر

میں

چھپ رہے ہیں

فہرست مضامین لوگ فلاسفی

صفحہ	پرکرا	مضامین	صفحہ	پرکرا	مضامین
۱۳	۱۶	مرد و عورت کے مساوی حقوق	۶	۱۱	دیباچہ
۱۳	۱۷	پابندیاں	۷	۱۲	باب اول
۱۳	۱۸	وقت کی پابندی	۷	۱۳	یوگ کی نسبت رائیں
۱۴	۱۹	رعائش	۷	۱۴	یوگ کی تالیف
۱۴	۲۰	سلمان و بستر وغیرہ	۸	۱۵	تقریب مزید
۱۴	۲۱	خوراک	۸	۱۶	یوگ کی غرض و نتیجہ
۱۵	۲۲	زور سے بولنا	۸	۱۷	دو قسم کی سادھی
۱۵	۲۳	دماغی و جسمانی کام	۹	۱۸	سمات و دھیت چت
۱۶	۲۴	پانی	۹	۱۹	سمات چت کے لکشن
۱۶	۲۵	روزہ رکھنا	۹	۲۰	دھیت چت کے لکشن
۱۶	۲۶	منیند	۱۰	۲۱	چار قسم کے ادھکاری
۱۷	۲۷	یوگیوں کے رات دن	۱۰	۲۲	اکم و ادھکاری
۱۷	۲۸	یوگ ابھیاں کرنے کا رسمہ	۱۱	۲۳	برہم ادھکاری
۱۸	۲۹	یوگ سمپڑیقہ	۱۱	۲۴	لکشن ادھکاری
۱۸	۳۰	یوگ کی دو قسم	۱۲	۲۵	پت چٹ ادھکاری

صفحہ	پیرا گراف	مضامین	پیرا گراف	مضامین
۲۷	۴۷	آسن سے اور فائیہ	۱۹	ایب دوم
۲۵	۴۸	سدہ آسن	۱۹	راج لوگ
۲۵	۴۹	چہم آسن	۱۹ ۲۲	بشننگ اج یوگ
۲۵	۵۱	پرنایام کا وقت و تفریف	۱۹ ۲۳	یوگیم کی تشریح
۲۶	۵۲	ریچک پوک کبچک	۱۹ ۲۴	یوگ
۲۷	۵۵	اعتدال کی سخت ضرورت	۲۰ ۲۷	ہنس
۲۷	۵۶	پرنایام کیسیا ہو	۲۰ ۳۵	سٹ
۲۷	۵۷	اندائی شغل	۲۱ ۳۶	اسے
۲۸	۵۸	تین طرح کے پرنایام	۲۱ ۳۷	برجھہ حربہ
۲۸	۵۹	ادھم پرنایام	۲۱ ۳۸	اپری گروہ
۲۸	۶۰	مریم پرنایام	۲۲ ۳۹	نیم
۲۹	۶۱	ادھم پرنایام	۲۲ ۴۰	شوپ
۲۹	۶۲	آٹھ قسم کے کبچک	۲۲ ۴۱	صحتوش
۲۹	۶۳	کبچک سے لا بہجہ	۲۲ ۴۲	تھی
۲۹	۶۴	د و ضروری عمل	۲۳ ۴۳	سواویہ
۳۰	۶۵	کچھری مڈرا	۲۴ ۴۴	الیور پرنڈھان
۳۱	۶۶	مڈرا کا فائیہ	۲۴ ۴۵	آسن

صفحہ	پرکار	مضامین	صفحہ	پرکار	مضامین
۳۸	۹۰	سنگار	۳۱	۶۸	مول بنارہ
۳۸	۹۱	پریتا مار	۳۱	۶۹	سوریہ ہمدی کبھک
۳۹	۹۲	اندی اورانکے دشتے	۳۲	۷۰	ایوٹی کبھک
۳۹	۹۳	پریتا مار کی ترکیب	۳۲	۷۱	اسکی ترکیب
۴۰	۹۴	شنگ یوجی کی رائے	۳۲	۷۲	سنگاری کبھک
۴۰	۹۵	دھارما کی توفیق و شغل	۳۳	۷۳	سینٹی کبھک
۴۱	۹۶	شنگ یوجی کی رائے	۳۳	۷۵	جستہ کاکبھک
۴۱	۹۷	دھیان	۳۴	۷۶	ترکیب
۴۲	۹۷	توریہ اوستھا	۳۵	۷۹	مورچا کبھک
۴۲	۹۸	شنگ یوجی کی رائے	۳۵	۸۰	ترکیب
۴۲	۱۰۰	سمادھی	۳۵	۸۱	گھرنیہ سنتا کی رائے
۴۳	۱۰۱	ترکیب	۳۶	۸۲	کیول کبھک کا فائدہ
۴۳	۱۰۲	شنگ یوجی کی رائے	۳۶	۸۳	ایک اور ہکاری
۴۴	۱۰۳	سندھی شکتی	۳۶	۸۴	ترکیب عمل
۴۵		باب سوم	۳۷	۸۶	شنگ یوجی کی رائے
۴۵		ٹپ لنگ	۳۸	۸۷	دندھی سیندیو کی رائے
۴۵	۱۰۴	ٹپ لنگ کی توفیق	۳۸	۸۸	کاشی کھنڈ کی رائے

صفحہ	پرکار
۴۴	۶۸
۴۵	۶۸
۴۵	۶۹
۴۵	۷۱
۴۶	۷۲
۴۶	۷۳
۴۶	۷۵
۴۶	۷۶
۴۸	۷۹
۴۸	۸۰
۴۸	۸۱
۴۸	۸۲
۴۹	۸۳
۴۹	۸۴
۴۹	۸۶
۴۹	۸۷
۵۰	۸۸
۵۰	۸۹

صفحہ	پیرکار	مضامین	پیرکار	صفحہ	مضامین
۵۲	۱۲۶	اشت سیدھی	۵۵	۱۰۵	مروری سنجھ
۵۲	۱۲۷	من سے نام	۵۵	۱۰۶	پیمہ ابتدائی سادہ
۵۲	۱۲۸	وینا - ہما	۵۶	۱۰۷	میتھی
۵۲	۱۲۹	گگہ - گریما	۵۶	۱۰۸	دھونی
۵۲	۱۳۰	پراپی	۵۶	۱۰۹	بستی
۵۳	۱۳۱	پراکیہ	۵۶	۱۱۰	نچ گرم
۵۳	۱۳۲	دستویہ	۵۶	۱۱۱	نولی
۵۳	۱۳۳	اسنود	۵۶	۱۱۲	ترڈمک
۵۴		باب پنجم بڑے و سرک انشا نگ یوگ بڑے یوگ کی پانچوں سے وقت	۵۶	۱۱۳	پانچ دس
۵۴			۵۷	۱۱۴	کھچری مد
۵۴	۱۳۴		۵۸	۱۱۵	جھوچری
۵۴	۱۳۵		۵۸	۱۱۶	چاچری
۵۵	۱۳۶	مدراج	۵۸	۱۱۷	اگوچری
۵۵	۱۳۷	سمک دشی	۵۹	۱۱۸	امنی
۵۵	۱۳۸	سمک سنگاپ	۵۹	۱۱۹	کھٹ پکر
۵۵	۱۳۹	سمک واک	۵۰	۱۲۰	بندہ
۵۵	۱۴۰	سمک کرانت	۵۰	۱۲۱	مول بندہ
۵۵	۱۴۱	سمک آجیو	۵۰	۱۲۲	جلد ہر بندہ
۵۶	۱۴۲	سمک وایام	۵۰	۱۲۳	ادویان بندہ
۵۶	۱۴۳	سمک سمرتی	۵۰	۱۲۴	ہا بندہ
۵۶	۱۴۴	سمک سادھی	۵۲		باب چہارم سیدھی سختی
۵۶	۱۴۵		۵۲		

حیاجہ

صفحہ نمبر	پاگہ نمبر
۵۲	۱۲۶
۵۲	۱۲۷
۵۲	۱۲۸
۵۲	۱۲۹
۵۲	۱۳۰
۵۳	۱۳۱
۵۳	۱۳۲
۵۳	۱۳۳
۵۴	۱۳۴
۵۴	۱۳۵
۵۵	۱۳۶
۵۵	۱۳۷
۵۵	۱۳۸
۵۵	۱۳۹
۵۵	۱۴۰
۵۵	۱۴۱
۵۴	۱۴۲
۵۴	۱۴۳
۵۴	۱۴۴

مندرجہ ذیل صفحات میں جو بڑی محبت کیساتھ نذرِ حاضرین کئے
 جانے ہیں یوگ فلاسفی کا مختصر مگر بالتوضیح ذکر ہے۔ میں نے
 اس مضمون کے بیشتر سائے دیکھے ہیں مگر اسنوس ہے اُن میں سے
 کتر ایسے نظر آئے جن میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس دقیق
 اور عملی سبجکٹ پر بحث ہو۔ برخلاف اور فلاسفیوں کے یوگ بالکل عملی
 فلسفہ ہے۔ اس علم کے شائقین کو محض زبانی جمعِ شرح و مہمولى بحث و
 مباحثہ سے مطلق فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسا شخص ہمیشہ اپنے اصلی
 مطلب سے کہیں دور جا پڑتا ہے یہ تو واقعی ”آؤ اور دیکھو“ یا ”آگے
 ”رکو اور دیکھو“ کا معاملہ ہے۔ جب تک اسکی مغز ہدایات پر کاربند
 ہو کر غلامِ آئندہ نہ کیا جائے۔ ہر قسم کی اور کوشش لاجل اور بیود ہونی
 ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یوگ کے متعلق یہ مقابلہ اور علوم کے کتر
 سائے لکھے گئے ہیں۔ جہاں کہیں مقدس نوشتوں میں یوگ کا

(آؤ اور دیکھو کا سائے) (یوگ علمِ فلسفہ ہے۔)

ذکر آیا ہو وہاں ہمیشہ یوگی کے پاس جا کر شغل سیکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور فلاسفیوں میں سچت۔ دسیں و محبت کی بہت گنجائش ہے مگر یوگ میں نہیں۔ ہاں باریک بین طالبین کے لئے بعض بعض خاص باتوں میں استفسار کرنے اور اذیت حاصل کر لینی ضرورت پڑتی ہے۔ اسوجہ سے بطور مددگار اس قسم کی مختصر تالیفات کسی قدر کارآمد ہو سکتی ہیں۔

جسوقت کہ ثابتی نے اپنی طبیعت کو معمولی تحقیقات سے ہٹا دیا اور سکھلانیوئے کی باتوں میں اعتقاد ہو گیا فوراً عمل کرنا شروع کر دینا چاہئے۔ جیسی جیسی کہ من کی گڑبٹ اور ترقی ہوتی جائیگی اسی قدر یوگ کی فضیلت و بزرگی کا اثر اور اپنی روحانی ترقی کا عیم ہوتا جائیگا۔

یوگ کرنے سے قدرتی طور پر انسان میں ایک قسم کی عجیب و غریب طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جو دنیا میں ارد گرد خیر و شر پہیلانے میں بہ آسانی کامیاب ہو سکتی ہے۔ اسلئے دنیا پر شانتی کے ساتھ شغل کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ یوگ سیکھنے والے کی اخلاقی حالت کا پورا ایشودھا کر لیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے اپنے سکھلانیوئے کی غرض و مقصد کی پوری تمیز کر سکے۔ بطور نیم حکیم خطرہ ہاں کی مصلحت اور دنیاوی

معدلات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اُن طرح لوگ کی نسبت بھی سمجھنا چاہئے۔ جنہی لوگ میں تمام کمال کو وہ کی ہدایت کی پابندی نہیں کی وہ واقعی اپنے اردو سرد کے لئے کچھ غرضتہ کے واسطے ضرورہ کا باعث ہو جاسکتا ہے۔ انہی کیلئے اس علم اور اُنکے جریات اور فوٹاتک کی فہم اُس وقت تک منوع ہے جب تک کہ آموز گاریں اُن کے پس منظر سے یقینی آثار۔ دینداری کے علما۔ اور صحیح عقلی کے نشانات نظر نہ آتے۔

لوگ کی مختلف قسمیں ہیں۔ بعض اہم اول کو راج لوگ اور ہٹ لوگ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بود و ست داروں میں اس کے متعلق بہ کثرت سے موجود ہیں۔ اور اُن کے نام بھی مختلف ہیں۔ ناہنک صاحب نے اپنے طریقہ لوگ کو سب لوگ نام رکھا۔ کیونکہ یہ اور زمانہ حال کے اعلیٰ درجہ کے مترادف مولیٰ کامل مشہور ہوتا ہے۔ شاگ رام صاحب بہادر نے اپنے عمل کو مہر تہ بند لوگ کے خطاب سے موسوم کیا ہے۔ لوگ طرح طرح کے ہیں اور علما نے سب کو راج۔ دہ۔ میں اُن کی طرح علی اور طریقہ شل کے لحاظ سے شامل کر دیا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں میں نے صرف اُن طریقوں پر بحث کیا ہے جو عام ہیں۔ مگر
جن کا ہر فعل لوگ شہرہ و غیرہ تالیفات میں ذکر ہے۔ باقی ان لوگوں کا حال
میں کسی قدر بحث کرتا ہوں کہ یہ حضرات تمام بشر و فرشتہ و مہرے و غیرہ میں
صانع کون ہیں۔ اس رسالہ کو پڑھ کر میں اپنے ایک نادر و نایاب نصیب محقق
ڈاکٹر مین سی۔ پال صاحب سے مدد لی تھی۔ جو میرے ہر مان کی جیسی مدد
میں نے کیا۔ ان تمام باتوں نے مجھے سو فیصد سہاٹی سے نئے شائع کیا گیا ہے۔

کہتے وقت اتفاق سے سوانہ سوگن چند مہاراج بانی سانی مشرق گجرات کا
سالہ سادہ حال دہرم ہاتھ آگیا۔ گو اس میں بھی لوگ کا ذکر کمتر ہے۔ مگر انکی عبارت
اس قدر سہل میریو نفہم اور مطلب خیر نہی کہ میں نے اسی کو جا بجا اہمال کرنا ضروری سمجھا۔
اگرنا ظہین نے اس کے مطالعہ سے اپنے مکتوبات کی سہولت دینے میں کامیابی حاصل
کی اور یوگ دیا سیکھنے کی جانب متوجہ ہوئے تو میں اپنی ہی شکور سمجھوں گا۔
قبل اس کے کہ میں اس دیباچہ کو ختم کر دوں مجھ کو اس کے لکھنے کی ضرورت کو ظاہر
کر دینا معلوم ہوتا ہے۔ میں افسوس سے دیکھتا ہوں کہ اب عوام کی دلچسپی
قدیم آریہ فلاسفوں کی طرف سے کمتر ہوتی جاتی ہے۔ اس کے ظاہر انکی سبب میں
اول تو یہ کتابیں سنکرت میں ہیں۔ دوم انکی عبارت اس قدر مختصر اور سہل ہے
کہ معمولی سنکرت دان تو درکنار چھوٹی چھوٹی عالم تک سمجھ کر کا دھوے نہیں کر سکتے۔ سوم
انکی تفاسیر وغیرہ کا یہی ہیٹل ہے۔ وہ ہی محتاج شرح ہیں۔ چارم یہ کہ ان میں آجکل
کی روجہ زبان میں باتا عدہ سہل طور پر نہیں لکھی گئیں۔ اور اگر کسی نے ہمت بھی
کی تو عامل اور غلط ہونے سے اکثر مطلب کو ضبط کر دیا ہے۔ اور پڑھنی دے کو
معنی کا پورا علم نہیں ہوتا۔ پانچویں انکی قیمت اس قدر زیادہ ہے کہ ہر کس کو ناکس خریدنے
سے مجموعہ ہے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ہندو فلسفیوں کے مختلف دھرموں کے
جوہر کو بہت آسان اور سہل الفہم عبارت میں لکھ کر تالیفین کی خدمت میں منظر کر دوں
میں حتی الامکان ایسی کوشش کر دوں گا۔ کہ میری تالیفات کے پڑھنے والے
ضرور اس فلسفہ کے مقصد کو بہ آسانی سمجھ سکیں۔ اور اگر شوق ہو تو انکی مدد سے

بڑی بڑی کتابوں کے پڑھنے کی ہمت کریں۔ جو صاحب اس رسالہ کو جو بحث لکھا گیا ہے پڑھیں گے۔ تو میرے اس مقالے میں کچھ نہ کچھ صداقت پادیں گے۔

یہ لیگ فلاسفی کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں میں نے صرف عملی شہنوں کی طرف دھیان دیا ہے۔ دوسرے حصہ میں اُس پر نظری پہلو سے بحث کی جاوے گی۔

ایسے بعد اب میں جو سامنے آتے ہیں لوگ۔ حیل ہونگے۔
(۲) دیدانت فلاسفی۔

(۳) سائنس فلاسفی۔ (تیار ہو کر شائع ہوگئی)

(۴) بدھ دھرم فلاسفی (تیار ہو کر شائع ہوگئی)

(۵) نیاء وولیشنک فلاسفی۔

(۶) سنت مت فلاسفی۔

(۷) اپنیٹ سارینی اپ تھ ذکی فلاسفی۔

(۸) ناستک فلاسفی۔

(۹) روز بعد از مرگ۔

(۱۰) درشن سار۔ کہٹ درشن کا فلسفہ۔ (تیار ہو کر شائع ہوگئی)

وغیرہ وغیرہ وغیرہ
میری کوشش ہمیشہ یہی ہوگی کہ اُن کے مطالب کو انہیں کی

سے ادا کروں۔ بہ ایس خیال کسی فلاسفی کے ضعف و سقم سے ٹھیکہ خور نہ ہوگی۔ نہ یکشات کا اظہار کیا جائے گا۔ ناظرین ان کو پڑھ کر خود نتیجہ اخذ کر سکیں گے۔

اپنے لوگ فلاسفی کے پڑھنے والوں سے التجاہت کہ اس سلسلہ کے پرچار سے عوام میں شبیوں کے خیالات کی اشاعت کریں۔

اس سلسلہ کے ختم ہونے کے بعد بشرط ممکن میں یوروپ کے مختلف فلسفیوں کے محفل بھی اسی محل کے بموجب لکھنے کا ارادہ رکھنا ہوں۔ ایسور راست لادے ۱۰

ادم شامیتہ۔ شامیتہ۔ شامیتہ

من تمام بریلی *

شیو برت لال ورمن

لوگ فلاسفی

باب اول

لوگ کی نسبت رائیں
 بعض لوگوں کے متعلق لوگوں کی مختلف رائیں ہیں
 بعض اسکو دماغی قوتوں کا ایک مرکز پر
 قائم ہونا مانتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں وہ ایک طرح کی
 خاموشی کی عبادت ہے۔ بعض لوگ سانس روکنے کو یوگ کہتے
 ہیں۔ اور بہت سے آدمیوں کے خیال میں روح کا پرمانہ سے
 بنایا یا اتصال ہونا یوگ ہے۔

۱۔
 مگر دراصل یہ سب لوگ کسی نہ کسی طرح کی غلطی پر ہیں۔
 ۲۔
 یوگ دراصل حقیقت کی دریافت کے لئے
 یوگ کی تعریف ہے اور مہرشی پانتھلی نے جو یوگ پریشن کے
 مصنف ہیں اور جنکی رائے اس معاملہ میں زیادہ مستند اور

۱۔ من۔ کہ تنگ یا بھاو (۳) قرار

قابلِ وقت ہے۔ اسی طرح پر اسکو تعریف کی جٹ۔

دوسرے لفظوں میں جوگ بہیاس اس دہنوں

شریف مزید

اسکی مشق کو کہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ من کی دیتاں

رکتے رکتے اور سیکپ کے کلپ کم ہوتے ہوئے من ہنایت

پاک۔ صاف اور طاقتور ہو جاتا ہے اور اس میں آپ ہی

آپ سچائی کا انہو اور گیان پیدا ہونے لگتا ہے۔

جس وقت من کی ایسی حالت ہو جاتی ہے اس

لوگ کی عرض
نتیجہ

وقت ان ہر قسم کے معاملات اور علی الخصوص

روحانی باتوں پر غور کرنے اور سمجھنے کے قابل

بجاتا ہے اور ذرہ ذرہ توجہ کرنے سے قدرت کے اسرار مخفی ہوجاتی

کا انہو اور اپنی اصلیت کا گیان ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اور

پھر رفتہ رفتہ آسانی اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ جسکی

یوگیوں کو تمنا ہوتی ہے۔ جسکو رشیوں نے اپنی زندگی

کا اصلی مقصد سمجھا ہے۔ اور ہر دور دنیا کے فیلسوف۔ علماء حکما

برابر بحث اور غور کرتے آئے ہیں۔

۵

دو قسم کی سوادھی من کی یہ حالت سوادھی کے وقت میں ہوتی ہے

دو قسم کی سوادھی

لے شل۔ ریافت کے خیالی ترنگ۔ اگیان۔ اندازہ۔ سمجھ

۴
 انکی دو قسمیں ہیں۔ سولکپ سادھی اور نردولکپ سادھی
 سولکپ سادھی میں کسی نہ کسی طرح کا دلکپ موجود رہتا ہے
 نردولکپ سادھی اس کے برعکس ہے۔ اُس میں یہ بات نہیں
 رہتی بلکہ ہر قسم کے خیالات دوسہ ہو کر محویت عین کا عالم ہو جاتا ہے
 اور یوگی علم الیقین وغیرہ کے درجوں سے گذر کر عین الیقین کے
 درجہ کو پہنچ جاتا ہے ..

بعض انسانی طبائع قدرتی طور پر ادھی
کی حالت حاصل کرنے کے قابل ہوتے

ہیں۔ بعضوں کو یوگ کے محنت شاقہ اور کامل یانستہ کرنے کے
کے یہ یہ بات نصیب ہوتی ہے۔ اول الذکر کو سہاہت چت
اور ابی الذکر کو دہیت چت کہتے ہیں۔

سماہت چت کا کشن

کے قابل ہوتے ہیں۔ بلکہ اسکی سمجھ بھی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے
ہر بات کی تہ کو پہونچنا اور غور کر کے صحیح مطلب ظاہر کرنا انکے
واسطے آسان بات نہ ہوتی ہے اور وہ مقابلہ اور انساؤں کے
روحانی مضامین کو زیادہ اور صحیح سمجھ سکتے ہیں۔

وہیت چت کا لکھن (وہیت چت دے اے اے برعکس ہوتے)

میں۔ جن میں سے بعض تو اپنے آپکار کے موافق یوگا بھیاس
وغیرہ کو کے اپنی تمیز بڑھا سکتے ہیں اور سما دھی کرنے پر بھی
قادر ہوتے ہیں اور بعض بالکل ناقابل ہوتے ہیں۔

یوگ کے ادھکاری چار قسم کے ہیں۔

چاقو کے اوپر

اتم ادھکاری اتم ادھکاری وہ ہے جس کے کرم و سنگار دونوں
اپنے ہوں۔ اُسکو عالم باعمل مہاتماؤں کے پاس جا کر
وترک یعنی بحث مباحثہ کرنا چاہئے۔ سو کلپ سادھی کی یہ
پہلی منزل ہے۔ پھر ایکانت میں بیٹھ کر اُس بحث کے متعلق غور
و فکر کرنا چاہئے۔ یہ دوسری منزل ہے۔ جب دِچار میں سرور
داند آئے لگے تو تیسری منزل۔ اور جب عقل سلیم ساتھ تو کب بدھی
کے ذریعہ آند کے چتر آتما تک رسائی ہونے لگے تو چوتھی
منزل سمجھنا چاہئے۔

44

سیرگیت و سیرگیت لوگ

(۳) دیانت - ثابت، مستحق - دینا مکتوبوں کا شروع کرنے سے منہ۔
(۴) ذھیاسن (ج) روح۔

شدھی حاصل ہو کر اخیر میں یوگ سیکھنے کے قابل ہو جائے
چاہئے کہ پڑانا کو ہر جگہ حاضر دانا طرہ سمجھ کر بُرے کام سے
دُڑتا رہے اور سادھوؤں کی سیوا سے سنکار شدہ بناتا
رہے۔

۱۴

اس کے خیالات اور کرم بہت خراب ہوتے
اتینت کشت ادھکاری

ہیں اور اُن میں اس قدر گہرا تعلق اور مودہ
ہوتا ہے کہ چوڑنے کی خواہش دہمت تک نہیں ہوتی۔ مگر
چونکہ یوگا بہیاس کا بھی شوق من میں رہتا ہے۔ اسوجہ سے
ادھکاری سمجھا جاتا ہے۔ اسکو بھی الینور کے خوف۔ سادھو سوا
خیرات وغیرہ کا ہر وقت خیال دل میں بسانا چاہئے۔ ۱۵

یوگ بہیاس کا ادھکار ہر شخص کو ہے
مرد و عورت کے سوا ہی حقوق

چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہر شخص اپنے
ادھکار یعنی لیاقت کے درجے سمجھ کر سادھن شروع کر سکتا ہے
جلد یادیر میں کامیابی حاصل کرنا محض اُس کے شوق کی تیزی
اور سنسکا۔ پر موقوف ہے۔ اس بات کا اندازہ کرنا کہ کون کون

سہ پکی کے نسبت سہ پاک سہ ہرم سہ تحقیق
انہی سہ تہ حق

پس درجہ کا ادھکاری ہے یا تو عجز کرنے سے خود سمجھ
 چیکا یا کسی نیکیش لائق ابھاسی سے دریافت کر کے اپنے
 عمل اور شغل کا سلسلہ شروع کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس
 قابلیت کا ادھکاری ہے۔ اسی طرح درجہ بدرجہ جلد یا دیر
 میں اسکی محنت کا نتیجہ ظاہر ہوگا اور لائق ابھاسی یہ بھی
 ہایت کر سیکے گا کہ کتنی عرصہ تک اسکو خاص ابھاس میں
 متوجہ و مصروف ہونا چاہئے۔ ۱۶

چونکہ انسان کے جذبہ خیالات و افعال کا نقش
 پابندیاں من پر پڑ کر اچھے یا بُرے اثر ہر وقت پیدا ہوتے
 رہتے ہیں۔ اس لئے ابھاسی کو ہمیشہ نیک صحبت میں رہنا چاہئے
 پوربک اپنے وقت کو تقسیم کر کے اس میں مناسب بندیاں کرتے
 ہوئے سارے کام کو عمدگی سے وقت مقررہ پر کرنے کی
 کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ۱۷

ہر ایک کام کو اوقات مقررہ پر کرنے سے
 وقت کی پابندی اول تو وہ کام اچھی طرح انجام پاتے ہیں اور
 دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ من میں کسی وقت میں سوائے اس

بے تعصب شغل سے غور کے بعد ۱۸

کام کے خیالات کے جو اُس وقت کے لئے مقرر ہے اور دوسرے خیالات کا حمد نہیں ہوتا اور یوگ کے سادھن میں بہت بڑی ملتی ہے جو یوگ کامل طور پر یوگ کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کے لئے رہنمائی بنائے ابھارت جگہ میں رہنے کا انتظام ہونا چاہئے جہاں کسی طرح کے خلل - شور و شتاب کا خوف نہ ہو۔ مقام اچھی طرح محفوظ ہو۔ اور حتیٰ الامکان کُل موسموں کی حالت قریب قریب یکساں رہے۔ گرمی و سردی کی کمی بیشی - ہوا کا زیادہ گزر - رشتی اور آواز کی زیادتی اکثر یوگیوں کے لئے خوف و خطر ہے کاسا مان پیدا کر دیتے ہیں۔ انہیں سب خیالات سے یوگی پیاروں کی گویاؤں میں بعد و باش رکھتی ہیں۔

۱۹

یوگیوں کے بستر وغیرہ کے سامان میں کو سا گھاس سامان بستر وغیرہ روٹی - اور بیہڑ کی عوں کا کپڑا نہایت موزن اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔

حتیٰ الامکان غذا ہلکی اور ہلکیم ہو۔ خوراک کا بھی خیال و قول و فعل پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے جتنی ہی غذا لطیف ہوگی اتنے ہی فائدہ ہوگا۔ رشتیوں کی غذا اعلیٰ اہم

لے تہنہائی - رخصت - کہ پیار کاٹ کر کوٹھڑیاں بنالیتے ہیں۔

چاول۔ گہوں۔ جو۔ مونگ۔ دودھ۔ شکر۔ تھپ۔ گھی۔ کہن
 وغیرہ ہے۔ نمک بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔ حتی الامکان اس سے
 پرہیز ہونا چاہئے۔ کرٹھی۔ کیسلی۔ کبھی چیزیں نقصان پہنچانے
 والی تصور کی جاتی ہیں۔ گوشت۔ چھپی۔ شراب۔ تیل۔ رومی۔ پیاز
 بہن اور گاجر منوعات سے ہیں۔ ان کے استعمال سے ان کے
 کے اخلاتی۔ نامہبی اور دماغی قوتوں میں صنف پیدا ہوتا ہے
 عام طور پر چاول۔ جو۔ گہوں مرغوب غذا ہیں۔ غذا کے معاملہ
 میں اس بات کا ہمیشہ لحاظ رکھو کہ کتنا توک ہو۔ تھپ۔ کچی۔ شری
 جوئی۔ وبار۔ چیر سے قطعی لذت رہے

یوگی کو ہمیشہ آہستہ اور کم بولنے کی ہدایت کی جاتی ہے
 اور اگر اس معاملہ میں ذرا بھی اعتدال کی حد سے
 گزرنے کا خوف ہو تو سمون ورت اختیار کرنا چاہئے۔
 دماغی کام جوگ کے سادہن میں مددگار ہوتے
 ہیں۔ مگر اس سے یہ مطلقاً غرض نہیں ہے کہ
 زیادہ دماغی کام کیا جائے۔ اس قسم کے کام بھی کمی اعتدال
 اور وقت وغیرہ کی پابندی کے لحاظ سے کئے جائیں۔ جہاں تغل

لے لطیف لے خاموشی کی ریاضت :-

بتروک رہیں۔ کٹو کٹو اُن سے تھکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور۔
زیادہ سانس لینے کا ڈر رہتا ہے

۴۳

پانی

زیادہ پانی پینے والے زیادہ سانس لیتے ہیں۔ کم
پانی پینے والوں میں پہلے بات نہیں ہوتی۔ یوگی کو
پانی کا استعمال کمی کے ساتھ ہو۔ اور پانی ہمیشہ سرد رہے
اسکی وجہ سے صحت میں خلل نہ پیدا ہوگا۔

روزہ

روزہ کنبہ سے دیان میں مدد ملتی ہے۔ طبیعت
خود بخود بلا تردد یکسوئی کی جانب مائل ہوتی
ہے۔ اس سے اکثر روزہ داری کی ہدایت کیجاتی ہے۔ اس سے
سانس لینے میں بھی کمی رہتی ہے اور تندرستی و درازی
عمر نصیب ہوتی ہے۔ مگر جیسے یوگیوں کی ہر بات میں اعتدال
و وقت کی پابندی کا لحاظ رہتا ہے اس میں بھی ہونا چاہیو۔

نیند

یوگی کے استغراق کی حالت کو فطری سے اکثر نیند سمجھ
لیا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ یوگ دیہیاس کرنے سے
ابتداء میں نیند کی سی حالت خود بخود پیدا ہونے لگتی ہے
مگر دراصل یہ چیت کی یکسوئی کی حالت ہے۔ عام طور پر انسان کی
نیند کا وقت وسیع و مقرر ہے۔ اس سے زیادہ یا کم سونے
میں صحت میں خلل آنا خوف رہتا ہے۔ مگر یوگیوں کی یکسوئی کی

حالت کے لئے اس صم کے وقت وسیعہ کی پابندی کا
 خون نہیں ہے۔ اگر ابھی اس بات کا خدشہ پیدا
 ہو کہ ابتداء شغل میں اسکو میند آجایا کرتی ہے تو ذرا ہوشیاری
 سے شغل کرے۔ چند روز کی مشاقی اسکو آپ آگاہ کر دے گی
 کہ جو حالت اسکو نصیب ہو رہی ہے۔ دراصل معمولی میند نہیں ہے۔ ۴۶
 میند کی حالت میں بھی جسمانی حرارت میں فرق آجاتا ہے۔ نبض
 کی رفتار میں کمی آجاتی ہے۔ اور گہری میند میں تو اور بھی کمی
 رہتی ہے۔ یوگیوں کی سہاویہی کی حالت میں نبض اور سانس
 دونوں بند ہو جاتے ہیں۔ ابتداء میں جو ابھی اس کیا جاتا ہے
 وہ ضرور وقت مقررہ کے محافظ سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ آگے چلکر
 ذکر کیا جائے گا۔ مگر اس سے غرض صرف یہ ہے کہ ابھی اس کو
 سہاویہی کی حالت حاصل کرنے کے لئے قادی تیار کیا جائے ۴۷
 یوگی علی العموم رات کو دوسرے کام کاج کرتے
 یوگیوں کے رات و دن میں۔ دن کو بالکل تنہا دیکھ رہا پسند
 کرتے ہیں۔ ان کے عادات والہوار ظاہر اچھول دکاہلوں کی
 طرح ہوتے ہیں۔ ۴۸

یوگ ابھی اس کرنے کا سب سے
 یوگ ابھی اس کرنے کا اچھا وقت چند ہے

برس سے پینتالیس برس کی عمر تک ہے۔ مگر اس قسم کے یوگ
 ہمیشہ عجیب ہوتے ہیں اور کبھی سے کم کبھی تیس یا پچاس
 کر اسے یا کرنے پر زور نہیں دیا۔ تاہم جس شخص نے روکے ہیں
 برہمچریہ سیمون کیا ہو اور جوانی میں اسے ہوگ میں شینیت
 لپٹ نہ ہو ہو یا پوری لگن رکھا ہو وہ سب اسے پینتالیس
 برس کے ستر برس کی عمر تک بھی یوگ سادھن کر کے پورا
 فائدہ اٹھا سکتا ہے مگر یاد رہے یہ بات صرف راج یوگ کے
 بارہ میں کہی جا رہی ہے۔

۲۹

یوگ کے طریقے
 اس قدر یوگ کے لوازمات بیان کرنے کے بعد
 اب ہم اس کے طریقہ و فنون کی ترکیب کے بالاختصار
 تذکرہ کرتے ہیں۔

۳۰

یوگ کی قسم
 پانچویں نے اپنی لائانی کتاب یوگ شاستر میں
 ششمانگ یوگ کے سلسلہ میں چار قسم کے یوگ کا
 تذکرہ کر دیا ہے مگر عام سکورا ج یوگ کہتے ہیں۔ اس میں
 کی دو قسمیں ہیں۔ ایک راج یوگ - دوسرا یوگ

۳۱

۳۲ کہن سور ۳۳ دیکھو ہنر ۳۴ لذت نفانی ۳۵ غایت درجہ
 ۳۶ گرفتار ۳۷ شوق ۳۸ ہنسنگنا

باب دوم

راج یوگ کا بیان اور اسکے عمل کا طریقہ

راج یوگ میں آہٹہ درجہ ہوتے ہیں ایک
 درجہ سے ابتداء کرتے ہوئے اہیاسی اسیر
 منزل پر پہنچ کر تب پورا یوگی کہلاتا ہے وہ آہٹہ درجہ جب

ذیل ہیں :-
 ۱۔ یوگ - ۲۔ نیم - ۳۔ آسن - ۴۔ پرائام - ۵۔ پرتیار
 ۶۔ دھارنا - ۷۔ دھیان - ۸۔ سادھی - ۹۔

لفظ نیم نیم کے معنی رکھنے کے ہیں۔ اس کا اندری
 اور من کے بیچ کرنے سے مراد ہے۔ جو خداتی
 اصول کی تقسیم ان دو لفظوں میں شامل ہے۔ یہ یوگ کی تہذیب
 منزل ہے۔ جب چال و چلن کی درستگی۔ تہذیب و اخلاق کی
 تکمیل ہو لیتی ہے تب قدیم زمانہ میں یوگ کی دوسری منزل
 کی تقسیم دیجاتی تھی۔

۱۰۔ یکم - کے پانچ ہندو متی اصول مسبب ہیں :-

۱۔ ہنسنا۔ سٹ۔ سٹ۔ برکھ جریہ۔ ۲۔ ہنسنا۔ گروہ۔ ۳۴۔
 ۱۔ ہنسنا۔ سٹ۔ سٹ۔ برکھ جریہ۔ ۲۔ ہنسنا۔ گروہ۔ ۳۴۔
 ۱۔ ہنسنا۔ سٹ۔ سٹ۔ برکھ جریہ۔ ۲۔ ہنسنا۔ گروہ۔ ۳۴۔

یہ ہنسنا اکیس قسم کی مانی گئی ہے۔ مگر اُن کے تعلق عقل و
 تمیز سے بہت کچھ ہے۔ مثلاً اگر غولی آدمی کو پہانسی دیجئے
 یا اپنی حفاظت یا ملک کے فائدہ کے واسطے کسی کی جان تک
 بھی بے یجائے تو وہ ہنسنا نہیں دے۔ ہنسنا یعنی دیا ایک
 روحانی صفت ہے۔ جب ہر وقت اسکو عمدہ طبع برتا جائے
 تو کسی جیو سے تکلیف نہیں پہنچتی۔ انسان کا ودیوت جو
 ہر وقت جسم سے نکلتا رہتا ہے اُس میں انسان کے خیالات کا اثر
 آجاتا ہے۔ رحمدل آدمی کا ودیوت جہاں تک اُس کا اثر پہنچتا
 دوسرے جیوؤں کو بھی رحیم بنا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مہاتماؤں
 کو شیر و سانپ سے مقابلہ ہونے پر بھی اُنکو کسی قسم کا گزند نہیں
 پہنچتا۔ سب یہ ہے کہ اُنکی ودیوت کے اثر سے وہ جانور بھی
 رحم کی صفت سے موصوف ہو جاتے ہیں۔ ۳۴۔

۱۔ ہنسنا۔ سٹ۔ سٹ۔ برکھ جریہ۔ ۲۔ ہنسنا۔ گروہ۔ ۳۴۔

۱۔ ہنسنا۔ سٹ۔ سٹ۔ برکھ جریہ۔ ۲۔ ہنسنا۔ گروہ۔ ۳۴۔

۱۔ ہنسنا۔ سٹ۔ سٹ۔ برکھ جریہ۔ ۲۔ ہنسنا۔ گروہ۔ ۳۴۔

دستکار ہو۔ اعلیٰ درجہ کاست یہ ہے کہ جیسا آئندہ ہونیوالا ہو۔ اُسکو بھی دیکھ کر کے دیکھ ہی کیوں نہ ہو بادی کا من صاف ہو کر ہمیں شوقِ نصیری کی صفت آجاتی ہے اور جو کام وہ

کرتا ہے۔ اچھی طرح کامیابی سے انجام دیتا ہے ۳۵

اسے اسے سے مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو اُس کے

مالک کی اجازت سے بغیر نہ لے دینے کا

دل میں ارادہ کرے۔ ایسی پرہیزگاری سے اُسکو ہر چیز ہمیشہ

آپ ہی آپ ملتی رہے گی۔

برہمچریہ سے مراد ویرہ کی رکت اور دتیا

برہمچریہ کا پڑھنا ہے۔ اُس کا پھل یہ ہے کہ شہ پر

آروگ اور تندرست رہے۔ اُس کو ہر چیز پر اپنا ہوتا رہتا ہے

اور جس کسی نے برہمچریہ کا اچھی طرح سے سادھن کیا ہے۔ وہ

پرکرمی۔ پورن رہتی اور بیج والا ہوتا ہے ۳۷

اپری گرہ کا ارتھ یہ ہے کہ باوجود سمرکت کے

اپری گرہ

۱۔ غور سے رات گفتر سے عہد سے بیج سے حفاظت سے جسم سے صحت

۲۔ عقل سے صاف سے صل سے ہر والا سے جود والا سے اقبال سے

۳۔ مطلب سے قدرت والا +

اسوجہ سے اکثر ہاتھ پاؤں نے سستو نقش کے ٹکڑے کو مٹا دیا
کے برابر کہا ہے۔

۴۱

تپیا

تپیا کہلاتا ہے۔ جسمانی جذبوں کے رکھنے کے
رہے فاقہ کشی یا پنج انگنی وغیرہ تپنے کو بھی تپ کہتے ہیں۔ تپ
کے ذریعہ دشت سنگیوں کا جج دگم ہو جانا کہا گیا ہے۔ ۴۲۔
سواد مہیا سے ان کتابوں کے پڑھنے یا دلہنے کے
طور پر ورد کرنے سے مراد ہے۔ جنگی ذریعہ سے
اپنی سستی معلوم ہو کر سستی خوشی حاصل ہو سکے۔ جو شخص عالم و
با علم ہیں وہ روحانی مضامین کی کتابیں پڑھیں۔ جو علوم سے
بے بہرہ ہیں وہ ہاتھ پاؤں کے ست سنگ سے فائدہ اٹھائیں۔
پرہیز کا نام جپین۔ ورمل انسان کے اندر رہنے بزم کا چشمہ
موجود ہے۔ مگر ایک تنگ و نا۔ ایک تنگی سے گزر کر اس
آجیات کے چشمہ پر پہنچنا ہوتا ہے۔ عالم آدمی علم کا چراغ بیکر
وہ راستہ آرام سے چلے کر سکتا ہے۔ گو چراغ کی روشنی میں
کئی دل بہنا نیوالی چیزیں دیکھنے کی وجہ سے ہل چلتے تک پہنچتے
سے محرومی رہ جاتی بھی ممکن ہے۔ اکثر ماں بڑائی اور آرام کے
کچیر میں پھنس جانے کا خوف ہوتا ہے۔ مگر ست سنگ کی

برکت و نام روپی لکڑی کے سہارے دوسرا شخص بطور اندازے
 کے ٹھیکتا ہوا آہستہ آہستہ چلا جاتا ہے۔ اور منزل پر پہنچنے
 پر دونوں کو ایک سا نایہ حاصل ہوتا ہے۔
 یوگ کے سادھنوں میں سوامیائے اعلیٰ درجہ کا مفید
 سادھن سمجھا گیا ہے۔

ایشور پرندھان کا مطلب یہ ہے کہ پرمانما کو
 اپنا مالک سمجھ کر اس کے سوا کسی پر بھروسہ
 نہ کرنا۔

یوگ کے لئے آسن ضروری چیز ہے۔ آسنوں کی
 مختلف قسمیں ہیں۔ ان میں سے زیادہ مفید
 دلپسند سدا آسن و پدم آسن ہیں۔ سدا آسن
 کو بے اعموم زیادہ تر ترجیح دی جاتی ہے۔ پاتنجلی کہتے ہیں
 کہ جس نشست سے عرصہ تک آدمی بیٹھا ہے اس میں ہی آرام
 محسوس ہونے لگتا ہے۔ جس قدر آسن درڑھ ہوتا ہے اسی قدر
 یوگ سادھن میں سہولت ہوتی ہے۔

سدا آسن یا پدم آسن کی مشقی سے
 آسن اور نایہ کئی قسم کی بیماریوں سے سخت ہو جاتی ہے
 اور تندرستی رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اور تندرستی کی حالت ہی

۴۷ علی ہوم اپنی سہتی ہے۔

سیدہ آسن کی مشق اس طرح کی جاتی ہے :- بائیں

سیدہ آسن کی ترکیب

پائوں کو موڑ کر اسکی ایڑی کو انڈ کوئس کے اد پیسوں پر رکھ کر چار زانو یعنی پالتی مار کر بیٹھ اور اوپر کے سارے بدن کو تٹا ہوا رکھو۔۔۔۔۔

۴۸ پدم آسن کی ترکیب یہ ہے :- ” بائیں پائوں

پدم آسن کی ترکیب

کو داہنی جا نگہ (ران) پر اور داہنی پائوں کو بائیں جا نگہ پر رکھو۔ داہنی ہاتھ سے داہنے پائوں کے انگوٹھے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں پائوں کے انگوٹھے کو پکڑو۔

۴۹

سیدہ آسن ویدم آسن پر بیٹھنے سے طبیعت کو بھسوی ہوتی ہے۔ پھیلتا دور ہو جاتی ہے آسہ آسہ انکی مشقی بڑھانے سے انسان علی التواتر بہت دنوں تک ایک ہی نشست پر بیٹھا رہ سکتا ہو۔

۵۰

جس وقت کہ یوگی کو آسن پر سقد پرانا یام کا وقت و توفیق

پرانایام کا وقت و توفیق

مہارت ہو جائے کہ ایک آسن پر برابر تین گھنٹہ تک بیٹھا رہ سکے تب اسکو پرانا یام کرنا چاہئے یہ یوگ کی چوتھی منزل ہے سانس دکنی کا عمل پرانا یام کہلاتا

ہے۔

۵۱

اند رسانس کہنیچے کا وقفہ پورک باہر نکالنے
ریچک۔ پورک کبھک

کے وقفہ کا نام ریچک اور جس قدر عرصہ تک
سانس رد کی رہی۔ اسکو کبھک کہتے ہیں۔ یہ الفاظ ہندوؤں
کے مقدس نوشتوں میں عام ہیں۔ پورک کا مقصد اپان اور
ریچک کا پران کہلاتا ہے۔ کبھک کا وقفہ بڑھاتے ہوئے یوگی بہت
عرصہ تک بلا غور اپنی زندگی قائم رکھ سکتا ہے۔
۵۲ رشیوں کے کلام کے بموجب حرکات تنفس کے روکنے کے

پانچ درجے ہیں :-

۱۔ پرتیاہار۔ ۲۔ دھارنا۔ ۳۔ دھیان۔ ۴۔ سادھی۔
۵۳ مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح ہوگا کہ ہر درجہ میں یہ بھاؤ کبھک
کم سے کم کس قدر فرق ہوا کرتا ہے :-

نام عمل	انس اندر کہنیچے (ریچک کا وقفہ)	انس رد کرنے (پورک کا وقفہ)	انس خارج کرنا
پرتیاہار	۱۲ سکند	۳۲۴ سکند	۴۴ سکند
پرتیاہار	" "	۶۴۸	"
دھارنا	" "	۱۲۹۶	"
دھیان	" "	۲۵۹۲	"
سادھی	" "	۵۱۸۴	"

اعتدال کی سخت ضرورت

پرانایام کے لئے جیسا پہلے ذکر ہوا ہے اعتدال کی سخت ضرورت ہے جو شخص زیادہ کہا تاہی یا کم کہا تاہی وہ کبھی پرانایام نہیں کر سکتا۔ یہی کیفیت سونے چنے وغیرہ کی بھی سمجھنا چاہئے۔۔۔۔۔ ۵۵

پرانایام کر نیوالے کو

کیا ہونا چاہئے

یوگ کر نیوالے کو بالکل لشکام ہونا چاہئے یوگ سے اُسکی غرض پر ناتما کی بھکتی اور اپنے موکش کے سوا اور کچھ نہ ہونا چاہئے۔ دُنیا دی خواہشات اور خود غرضی کے خیالات سے دور ہو۔ من کی شدھی کی نگاہ سے خلوت پسند۔ کم سخن داوروں کے مسائل میں دخل در عقولات نہ کر نیوالا ہو۔ ۵۶

ابتدائی شکل

چارپل تک بائیں ہاتھ سے سانس کو اندر کی طرف روک رکھو تب آہستہ آہستہ دہنے نہتے سے بائیں میں اُسکو خارج کرو۔ تب پھر دہنے نہتے سے چارپل تک سانس کو اندر کی طرف ہمینچو اور بائیں تک روک رکھو تب بائیں میں بائیں نہتے سے خارج کرو۔ پھر کسی طرح بائیں نہتے سے شروع کرو۔ یہ عمل دن میں چار دفعہ

۱۔ نسخ الاعتقادی - ۲۔ مہندہ کعبہ وقفہ کا نام ہے۔

کرنا چاہیے۔ اور ہر دفعہ ۸ منٹ سے کم نہ ہو۔ اس ایسیاس کو
 تین مہینے تک برابر جاری رکھو۔ اس کے بعد پرانیام کے
 وقفہ کو بتدریج بڑھانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ
 مندرجہ ذیل ایسیاس کے کرنے کی قوت و قابلیت آجائے
 یعنی ۴ اپیل تک بائیں نختے سے سانس کو اندر کھینچو۔ ۵۵
 اپیل تک روک رکھو اور ۲۸ اپیل تک داہنے نختے سے خارج
 کرو۔ پھر داہنے نختے سے ۴ اپیل میں سانس اندر کھینچتے ہوئے
 ۵۵ اپیل تک روک کر بائیں نختے سے ۲۸ اپیل میں خارج کرو
 اور پھر ایک مرتبہ اور بائیں نختے سے شروع کرتے ہوئے
 ایسیاس کرو۔ اور علیٰ ہذا القیاس ۔ ۔ ۔ ۵۷

تین طرح کے پرانیام بعض لوگوں کی رائے کے بموجب پرانیام تین
 قسم کا ہوتا ہے۔ اہم۔ مہیم۔ اتم۔ ۵۸

اہم پرانیام اہم پرانیام سے جسم میں پسینہ نکلنے لگتا ہے۔
 اسکی ترکیب یہ ہے :-

بائیں نختے سے ۴ اپیل تک سانس اندر کھینچتے ہوئے ۱۱
 اپیل تک روک کر ۶ اپیل میں داہنے نختے سے خارج کرو۔ پھر
 یہی عمل داہنے نختے سے شروع کرو۔ اور علیٰ ہذا القیاس۔ ۵۹
 مہیم پرانیام مہیم پرانیام سے چہرہ کی رگوں میں حرکت پیدا

ہوتی ہے - طریقہ حسب ذیل ہے :-

۱۔ پہل تک میں بائیں نختے سے سانس اندر کھینچے ہوئے
پہل تک روک کر دائیں نختے سے اپیل میں خارج کر دو اور
دائیں نختے سے عمل کرو۔ دہوندا

۶۰

۲۔ اُتم پرانا یام میں پدم آسن پر بیٹھنے سے بھیسی
اُتم پرانا یام

۳۔ سطح زمین سے اوپر اٹھ آتا ہے۔ ترکیب حسب ذیل ہے۔
بائیں نختے سے پہل میں سانس اندر کھینچے ہوئے اس پہل
تک روک کر ۱۰ اپیل میں دائیں نختے سے خارج کر دو اور سبھی عمل
کو پھر دائیں نختے سے شروع کرو۔ دہلی ہذا

۶۰

۴۔ پرانا یام کے ساتھ اکثر یوگی آٹھ قسم کے
آٹھ قسم کے کبھک

کبھک کا بھی عمل کرتے ہیں :-

سوریہ بیدھی - ادھی - سیکاری - سیلی

۵۔ بہتر کیا - بھر مری - مور چہا - کیول

۶۱

۶۔ ان کبھکوں کے استعمال سے نت وچا
ان کبھکوں سے لا بھ

۷۔ کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔

۶۲

۸۔ علاوہ ان کے اور دو قسم کے عمل کو فردی
اور دو ضروری عمل

۹۔ سمجھا جاتا ہے۔ ان کو کھینچری مدرا

۱۰۔ اور مول بندہ کہتے ہیں۔

۶۳

*

کھچری مُدرا

کھچری مُدرا کے ابھاس میں زبان بڑھنا پڑتا ہے۔ پہلے زبان کو بیچ سے چیر کر دو کر دیتے ہیں جیسے سانپ کی زبان ہوتی ہے۔ اُن کو اپنے ماتھوں سے پکڑ کر ملنا اور باہر کھینچنا ہوتا ہے جس طرح ابھر دودھ دھتاتے۔ جب زبان اس عمل سے لبنی ہو جاتی ہے تو اس کے پردوں سے بہیتا لو کے دونوں سوراخ بند کر دیتے ہیں۔

۴۴

اس مُدرا کے عمل سے یوگی اپنی آنت اور پھیپھڑوں کو ہوا سے بھر لیتا ہے۔ وشریر کے کل سوراخوں کو روکی کے گالے یا موم سے بند کر کے پدم آسن پر بیٹھ کر تا لو کے سوراخوں کو زبان کے دونوں سرے سے بند کر لیتا ہے۔

۴۵

اس مُدرا کے عمل سے یوگی موت پر غالب ہو سکتا ہے۔ مُدرا کا فائدہ ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو شاعریا پیشین گوئی کر سکتا ہے۔ اسکی آتما شدہ ہو جاتی ہے۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل

مُدرا کا فائدہ

* مُدرا کی جھک۔ بند و غیرہ دراصل ہٹ یوگ کے ہوازی ہیں مگر چونکہ اکثر راج یوگی بھی یہ عمل کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں لکھ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

کے پوشیدہ اسرار سے واقفیت ہوتی ہے۔ بلا اسکے ایشور
میں محو ہونا مشکل ہے۔ اس دُرا کی وجہ سے اُسکی گرمی۔ دُری
دکھ سکھ۔ سب سے آزادی ہو جاتی ہے۔ اور پریم پُرش میں
لین ہو کر مہا آئندہ ہو گتا ہے۔

۶۶

اس دُرا کے عمل سے ہو کہہ۔ پیاس و نیند وغیرہ کی
کلیف پاس نہیں آتی۔ جو یوگی اس شغل کو جو بیس برس تک
کرتا ہے اُس کا لہو دودھ کی طرح ہو جاتا ہے اور اس کوزبان سے
امریت کی لذت پراپت ہوتی ہے

۶۷

مول بندھ کے شغل سے بڑھا شخص بھی جوان
ہو سکتا ہے۔ اُسکی ترکیب یہ ہے:

مول بندھ

پیم آسن پر بیٹھ کر گدّا کے سوراخ کو ردی کے گمانے سے
بند کر دو۔ داہنی نکتے سے سانس کو۔ اور اپنی ہڈی سینہ پر
کھینچو ہوئے اپنا منہ گھٹنوں سے لگا کر پیر کے انگوٹھوں کو
ہاتھوں سے پکڑ کر سانس کو روک دو۔ جب تھک جاؤ تو بائیں
نکتے سے سانس خارج کرو۔ اور پھر اسی طرح بائیں نکتے سے سانس
کھینچو ہوئے داہنی نکتے سے خارج کرو۔ یہ یوگی کا ایشور
استھان کہلاتا ہے۔

۶۸

سورہ بہیدی کبھک میں داہنی نکتے سے
سورہ بہیدی کبھک

سانس لیتی ہوئے پھر روکتی ہوئے بائیں نھٹنے سے خارج کرد
 این کبھک ہیں ہمیشہ داہنی نھٹنے سے سانس لیجانی ہے
 اور ٹھڈی کو سینہ سے لگائے ہوئے بائیں نھٹنے سے خارج
 کیجاتی ہے۔ اس کے لئے مخصوص آسن پدم اور کپھہ آسن
 ہیں۔ اس کر نسل سے جسم پر رزنگی کھڑے ہو جاتے ہیں او
 بہت سے مرض آپہنسی آپ دور ہو جاتے ہیں۔ ۶۹

کپھہ آسن پر بیٹھو۔ پہلے کبھک سے دونوں
 نھٹنوں کو صاف کرو۔ پھر دونوں منہتوں سے

سانس لو۔ ہوا سے معدہ دگلا بھر لو۔ پھر سانس روک
 رکھو۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ بائیں نھٹنے سے خارج کرد۔ ۷۱

سیٹکاری کبھک کی ترکیب یہ ہے۔
 سیٹکاری کبھک کی ترکیب
 دونوں منہتوں سے جُمہائی کے بعد

(گہری ویسی سانس لیکر) سانس کو خارج کرد۔ اور منہ سے
 سانس اندر کھینچو۔ اس طرح پر کہ دانت کی ہر دو قطار بھی
 مدگلا رہیں۔ اور سہی کسی آواز پیدا ہو۔ تب سانس کو روک
 رکھو۔ اور دونوں منہتوں سے خارج کرو۔ اس عمل سے
 جسم کا حسن اور قوت بڑھتی ہے۔ بہو کہہ۔ پیاس۔ سُستی
 اور نیند دور ہوتی ہے۔ ۷۲

سنبلی گجھک کی ترکیب

سنبلی گجھک کا مشعل اسطرح کیا جاتا ہے۔

زبان کی نوک کو عظیم ٹالو سے لگاؤ۔ زبان

اور تالہ سے سمبار سے سانس لو۔ پھر سانس روکو۔ اور

کل جیم کو ڈھیلوا کرتے ہوئے آہستہ آہستہ دونوں ٹھنوں سے

خارج کرو۔ ایک مہینہ متواتر اس گجھک کے کرنے سے یوگی

کو یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ اپنی شریر کے گزشتہ یا اگلی

عنایوں کے نتیجوں کو درست کر سکتا ہے۔ بخار سمی محفوظ رہتا ہے

بہت سی بیماریاں پاس نہیں آتیں۔ اپنی کھال سانپ کی طرح

اودھیر ٹکتا رہی۔ اور ہوا۔ پانی دغذا کی تکلیف کا تحمل ہو کر اپنا

وقت ایکانٹ اور بھگوت بھجن میں صرف کر سکتا ہے۔ ۳۳

جو یوگی۔ دودھ۔ گھسی۔ اور سو پانی پر زندگی بسر کرتا ہے صرف

وہی یہ گجھک کر سکتا ہے۔ اس گجھک سے ایکانٹ نو اس

وہ چار۔ کاشوق خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ اور روحانی مضامین سمجھنے

کی لیاقت آتی ہے۔ تین برس متواتر اس گجھک کے کرنے سے

وہ اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کر لیتا ہے۔ ۳۴

بہتر کیا گجھک

بہتر کیا گجھک پانچواں گجھک ہے۔ اس سے

بہتر کیا گجھک

بہتر کیا گجھک پیدا ہوتی ہے۔ اور آنتوں کی بیماری

دور ہوتی ہے۔ ۳۵

ترکیب | ترکیب یہ ہے :-

بایں پالوں دا ہتے جاگہ پر رکھو۔ گردن او پیچھو کو
سیدھی او۔ کڑمی کرو۔ ہاتھ کی پھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو
منہ بند کرو۔ اور دونوں ہتھوں سے زور زور سے سانس
خارج کرو۔ تب جلدی جلدی اُوقت تک سانس کو بند
کھینچے اور باہر نکالتے جاؤ۔ جب تک خوب تھک نہ جاؤ
تب داہنی ہتھ سے سانس لو۔ ہوا سے پیٹ بھر لو۔ سانس
روک رکھو۔ ناک کے سرے کو اپنی نگاہ کا مرکز بناؤ یعنی اُس پر
نگاہ جاؤ۔ تب بائیں ہتھ سے سانس خارج کرو۔ دوسری بار
بائیں ہتھ سے سانس لو۔ اور روک رکھنے کے بعد داہنی ہتھ سے
خارج کرو۔ آنتوں کو پیولا نے ہور زیادہ ہوا بھر لینے سے
یوگی موٹا اور پھر خارج کر دینی سے بڑا پتلا ہو سکتا ہے۔ اسی
طرح دھڑلکا اور بھاری بھی بن سکتا ہے۔ اس کبھک سے
بھی کھال اُدھیر سکتا ہے۔

بھرمی کبھک کی غرض یہ ہے کہ جلد جلد سانس
بھرمی کبھک

لینے سے حرارت حیوانی کی زیادتی پیدا کر کے اُد
چھ کم کر کے پسینہ خارج کیا جاوے۔ اور جب جسم کی حرارت

اعتدال کے درجہ پر آجائے تو جسم کرنا شروع کرے۔۔۔
 ترکیب | یوگی سیدہ آسن پر ٹھیکر دونوں ہتھوں سے آہستہ
 آہستہ حرکات تنفس کرے۔ تھوڑی دیر ان کو بڑھاتا
 جائے یہاں تک کہ پسینہ میں ترتیر ہو جائے۔ تب دونوں
 ہتھوں سے سانس اندر کھینچ کر روک لے۔ بعد ازاں آہستہ
 آہستہ خارج کرے۔

۷۸

مورچھا کبھک سے محویت با استغراق جلی طاری
 ہوتا ہے۔

ترکیب | سیدہ آسن پر ٹھیکر سانس اس طریقہ سے لیا
 جاتا ہے کہ پانی برسنے کی جگہ شبہ پرگٹ ہونے
 لگتا ہے۔ تب ہڈی کو سینہ پر رکھ کر سانس کو بیوشی
 کے خیال میں روکا آدرا خارج کیا جاتا ہے۔ اگر بیوشی کی حالت
 طاری ہوگئی تو سمجھو کہ کبھک میں کامیابی ہوئی۔ ۸۰
 * گھرنید سنہیتا کی رائے
 ”گھرنید سنہیتا“ نے اس عمل کی ہدایت
 اس طرح کی ہے:-

”انس اس طرح لو کہ پانی برسنے کا شبہ پرگٹ ہو۔ ہڈی
 کو سینہ پر دھرے ہوئے سانس روکو۔ دو کانوں کو انگلیوں سے
 یوگہ کا گرنہ۔ اس اور اس قسم کے عمل کا بیان مشع ہمارے سرت شبر پا

نشت سنی میں لکھا ہے

بند کر کے داہنے کان کی آواز کو بائیں کان سے سُنو اور جب
آواز آنا بند ہو جائے تو دونوں نہتوں سے سانس خارج
کرو ..

۸۱

کیول کبھک آخری کبھک ہے۔ یہ سب
کیول کبھک کا فائدہ

ہمیں۔ عمر زیادہ بڑھتی ہے۔ من کا اندھکاردور ہوتا ہے۔ اخلاقی
حالت درست ہو جاتی ہے۔ اور جیو آتما جاگ اُٹھتا ہے۔ ۸۲
یہ کبھک صرف وہ یوگی کرتا ہے۔ جو بہت دنوں
ایک اور بیماری

ہدایت بموجب تعمیر ہوئی ہو۔ اُسکی غذا صرف دودھ ہو اور جو
نیکوہ بالا کبھک و کھچیری مدرا کے علم و عمل سے واقف ہو۔ ۸۳

ترکیب عمل | پہلے یوگی اپنی زبان کو چومیں حصوں میں پیر
یہ کام ہر آٹھویں روز کیا جائے۔ ہر مرتبہ چیرنے

کے بعد زبان کو دو ہنسا اور سات دن تک ہر روز پڑانا غنہ
روغنی۔ نمکین اور صحت آور چیزوں سے کم سے کم دن میں
دو مرتبہ لٹا چاہے۔ چہرہ ہمیشہ تک یک سخت دودھ کی غذا
ہستمالی میں رہو۔ اور اپنی گویا میں حبس دم کرتے ہوئے نہ ہمت
آہستہ تہہ تیغ غذا کی مقدار کم کرتا جائے۔ سٹری کے موسم

آنے پر جب اُسکو معلوم ہو جائے۔ کہ صرف زبان کے سہارے
حرکات تنفس رک سکتے ہیں تو وہ ایک ہفتہ کے قریب گھٹی
اور دودھ کی غذا کھائے۔ پھر ایک یا دو دن تک ہر قسم کی
غذا سے پرہیز کرے۔ تب معدہ اور آنتوں کو ہوا سے بھر کر
معدہ اسن پر بیٹھ جائے زور سے سانس کے پھیپڑوں
کو ہوا سے بھر کر زبان سے تالو کے سوراخ بند کر دے۔ اور
نگاہ کو دونوں ابرو (بٹوں) کے درمیان جما کر سانس روک
دے۔ * - - - - - ۸۴

یہاں تک مختلف آٹھ کمبکوں کا بیان ختم ہوا ۸۵
لٹیک دیو جی کی رائے ٹیک دیو جی کی رائے کے بموجب جنکی
بات یوگ کے معاملات میں زیادہ مستند
سمجھی جاتی ہے وہ شخص اتم درجہ کا ایسیسی ہے جو پانچ منٹ

* مہاراجہ بخت سنگ شینچا کے دربار میں ہر یہ اس نامی سادھو
اسی عمل سے پرانا یام کر کے مدت تک زمین کے نیچے دفن ہوا تھا۔
لٹیک دیو جی ولی مادر زاد دیاس جی کے لڑکے درجہ
جنک کے شاگرد تھے۔



اور ہم ہر سکند تک حبس دم کر سکے۔

ذندہ سنیا سونچو لے

کستور میں جو ایک سالش میں ہزار بار اپنے
من میں برا جنبش و حرکت زبان "اوم" شنبہ کا جاپ کر سکے۔ ۸۷

کاشی کھنڈ میں صرف چوبیس سکند تک سالش
کاشی کھنڈ کی بات

۸۸

رد کر رکھنا پرانا یام ہے۔

اب ہم متا ہار کا بیان کرتے ہیں۔ ۸۹

ستار۔

متا ہار غذا کے باقاعہ اعتدال پر لانے کا نام ہے

اس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ ایسے دوبارہ وضاحت اور صحت

سے لکھنا محض طوائف ہوگی۔ غذا کو اس طور پر باقاعہ

بنانا چاہیو کہ ۲۸ رات تک آجائے۔ ۹۰

پر تیا ہار یوگ کا پانچوں سادھن ہے۔ کیسے

* پر تیا ہار۔

مراد اذریوں کے دمن سے ہے۔ یوگی۔ کہن

* پر تیا ہار کے معنی اُٹھی غذا کے ہیں۔ کانوں کی خوراک

سُنا۔ آئندہ کی خوراک دیکھنا ہے۔ وہ بیرونیہ۔ ان کو باہر کی چیزوں

سے ہٹا کر اندر شہر و پرکاش میں لگانے سے غرض ہے۔ زیادہ

کے لئے ہمارا ست مت فن معنی کا رسالہ دیکھو۔

شکر۔ اور دودھ۔ پر زندگی بسر کرتے ہوئے علم گہیاں
اور دیراگ کو پراپت ہوتا ہے۔ اور صرف دس منٹ کے جس
دم میں اسکو اندریوں پر اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ ۹۱

اندری اور ان سے پیشے
بیرونی اشیاء کا اندریوں پر اثر
پڑتا ہے۔ آنکھ کی اندری رنگوں کے

دیکھنے سے متاثر ہوتی ہے۔ رنگ سات ہیں۔ سفید۔ نیلا
پیلا۔ سرخ۔ نارنجی۔ اور بولہوں (رنگا رنگ) زبان کے دھبے
چمک ہیں۔ بیٹھا۔ کڑوا۔ تھکین۔ کپکپا۔ کھٹا۔ توتا
شامہ (ناک) سے ہر طرح کی بو سونگھی جاتی ہے۔ وہ دوسم
کی ہے۔ سوگند۔ اور دگرگندہ۔ سامہ (کان) سے آواز
سننے میں آتی ہے جو دس طرح کی ہے۔ تقسیم آہٹ کے
مختلف اوصاف کے بموجب کی گئی ہے۔ لامسہ (چہونے کی
توت) سے نرم۔ سخت۔ کھڑکھڑائی۔ چکنا پن۔ گرم سرد
دیگرہ کا ہے ہوتا ہے۔ دس کو گیان اندری کہتی ہیں۔ ۹۲

اندریوں کی باہر نگہی و ریتوں کو اور پھینچنی
پر تیا۔ کی ترکیب
پر تیا۔ ہے۔ اور وہ جب ذیل طریقوں سے

کی جاتا ہے۔
ا۔ کسی اچھے آسن پر بیٹھ کر نگاہ کو دونوں ابروؤں

کے درمیان جماؤ۔ دس منٹ کے عرصہ میں اندریاں
بھتر کو سیکڑنے لگیں گی۔

۱۔ آنکھوں کو ناک کے سرے پر جانے سے۔

* ۳۔ کان کو بچی انگلی سے بند کر کے ایک کان سے

دوسرے کان کی طرف کی آواز سننے سے۔

۴۔ گہری سانس لینے کے بعد من میں ۲۲ بار مرتبہ اوم
کا جاپ کرنے سے۔

۵۔ کپال آسن کرنے سے جس میں سر نیچے زمین پر رہتا

۶۔ ۹۳

شکد یو جی مہاراج کے بموجب دس گیارہ منٹ
شکد یو جی کی رے جس دم کرنے سے اندریوں کا دمن ہوتا

۷۔ اس شق سے من کو بکسو کر کے پریاتما میں لگانے میں
سہولیت ہوتی ہے۔ ۹۴

دھارنا کی تعریف اور نکل
دھارنا من کو بکسو کرنے سے مراد ہے۔ دو
گنٹے جس دم کرنے سے دھارنا شکتی آتی

۸۔ بائیں طرف کی آواز سُنا سرت شبداں ہیاسی منع کرتے ہیں دیکھو
سنت مت فلاسفی ۵۵

ہے۔ وہ حبشہ کی طریقوں سے کیجاتی ہے :-

(۱) ... ۱۴۴ مرتبہ خاموشی میں اوم کا جپ کرنے۔

(۲) ۴ گھنٹہ تک نگاہ کو ناک کے سرے پر جما رکھنا۔

(۳) ۴ گھنٹہ دونوں ہاتھوں کے درمیان نگاہ جانے۔

(۴) چند بار گہرے سانس لے کر زبان کو ناک میں لگا کر

سانس روک رکھنا اور لعل پان کرنے اور

(۵) دو گھنٹہ ایک لکڑی کے چپے سے ناک کے کان کی

آواز سننے سے۔

شک و یو جی کی راستہ میں ۴۴ مرتبہ تک

حبس دم جاری رکھنا سے دھارنا شکنی حاصل

ہوتی ہے اور یو جی و دھیان کا ادھکاری ہوتا ہے۔ ۹۲

دھیان ساتواں درجہ ہے۔ پراتما کے خیال میں

گہرے طور پر محو ہو رہنا دھیان ہی جو سن اور

اندزیوں کی اچھی طرح ایک لکڑی کے چپے سے حاصل ہوتا ہے۔

یہ حالت ۴ گھنٹہ حبس دم کرنے اور سرد گردن جسم کو

سیدھا رکھنا سے پراپت ہوتی ہے۔ - ونیز ۴ ... ۱۶۲۸

۴۴ لو کے دونوں سوراخ سے امرت کی دھار آتی ہے۔

مرتبہ ایک آسن پر ٹھیکر اوم کے چپہ

رس ۲ گھنٹہ تک ناک کے سرے پر نگاہ جمانے - اور

۲۴، دونوں ہونٹوں کے درمیان کی جگہ میں ۲ گھنٹہ علی

تاکنے سے .. - - - - - ۹۷

درمیان اوستھا میں یوگیوں کو گیا یونگی

تور یہ اوستھا

تور یہ اوستھا پر اپت ہوتی ہے - اور وہ پر مانتا

۹۷ میں محو ہو جاتا ہے -

شک دیو جی فرماتے ہیں کہ تینتالیس

شک دیو جی کی لئے

چوالیس منٹ تک برابر حرکات تنفس

۹۸ رکھنے سے درمیان کی اوستھا حاصل ہوتی ہے -

سادھی یوگ کی آخری منزل ہے - اس

سادھی

دش کو پاکر یوگی گرمی سردی - دیکھ سکے

سے پرے پھوٹ جاتا ہے - ضرب کے صدمہ - آگ کی سوز

خوف - غصہ - ہتج - وحشت سے آزاد ہو کر مہا آسن

بھوگتا ہے - عزت و معنی سب کا خیال من سے جاتا رہتا

ہے - لود - سونا - پتھر ایک سمجھتا ہے - محنت و نفرت ایک

۹۹ سے معلوم ہوتے ہیں - دوست دشمن کی تمیز جاتی رہتی ہے -

جس طرح ندی کا پانی صرف سُندھو کی وجہ سے کنارہ سے

ٹکڑا کھاتا ہے۔ اسی طرح منتشر طبیعت کا حال سمجھنا چاہئے۔ جب اندریوں کا دمن ہو گیا۔ من ایسا گر ہو گیا۔ تو آپ ہی آپ قرار و ثبات آتی ہے۔ جو حرکات تنفس کو کم کرتا ہے وہی من کو ثبات پہنچاتا ہے۔

۱۰۰

۱۔ کیوں کبھک کرنے سے سما دھی
تیریب ما دھی پر پ کرنے کی

ہوتی ہے۔ دیکھو بیان نمبر ۸۴۔

۲۔ ۰۰۰ ۳ ۴ ۵ مرتبہ اوم میں جپ کرو اور دھارو۔
۳۔ ۱۲ دن تک حرکات تنفس کے روکنے سے بھی یہی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

۱۰۱

شک دیوجی کی رائے
شک دیوجی فراتے ہیں کہ ایک گھنٹہ ۴

منٹ اور ۴ سکند تک برابر جس

دم کرنے سے پوری سما دھی لگ جاتی ہے۔ اس حالت میں پونچک دیوگی سانپ کی کاٹنی سے بھی نہیں مرنے۔ پھیلا سے زخمی کئے جانے اور آگ سے جلائے جانے پر بھی دکھ محسوس نہیں کرتا۔ نہ پانی میں ڈوب سکتا ہے۔ نہ ہوا میں خشک ہو سکتا ہے۔ سما دھی کی دشا میں پانی ہوا اور غذا کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔ اور بلا تردد برہ کے دھیان میں

محو رہتا ہے۔ اسرار قدرت سے لگی رہتا ہے

سماوہی کرنا اسے یوگیوں کو جو عجیب و غریب
 قوتیں حاصل ہوتی ہیں وہ علیحدہ نمبر ۱۴۶ سے ۱۴۷
 تک میں بیان کی گئی ہیں۔

باب سوم

ہٹ یوگ

ہٹ یوگ اُن مختلف قسم کے سادھنوں کی مشق ہے جس سے یوگی کو سماجی کی پراپتی

ہٹ یوگ کی تعریف

۱۰۴

ہوتی ہے۔

ہٹ یوگی بھی مثل راج یوگی کے سماجی

ضروری سنگم

حاصل کرنے کے پیشتر صرف دودھ کی غذا پر

بسر کرتا ہے اور آدمیوں کی صحبت سے بچنے کی غرض سے

گو چھا میں رہتا ہے۔ پید اُسکو چھ مندرجہ ذیل شریر صاف

کرنے کے سادھن کرنے پڑتے ہیں۔ جو شخص ہم گھنوں

میں دوسرے دودھ کی غذا سے تندرستی قائم رکھ سکتا ہے

وہی چھ سادھن کر سکتا ہے۔

چھ سادھنوں کے نام یہ ہیں۔

چھ ابتدائی سادھن

نیتی - دھوتی - سستی - گج کرم

نیولی - تروٹک -

۱۰۴

نیٹی پہلا سادھن ہے۔ ملائم سوت گیارہ انچہ لبنا
بٹ کر ایک ناک سے ڈالکر دوسرے ناک سے نکالتے

نیٹی

ہیں۔ یہ طریقہ آسان ہے۔

۱۰۵

دھوتی دوسرا سادھن ہے۔ اس میں ۳۰ انچہ

دھوتی

چوڑا اور ۱۵ ٹاتھ لبنا کپڑا پانی سے تر کر کے گلن
پڑتا ہے۔ اور پھر اُسکو نکالکر شدہ کر لیتی ہیں۔ یہ ذرہ شکل
سادھن ہے۔ اور کتر لوگ کرتے ہیں۔

بستی میں گدا سے پانی اندر داخل کر کے پچکاری کی

بستی

۱۰۹

طرح نکالتے ہیں۔

گج کریم یہ ہے۔ پہلے وعدہ کو پانی سے خوب بھر

گج کریم

لیتے ہیں پھر نگاہ کو دونوں ہتھوں کے بیچ میں
جما کرتے کر کے سبکو نکال دیتے ہیں۔ یہ سادھن سہل

ہے۔

۱۱۰

ان کے علاوہ ایک اور ضروری عمل کیا جاتا ہے۔ جس کو
شنگھپ پرکشال کہتے ہیں۔ اُس کا طریقہ یہ ہے۔

کہ پہلے جسم میں خوب پانی بھر لیتے ہیں۔ پھر نیولی
کر کے نلوں کو مالتے ہیں۔ پھر اُسکو خارج کر کے جسم کا

ابھیاس کرتے ہیں۔ اس عمل کے کرنے سے پیٹ میں
مل نہیں رہتا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پیٹ میں
مل رہ جانے سے سہا دھبی کی حالت میں کیرے وغیرہ

پڑ جانے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے یہ عمل ضروری ہے۔
ڈاکٹروں کی رائے میں زندہ رہنے کے لئے پیٹ میں کچھ نہ کچھ
غذا کا باقی رہنا ضروری ہے۔ مگر ہٹ یوگی ایسا نہیں سمجھتے
ایک دوسرا عمل کنبھ بھی کرتے ہیں۔ پہلے دو چار لوہے
پانی پی لیتے ہیں۔ پھر اسکو قے کر ڈالتے ہیں۔
شکمکپ پر کٹال کو یوگی لادھی عمل خیال کرتے ہیں۔

نیولی سے مراد تمام نموں کے ملانے سے ہے یعنی
پیچھ اور کمر کو خوب کڑا کر کے سب نموں کو ہلا دینا۔

نیولی

ترونگ آنکھوں کو ناک کے سرے پر یا دونوں
ابرو کے درمیان جا رکھنے سے مراد ہے۔ اور یہ عمل
اُس وقت برابر کرتے ہیں۔ جب تک کہ آنکھ سے آنسو
نہ نکل پڑیں۔

ترونگ

چہہ سادھن کے بعد یوگی پنج مدوکا عمل
کرتے ہیں۔ اُن کے نام حب ذیل ہیں۔
کھیچڑی۔ بہوچڑی۔ چاچڑی۔ اگوچڑی۔

پنج مدوکا

علمِ امنی -

۱۱۳

کچھ چری ڈرا میں زبان سے سرد و خلق کے
سورخ بند کر دینی سے جس م کا عمل ہوتا ہے

کچھ چری ڈرا

۱۱۴

اس ڈرا کا ذکر نمبر ۲ میں آچکا ہے

بھوچری ڈرا میں پدم آسن پر بیٹھ کر نگاہ

بھوچری

کو ناک کے سرے پر جانا ہوتا ہے۔ کچھ چری و

بھوچری ڈرا دونوں صرف چند ہی لمحوں کے عرصہ

میں محویت پیدا کر دیتے ہیں۔

۱۱۵ چاچری ڈرا میں آنکھ سے تین آنچہ کے فاصلہ پر

چاچری

کسی چیز میں نگاہ جمانا ہوتا ہے۔ نگاہ سیدھی

ہو۔ اور دیر تک قائم ہے۔ جب یوگی تھک جائے۔ تو

ناک کے سرے پر نگاہ جماوے۔ اور پھر دونوں بہوں کے

بیچ میں درشتی جوڑ کر اس وقت تک یہ عمل کرے

جب تک سما دہی نہ پراپت ہو۔

۱۱۶ اگوچری ڈرا میں کانوں میں موم دار روٹی بھر کر

اگوچری

بائیں کان کی طرف سے انتر کے شب کو دانت

کان سے سُختے ہیں۔ سر کسی قدرت دامنہ کنہا کی جانب

جھکا رہتا ہے۔ اور اسی ابھاس سے سما دہی حاصل کر نیکی

کوشش کی جاتی ہے۔

۱۱۸
 اگنی مدرا میں جسم کے کل پوراخ بند کر کے یوگی گہری
 دلہنی سانس لیتی ہوئے جس دم کر کے سما دھنی کی

اگر تہا حاصل کرتا ہے۔

۱۱۹
 اگنی مدرا میں ہی کہٹ چکر بید ہوتی ہوئے سانس کو اوپر
 کی طرف چڑھاتے ہیں۔ اس عمل میں پچھری پچھری کی طرف سے
 سانس لیتی ہیں۔ اور ریڑھ کی ہڈی سے جسکو میرو دنا کہتے
 ہیں۔ دم چڑھتا ہے۔ یہ طریقہ بہت مشکل ہے۔ اور زیادہ
 عرصہ تک یہیاس کی ضرورت چاہتا ہے۔ - - - ۱۱۹

* کہٹ چکر کی تفصیل
 کہٹ چکر کے نام یہ ہیں:-

۱۲۰
 یہ بہت کم اور اس ابھیاس کی نسبت زیادہ مختصرت نہیں ہے۔ میں نے ایک
 یوگی کو چنار کے قیام کے زمانہ میں عمل کرتے ہوئے فرد کو کہا تھا
 مگر ذاتی طور پر زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ کہٹ چکر
 بید ہونے کا نام اس اگنی مدرا سے بالکل مختلف ہو۔ قسم

چاند چکر	چار دل کا تسول	ہر دے چکر	۱۲ دل کا تسول
اندری چکر	۶ دل	کنھ چکر	۶ دل
ناہی چکر	۷ دل	میترا چکر	۱۰ دل

گہاچر۔ اندری چکر۔ نا بھی چکر۔ ہر دے چکر۔

۱۲۰

کنٹھ چکر۔ نیتھ چکر (۱۱)۔
ہٹ دیگ کے ساتھ چار پرکار کے بندہ بھی کرتے
بندہ میں۔ جنکو مول بندہ۔ جلد ہر بندہ۔ اودیان بندہ

۱۲۱

اور مہا بندہ کہتی ہیں۔

مول بندہ یہ ہے۔ یوگی اپنے بائیں ایڈی گود میں
مولا بندہ لگا کر پدم آسن پر بیٹھا ہے۔ اور کپڑا کی گیند اس

۱۲۲

مقام کے اوپر باندھ دیتا ہے۔

جلد ہر بندہ سینہ پر ہڈی رکھتی اور لبنی
گہری سانس لیتی کو کہتی ہیں۔

۱۲۳

اودیان بندہ میں سانس لے کر ہوا بھر لینے
کے بعد منہ کو زبان کے نکل لینی سے بند کر دیتی ہیں

۱۲۴

اور کان ناک وغیرہ کو بھی کھلا نہیں رکھتی۔

مہا بندہ کی ترکیب حسب ذیل ہے :-
بایاں پاؤں گدھا کے منہ اور ہڈی کو سینہ
پر رکھو ہاتھوں کو بڑھا کر داہنے پاؤں کو پکڑو اور اپنی ماتھے کو

۱۱ شاعلی۔

باب پنجم

سید شکتی

یوگ اسباب کرنے سے یوگیوں میں جو قوتیں
اور طاقتیں آجاتی ہیں۔ اُن کو مجموعی طور پر

اشٹ سیدھی

۱۲۶

اشٹ سیدھی کہتی ہیں۔ - - - - -

اُن کے نام یہ ہیں :-

پراپتی

گیا

لگیا

دیا

پہنچا

پہنچا

پہنچا

پہنچا

۱۲۷

پراپتی - دستوریہ - ایستویہ

اپنی خواہش کے موافق دیا چکا ہو جانا دیا اور
دوڑتا تازہ ہو جانا۔ دیا کہلاتا ہے -

دیا - دیا

دیا ہو جانا لگیا اور زیادہ ہوا بھر لینے سے
بھاری ہو جانا گیا ہے -

لگیا - گیا

خواہش کے بموجب ہر چیز کو حاصل کر لینا پراپتی
ہے۔ اس شکتی کا یوگی پیشین گوئی کر سکتا ہے

پراپتی

باخیم

بُده ورم کا اشنانگ یوگ

بُده دیو نے اصل میں راج یوگ
 پُده ورم کا اشنانگ یوگ کی
 پانچویں راج یوگ سے نوقت
 ہی کی تعلیم دی ہے۔ اُسکے یوگ
 کی پانچویں سے یوگ سے بالکل
 مطابقت ہے۔ بدھ مت میں بھی بڑے یوگ ایک طرح کا
 موجود ہے۔ مگر اُس ورم کے پیردکاروں نے راج یوگ ہی
 سے زیادہ تر تعلق رکھا ہے

۱۳۴

بُده دیو کے اشنانگ یوگ کے مدارج یہ ہیں :-
 سیمک ورشی سیمک سنکپ - سیمک واک
 سیمک کرمانت - سیمک آجیو - سیمک دایام - سیمک سمرتی

اس کا تفصیل حال ہمارے سالہ "بُده ورم کے علم روحانی" کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا
 جو کچھ پورے سے لکھی ہے قیمت ار ۱۰

سمیک سما دھی۔

۱۳۵

سمیک ڈرٹی (۱) سیمیک ڈرٹی سے غرض قانون قدرت کے

کارن اور کارن نیم کا پتہ چوت گیان ہونا مراد

ہے۔

۱۳۷

سمیک سنگھپ سے خودی کا ترک۔ دیا وغیرہ

سمیک سنگھپ

مراد ہے۔ - - - ۱۳۸

سمیک واک کا مطلب راست کلامی ترک
غیبت ہے۔ سخت کلامی و کذب بیانی سے

سمیک واک

نفرت ہونا مراد ہے۔ - - - ۱۳۹

سمیک کرانت کا مطلب یہ ہے کہ مناسب کام

سمیک کرانت

کیا جاوے۔ - - - ۱۴۰

کسی جاہل کے مار ڈالنے کا کہی خیال ہی دل میں نہ آوے

حرا محوری۔ دھرم کاری سے احتراز ہو۔ - - - ۱۴۱

سمیک آجیو سے یہ غرض ہے کہ رزق قوت

سمیک آجیو

مازہ سے مناسب پیشوں کی پیروی کر کے
جس کی جاوے۔ جس پیش سے کسی جو کو نقصان پہونچے۔ اسے

(۱) علیت و معلول کا قانون۔

۱۶۲

ترک کر دے۔ وغیرہ وغیرہ
سمیک آیام راست کوشی۔ برائی سے بچنے کی کوشش

سمیک آیام

من۔ سچن۔ کرم سے نیک بننے کی سعی ہے۔ ۱۶۳

سمیک سمرتی سے معنی ہیں۔ چت کا مناسب طور
سمیک سمرتی

پر پکا گرہ ہونا۔ دنیا کی شکل۔ خواہش۔ خیال و
من کی خواہشات کی ناپائیداری کا درچار۔ تنوگیان۔ ۱۶۴

سمیک سمدھی سے معنی ہیں اہنگ آتما
سمیک سمدھی
کا بہاؤ۔ استغراق کا آئندہ۔ خودی کے

خیالات سے نجات وغیرہ سب شامل ہیں۔ ۱۶۵

متذکرۃ الصدور و اسرار میں راج لوگ کی کل مسند لیں
شامل ہیں۔ انکو اس طرح سمجھو۔

۱۔ سمیک ویشی۔ الیور پرنڈھان۔

۲۔ سمیک شیک۔ بالنس شوچ

۳۔ سمیک واک۔ ست

۴۔ سمیک کرانت۔ اہنا۔ اسنے۔ برہمہ چریہ

۵۔ سمیک آریو۔ اپری گرہ۔ سفوش

۶۔ سمیک وایام۔ سوادھیا۔ تپہ۔ آسن۔ پرانا یام۔

۷۔ سمیک سمرتی۔ پرتیا۔ ونا۔ دنا۔

۸۔ سمیک سادھی - دھیان و سادھی ۱۴۶

یوگ کا اس قدر بیان کیا گیا ہے پورے
والوں کو اچھی بدھی بخشے اور ان کو نیک

راہ پر لاوے۔ ۱۴۷

اوشا نیتھہ - شانتیہ - شانتیہ

ستیاہرم پرچارک لائبریری

ہندی

چھپرہ تیار ہو گیا۔ یہ کتاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
کیسی کارآمد اور خایہ مند ہے۔ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیے
قیمت فی جلد ۴۰ روپے ہندی - اور اردو ۱۰/-
مطبع ستیاہرم پرچارک ایڈمنسٹریشن اجمیر سے ملکتی ہے۔

نیز مندرجہ
ستیاہرم پرچارک جلد شہر

نئے کھم

قابل پیکتابین اسے فروخت موجود مطبع ہذا



سیح یہ کا معجز بدہ دہم ہے - اردو قیمت ۱۰۰

سنگریت زبان کی عظمت

باری نہ ہیکہ مخنوج ویدک دھرم ہے ۔ ۔

سید اجی اور روشن آراؤ دختر از نگ زیب کی شادی اردو ۳

معدن التندیب اردو - - - - -

مہاراجہ چندر گپت سکندر اعظم کی پوہی کی تادی اردو - ار

بیرت اکیڑ و افعات ۱۲۰۰ - - - - -

سندھیانستونم اردو

بہار فی سراج اور عالم اسیریوں کے کارنامے۔ حصہ اول اردو

میتواند که در هر دو صورت در هر دو صورت

حصه چهارم
زیر طبع

موت تثلیث ودارو - - - - -

دیشود و درم زیر طبع

۳۰ آریہ ۳۰

۱۰ سوگہ میں سبک گئی اردو ۱۰

۱۰ ستیہ دھرم پر چارک پر سلا لائیں کہیں اردو ۱۰
۱۰ ہندی ۱۰

۵ آپیش منجری اردو ۵

۳ دیانت و ہدانت لوانن اردو ۳

۱۰ رگ فدا سنی ۱۰

۱۰ سیکھ کا رکاردو ۱۰

۱۰ آپ نہ اردو ۱۰

۱۰ آریہ وکشن دیوانی فدا سنی اردو ۱۰

۱۰ ایش کے راز نکات دھرم اردو ۱۰

۱۰ شیو دھرم اردو ۱۰

۱۰ فقہ ہنود آلام میں توفیق اردو ۱۰

۱۰ سیکو ۱۰

المش
سینٹ ڈینیچر سینٹر دھرم چارک جلیت ستر

को३म् ।

सा० संख्या

पंजिका संख्या

1
111

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना
अनुचित है ।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं
रख सकता ।

ترتيب دیا
اکم پر ص
نہ ہوگی جو
اگر دنیاوی
کو جلدیں
نہیں کتاب کا
سمجھیں
نہیں

منہ

دیباچہ

آریوں کو مقدس نوشتوں میں شرتی "کا پہلا نمبر"۔ اگر بعد بکرتی کی تعلیم کی
 جاتی تہ سابقہ اندک الہامی تعلیم کی تھی میں "با بعد الذکر معقل"۔ ہندوگ
 دپاک وقتوں کی تصانیف میں "بشرتی" میں "منتر" برہمن و
 سماجی دیانند سرسوتی صرف دیدوں کے منتروں کو الہامی تعلیم کہتے
 ہیں۔ برہمن۔ اسکی تفاسیر میں مختلف وقتوں میں ترتیب دیتے
 گئے ہیں سن میں تہاس وغیرہ کے نورنجی تذکر بھی موجود ہیں
 چارویدوں کے برہمن۔ چھہ اگ۔ چہہ اپاگ۔ چاراپ دید
 اور ۱۱ شاکھا (شاخیں) جو یہودی تشریح کے طور پر برہما
 وغیرہ ہریشیوں کی تصانیف ہیں وہ "پرتہ پران" یعنی دیدوں
 کے مطابق ہونے سے متفق و مخالف ہونے سے غیر مستند ہیں۔

دائے شدہ داخل ہیں سمرتی میں پوران - راہتاس - دشمن
اور دھرم شاستر کا شمول ہے۔

اس سے ظاہر ہو گا کہ اپنٹہ دھرم کا شمار اعلیٰ درجہ کے مذہب
نہرہی کتابوں میں ہے اور آریوں میں اس کی تعلیم بہ این تعلیمیت ہمیشہ
سے ہوتی رہی ہے۔ مقدس نوشتوں میں ان کو اصلی جو تسمہ
و ہم عرفان تسلیم کیا گیا ہے۔

دیدوں کا نسبتاً بہاگ یعنی وہ حصہ جس میں صرف منتر ہیں۔ علم
دھرم کا مخزن۔ کلام آہی۔ دھرم من اخطا سمجھا جاتا ہے۔ اس کا
ایک ایک منتر لکھ کر رکھے جانے پر بہت معلومات کا باعث ہو سکتا
ہے۔ اور اس میں صرف الیٹور کی عبادت مناجات و حمد ہی نہیں ہے
بلکہ علوم و فنون کا بیج موجود ہے۔

براہمن ان منٹروں کی تفاسیر ہیں۔ چونکہ منتر بطور خود صرف
چند مختصر لفظوں میں بیان ہوئے ہیں۔ مرزتا بگیاہ وغیرہ دیگر
نشریہ طلب معاملات کے استفسار و صراحت کی وجہ سے ہر دید
کے ساتھ ایک ایک براہمن کا حصہ بنا دیا گیا۔

پوران سے مراد صرف براہمن جہاگ سے ہے۔ ان آج کل
کے پورانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

برائمنوں کے بعد دوسرے قسم کی تحریرات ہیں جن کو "ہلٹنڈ" یا "آرنیک" کہتے ہیں۔ یہ وہ اصل ویدوں کے ضمیمہ ہیں۔

"آرنیک" کے اصلی معنی "جنگل سے متعلق" ہیں جس کا مطلب بادی النظر میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ آرنیک ان عالی و باغ ان لوں کے خیالات ہیں۔ جو فائدہ داری کے تعلقات سے یکدش ہو کر متاثرانہ زندگی میں جو علی العموم تنہائی و ریاضت میں بسر ہوتی تھی۔ "ایشور و جیو" کے دقیق سکوں پر وچار کرتے تھے "آرنیک" میں مریادی معاملات کی طرف سے بالکل بے فوجی و عدم انتہائی ظاہر ہوتی ہے۔ اور صرف روحانی مسائل کے عمیق دریا میں غوطہ لگانا اصلی مقصد سمجھا لیا گیا ہے۔

منشروں میں روحانی مسئلہ دیگر بطور اشارہ بیان ہوئے ہیں اور وہ ضرور شرح کے محتاج تھے۔ یسویوں نے انہیں منشروں کا اہم ہار ایکہ۔ ان میں دنیا کی پیدائش۔ ایشور کی قدرت۔ جیو کی صلیت کا راز پاکر انہیں کے اثر سے وچار کرتے ہوئے ایسی عظیم الشان فلسفہ کی عمارت کی بنیاد ڈالی۔

انہی میں ویدوں میں ایشور کی الوہیت کا تذکرہ ہے۔ ویدک لہجہ میں یہ حصہ نہایت دلچسپ۔ مفید و نتیجہ آور ہے۔ یہ گان کاٹھ یعنی علم عرفان کا حصہ اور کرم کا اندیشہ

ارکین شریعت سے جن کا بالتوضیح بیان براہمنوں میں موجود ہے
کوئی تعلق نہیں کھتو۔ کرم دیگان کاٹڈ کا مقصد۔ ایک ہی ہے دونوں
لازم بالمشورہ ہیں۔ دونوں سے نجات یعنی خیم و سرن کی تکالیف سے
ستکاری مقصد ہے۔ براہمنوں میں کرم کے انجام دینے کی ہدایت ہے
اور اسکو موکش کا ذریعہ قائم کیا ہے۔ آپشنوں کے رشی برعکس
اس کے دعویٰ کرتے ہیں کہ جب تک "میرٹھ" کا پورا علم نہ ہوگا اور
انہیں رچا۔ نہ کیا نہ بیگا کسی نجات کی امید نہ کرنی چاہئے۔

اس خیال سے آپشن۔ آریہ فلسفہ کی جہان میں اور "مشورہ"
اور انکی قدوت کے تعلق میں کلمات کی گرد کشائی کی پہلی کنجی ہیں
پرتیوہ میں اسباب کی رائے ہو کہ دنیا کے لیسچر میں آپشنوں کا
درجہ اعلیٰ رہیگا۔ انسان دماغ کی بلند پروازی کے اعلیٰ نمونہ
ہیں اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں لوگ ان کو استعجاب کی نگاہ سے
دیکھیں گے۔

شونہار و ادب جرمنی کے مشہور فلاسفر کہتے ہیں کہ آپشن
میری ترقی میں تقویت دہانی کے باعث ہے ہیں اور موت میں بھی
میری تقویت دہانی میں ہوگی۔

اُنسید

باب اول

اُنسید لفظ کی تشریح و صفت

تشنگت نوات میں اُنسید کے معنی "رہیہ" یعنی راز پرستہ کے ہیں۔ اُنسید تشنگت نوات شہ (شہ) اُنسید اور نی سے موضوع ہوا ہے۔ تشنگت کے معنی برباد کرتے "حرکت کرتے" اُنسید کے معنی "نزدیک" اور "نی" کے معنی "علیٰ القوت" یا "بالیقین" کے ہیں۔

نیکو لہرنگ اصحاب کی پی پی پی ہے اور عام طور پر پی "اُنسید" رہیہ کا مرادف سمجھا جاتا ہے۔

شکر آچار یہ جو بہ کثرت مذہبی کتابوں کے مُفسر اور دیدانت سار
کے مُصنّف سمجھے جاتے ہیں۔ آپ نے لشد کی تشریح کے شروع
میں لکھتے ہیں کہ ”جو لوگ نجات کے متلاشی ہیں اور محسوس و
نایدا عالم سے قطع تعلّق کر چکے ہیں اور آپ لشد کے علم و عرف
دماہر ہیں اکیان اور ہدی سے آزاد ہونگے۔ کٹو محہ اس خلقت
کی پیدائش اکیان سے ہے۔ اُس وقت یہ اکیان برباد
ہو جائیگا۔ لشد ہوا کا مطلب اس بربادی سے
ہے اور آپ لشد لفظ کے یہی معنی ہیں۔

مگر شکر کے مطلب سے صرف اُن لوگوں کو اتفاق ہوگا۔ جو
ادویت بادی ہیں۔ مادہ کے ٹکڑوں پر غور کرنے سے یہ بھی
مفہوم ہوتا ہے کہ ”یقیناً نزدیک حرکت کرنے“ کے معنی زیادہ
چسپاں اور سوزن ہیں کٹو لشد کے مراد مادہ و چار
برہمگیان کا حصول مقصود ہے۔ اور یہ وچار طالب صادق
کو یقینی طور پر اُس اکیان کے منزل مقصود تک یا اُس کے نزدیک
پہنچاتا ہے۔

دوسری وجہ تسمیہ اور جی قابل غور ہے۔ لشد لفظ کے معنی
”میٹھے“ کے ہیں ”نی“ کے معنی ”نیچے“ اور ”آپ“ کے ”نزدیک“
ہیں۔ اوایل میں یہ مفہوم تھا اور بنارس وغیرہ مقامات میں

اب تک بھی رواج ہے کہ شاگرد استاد سے نیچے بھٹک کر
 اپنا سبق پڑھتے تھے یا بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ مگر یہ تفسیر
 ابھی تک کسی نے تسلیم نہیں کی۔ آپ لشدوں میں ایک رسالہ
 پرشن آپ لشد کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے محاطے کسی قدر
 اس بیان میں موزونیت آجاتی ہے مگر عام طور پر یہ معنی دلپسند
 نہیں ہے۔ آپ لشد کا خطاب ہمیشہ سے گیان کا نذرانہ ہے اور
 وہ ہمیشہ ہم عمر عرفان کے قیمتی خزانہ خیال کئے جاتے رہے۔ اموجہ
 سے اُن کو ”رہبیہ“ کہنا بمقابلہ اور مطالب کے زیادہ موزون ہے
 سنسکرت کا مشہور قواعد آموز مہرشی پانتی بھی اس کی تادیل
 ”رہبیہ“ ہی کرتا ہے۔ اور اس کے معنی ”راز کے نزدیک داخل ہونا“
 بتاتا ہے۔ یعنی من کو اصلی گیان کی طرف اس عجیب و گہرے علم کی
 مدد سے کیسے و متوجہ کرنے سے دائمی سرور، آئندہ میں داخل ہونا
 ممکن ہے۔

علامہ بریں آپ لشد لفظ کی تشریح کبھی کبھی مختلف معنوں میں کی گئی ہے
 مگر عام طور پر انکی غرض اُن کتابوں سے رہی ہے جن میں برمجہ گیان
 کے مضمون پر بحث ہے۔

۱۷ پوشیدہ - خفیہ

باب دوم

اپنی زندگی تعداد وغیرہ

اپنی زندگی کی تعداد کا ہیک ہیک پتہ لگانا بہت مشکل کام ہے
 چند سال گزرے ایک یورپین محقق نے انکی تعداد ۴۳۵ تک
 دریافت کی تھی مگر جہاں تک یہ چلتا ہے۔ اس وقت ۱۲۲۲ تک
 تک پہنچتا ہے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب نے جو با ترتیب فہرست
 شائع کی ہے۔ اس سے ۹۶ آپ زندگی کا پتہ لگتا ہے۔ بعض نے ان
 کی تعداد ۱۵۴ بعض نے ۱۰۰ قائم کی ہے۔

مگر ان میں سے بہت آپ زندگی بالکل مختصر اور غیر کارآمد
 ہیں۔ زیادہ مشورہ کارآمد زندگی آپ زندگی کی فراغت
 سے آپ زندگی ارتقا معیشتی پیرکاشن رسالہ میں کی گئی ہے

پروفیسر صاحب سے یہ ڈاکٹر دیر صاحب کی تحقیقات سے معلوم
 ہوا ہے۔ یہ ڈاکٹر بی صاحب پروفیسر ہاگ صاحب ہیں

صرف ۱۲ ہیں۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) ایتریہ اپ نشد

(۲) میتریہ اپ نشد

(۳) چھاندوگیہ اپ نشد

(۴) جندک اپ نشد

(۵) پرشن اپ نشد

(۶) کوشنگی اپ نشد

(۷) میترنیہ اپ نشد

(۸) کھڈولی اپ نشد

(۹) سویتا سوتر اپ نشد

(۱۰) برہدارنیک اپ نشد

(۱۱) کین اپ نشد

(۱۲) نرسمیمو تریتیہ اپ نشد

عام طور پر جو اپ نشد اس وقت زیادہ مستند سمجھے جاتے

ہیں۔ دس ہیں۔

ایش - کین - کھڈ - پرشن - جند - لندوگیہ

میتری - ایتریہ - چھاندوگیہ - برہدارنیک -

ان میں سویتا سوتر کو شکی کہ وہنا ہندی معلوم ہوتا ہے

ان موجود اپ نشدوں کی بہ محافظ اُن کے مضامین کے
 نفیم کرنا مشکل ہے۔ قدیم بارہ اُپ نشدوں میں کسی خاص طرز
 عمل یا فرق سے مطلق نسبت نہیں ہے۔ بلکہ سب بلا استثناء
 برہمگیاں پر بحث کرتے ہیں۔ دوسرے اُپ نشد جن کو اتھرو
 کہتے ہیں۔ ہتھوڑے زمانہ کی تصانیف ہیں اور اُن میں اس
 قسم کے محدود خیالات بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ قدیم بارہ
 اُپ نشدوں کی تفصیل یہ ہے۔

ایتریہ۔ کوشٹکی۔ واسکلا۔ چانداگیا۔ ست روڈ
 کشا دلی۔ سنہواپشہ۔ تدیو۔ ریشو سنکپ۔ پرشٹنکی
 ایش۔ ورہ آرینک۔

ان اپ نشدوں میں ست روڈ یہ اپشہ کو قدیم مانا گیا
 ہے۔ مگر اس میں محدود خیالات موجود ہیں۔ ابتدا میں اسکو
 اپ نشد نہیں کہتے رہے ہونگے۔ بعد کو شامل کر دی گئی ہوگی۔
 دواپ نشد ایتریہ اور کوشٹکی رگ ویدی کہلاتے ہیں
 میہ اور آئیریہ ویدانت کی بہت مستند رسالے ہیں۔

پر دھیمو ویر کی مہرئی آف ہڈیا جس میں اُپ نشدوں کی ترتیب۔

کرشن - یجود کی اُپ نشد تتر بہ ہے اور دوسری بتر نہ
ہے۔ یہ سچ دیدی برہمنوں کی جو اپنے آپکو بتر نہ کہتے ہیں۔
خاص کتاب ہے۔

کُل یجود کے دو اُپ نشد ایش و ورہ آ نیک ہیں انکی
بڑی سند مانی جاتی ہے۔

سام دید کا اُپ نشد چہاند و گیہ ہے یہ بھی مشہور و معروف ہے۔

اتھرو دید کے اُپ نشد علی العموم میں نثر لکھے گئے ہیں ان

میں اور دوسرے دیدوں کے اُپ نشدوں میں یہ بہت بڑا

انتلا و ذوق ہے۔ انکے مضامین میں بھی اختلاف ہے کسی

میں برہم گیان پر بحث ہے کسی میں یوگ کا ذکر ہے۔ اور

یوگ کو برہم گیان حاصل کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے۔

ماد و گیہ - اتھرو دید کا خاص اُپ نشد ہے۔ اصول تعلیم کے

فاظ سے زیادہ قابل قدر کتاب ہے۔ سدرجہ ذیل مختصر الفاظ

اسکی عظمت ظاہر ہوگی۔

اس علم سے لازوال پر کرنی کا گین ہوتا ہے۔ جسکو عقدا

آزیش کا باعث سمجھ کر دوچار کرتے ہیں جس طرح کڑی اپنے

نک ڈاکٹر برہمن - کہ مادہ ہے۔ علت - کارن ۱۶۰

تاگے کو پہناتی ہے اور پھر سمیٹ لیتی ہے۔ جس طرح پودے
اگتے دستوں نما پائے ہیں۔ جس طرح زندہ وجود کے جسم پر بال
اگتے میں اسی لازوال و غیر فانی پر کرتی سے یہ خلقت پیدا
ہوتی ہے۔

دوسری سکتہ مستند کتاب پر سن ہے۔ یہ ہر دور کے
انسانوں کے دیدوں سے ظاہر کرتے ہوئے ویدانت کے اصول کی
تعلیم کرتے ہیں۔

باب سوم

عام کیفیت۔ زمانہ تصنیف۔ مصنفین

اوپر نشد علی العموم مکالمہ کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ مشیت
مصنفین میں ہیں۔ صرف ہمیں کہیں نظم بھی داخل کیا گیا
ہے۔ طویل طویل اپنشدوں میں پُر افسانہ قصوں سے بہت
کلام لیا گیا ہے۔ مگر چھوٹے اپنشد زیادہ مختصر اور باقاعدہ
ہیں۔ بعض بعض ان میں سے بالکل نظم ہیں۔ مکالمہ علی العموم

استاد و شاگرد کے درمیان ہے اور کبھی کبھی خاندن و بھائی
 کے درمیان بھی موجودہ دآئندہ زندگی کے مسئلہ پر جھڑپا
 ہو گئی ہے۔ قصہ طلبہ لمیحات اور جاسبا دیدوں کے حوالہ سے
 کا بھی ذکر ہے۔ نگینہ و کرم کاند کا بھی کہیں کہیں تذکرہ ہے۔ مگر
 بلا استثناء جملہ آپ تشددوں کا عین مقصد یہ ہے کہ دتا کے گیان
 اور دتا سے انسانی روح کے تعلق پر بحث کر کے سہایت تک
 پہنچنے کی کوشش مد نظر ہے۔

آپ تشددوں کی تالیف و تصنیف کے زمانے کو قائم کرنا بہت
 مشکل ہے۔ اور کسی طرح کوئی شخص قطعی رائے پاس نہیں کر سکتا
 کہ کس وقت میں وہ تصنیف ہوئی ہیں۔ آپ تشددوں کی تعداد
 کثیرہ ظاہر کیجاتی ہے۔ مگر وہ دراصل آپ تشدد نہیں ہیں اور شکر

انگریزی محقق یہ کہتے ہیں کہ آپ تشددوں کی ترتیب و تالیف
 کے بعد ہوئی ہے۔ یہ سچ ہے عبارت دونوں کی ایک طرح
 کی ہے زبان میں بھی فرق نہیں ہے۔ مگر ان کا یہ کہنا کہ پہلے
 آریہ عناصر کی پرستش کرتے تھے اور رفتہ رفتہ بتدیج من کا
 خیال انیسور کی جانب مائل ہوا اور ابتدائی سادگی کی حالت سے
 زرقی کرتے گئے۔ منط ہے ۱۲

کے مابعد زمانہ کے اوپر ہیں۔ شکر آچار یہ نے جن اُپنڈوں
 پر تفاسیر لکھی ہیں وہ زیادہ معتبر و مستند ہونے کے قابل ہیں
 اُپنڈوں کا شمار ہمیشہ شری کے طور پر ہونا، بلکہ دشمنوں
 میں بھی جہاں رہیں ذکر ہوا ہے اُن کو شری ہی لکھا جو اُن
 کی طرز ترتیب۔ اسرار پسندی۔ پر معنی ہونا اس امر کی
 صریح دلیل ہے کہ دیدوں کی طرح اُن کو بھی حفظ یاد کرتے تھے
 سارا خیال ہے اور ممکن ہے کہ وہ صحیح بھی ہو کہ اُپنڈ تعداد
 میں ہمیشہ ۱۰ و ۱۲ کے درمیان ہوں۔ شکر آچار یہ معمولی متحقق نہیں
 تھے۔ جینیوں کے مقابلہ میں اُن کو دیدوں کی صداقت ثابت
 کرنے میں جو جو دقتیں حائل ہوئیں ہونگی۔ وہ باسانی ذہن نشین
 ہو سکتے۔ شکر نے اپنے پکش کی مصنوعی کے لئے ضرور ہے
 کہ اُپنڈ دیکھی پوری پوری تلاش کی ہو۔ اُن کو اُس زمانہ میں
 اتنے ہی اُپنڈ سے ہوں۔ جن پر انکی ٹیکا ہے۔ شکر نے
 اپنی بحث کرنے کا سامان زیادہ تر انہیں اُپنڈوں سے حاصل
 کیا تھا۔ اس بات پر غور کرنے سے بہ آسانی سمجھ میں آ سکتا
 ہے کہ اُپنڈ بہت قدیم کتابیں ہیں اور اُن کا دیدوں سے
 متعلق ہونا اس دعویٰ کی تائید فرمید ہے۔

۱۲ پیو کے شرح

اس مشکل اور پیچیدہ والا بخل عقدہ کی نسبت پر ویر
میکس مولر صاحب اس طرح لکھتے ہیں:-

گو ان آپ نشدوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ
مختلف اوقات میں تصنیف ہوئے ہیں مگر انکی نسبت ہیک
ہیک زمانہ قائم کرنا اس وقت بالکل غیر ممکن ہے کسی شخص کو
شک نہیں ہو سکتا کہ جن آپ نشدوں کا تعلق سمجھا و براہین
گزشتہوں سے ظاہر کیا گیا ہے وہ بہت قدیم ہیں بعض بعض اپنڈ
بعد کے ہیں۔“

یہ وقت کس طرح رفع نہیں ہو سکتی۔ مگر چونکہ مقررہ آپ نشدوں
کے قدیم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ہم اس مسئلہ کو یہیں ختم
کرتے ہیں۔

آپ نشدوں کے شمول میں لوگوں کی رائے یہ ہے کہ بارہ آپ نشدوں کو
چھوڑ کر باقی سب بعد کی ہیں۔ اور چونکہ ان کو آپ نشد تسلیم نہیں
کیا جاتا ان کی صراحت کرنا۔ ان کے تصنیف کے زمانہ کی تلاش
کرنا فضول ہے۔ اس خط کی نسبت اس قدر عرض کر دیا ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ تنکر کے بعد آپ نشدوں کی عظمت ذہن نشین کرنے
ہوئے تیز طبیعتوں کو اپنی طبع آزمائی کا موقع ملے گا۔ اور ان
کی نظر تنکر کی اعتبار میں مصنوعی سائے بنا کر ان میں شامل

کر دئے ہوں گے۔ بعض غرض اپنشد اکبر عظم کے وقت کی تصنیف
ہیں۔ جسیم ایوپ اپنشد وغیرہ اس اپنشد صحیح رسول اللہ
و مسلمانوں کا کلمہ لانا اللہ محمد رسول اللہ بھی موجود ہے۔ یہ
بھی کسی چلتے ہوئے آدمی کی کارستانی ہے۔
داراشکوہ اکبر کے پوتے نے ۵۴ اپنشدوں کا ترجمہ فارسی
زبان میں کر دیا۔ اب اس وقت انکی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ۴۵
تک شمار کی نوبت پہنچی۔

خاص خاص اپنشدوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
روحانی سائل کے حل کرنے میں کشتربوں کو اکثر یہ طوے حاصل
تھا۔ اکثر ہمنوں کا ان کے پاس جا کر برہم گیان کا حاصل کرنا
بدیہی بہت ہے۔ کہ برہم گیان کے سیکھنے میں کسی قسم کی قومیت کا
خیال سدراہ نہیں ہوتا تھا۔

اپنشدوں کی تصنیف کے وقت کا پتہ لگانا اسکاں سے باہر
سوم ہوتا ہے۔ ان کو آریہ لٹریچر کا عہت قدیم حصہ تسلیم کر کے
اس مسئلہ کو برا حل کے ہوئے چھوڑنا پڑتا ہے۔

اپنشد کی ترتیب مختلف رشیوں نے دی ہیں۔ جن کے
نام مختلف کتابوں میں آئے ہیں۔ پرشن اپنشد میں ایک رشی

اپنشدوں میں مختلف نام رجب کا نام نہیں ہے۔ انکی ترتیب ظاہر

میلہ نامی چہ شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ کٹھ اپتہ۔
 نیچکتا گوتم کے لڑکے کو اُپدیش کرتا ہے۔ علی ہذا۔

باب حمام

خاص حاصل پُاشدوں کا خلاصہ مضامین

انتخاب

(۱) ایترہ پُاشد

یہ اپتہ۔ رگ وید کے ایترہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے
 لیا گیا ہے۔ اس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں تین فصل ہیں
 دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں۔ اس کا نام ایترہ
 اسوجہ سے ہوا کہ اتر کے لڑکے ہیدس نے اسکی ترتیب دی

تھی یا آنکہ اسکو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائش۔ الثور کی الوہیت۔ انسان
و نواج وغیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ مفرد روح جو کالمبد
الانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔

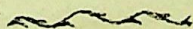
بیداری۔ خواب^(۱)۔ گہری^(۲) نیند

خلقت۔ روح اور پیراما کے ساتھ اس کے تعلق پر درجہ چار کرتے
ہوئے صلیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کے تین طرح کی پیدائش کا
ذکر ہے۔ پہلے وہ غلہ (دانہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے
انسان کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے اس جسم کو ترک
کر کے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ بوجہ
اودیا کے انسان ایک شیر سے دوسرے شیر میں گھومتا رہتا
ہے۔ سچے گیان کے حصول سے جنم و مرن سے نجات ہوتی ہے۔
تیسرے باب میں روح کے سچے لکشن کا ذکر ہے۔ روح چوہا

(۱) جاگن (۲) سوین (۳) سکھیتی۔

۴ جہالت۔ اگیان ۵ جسم ۶ مہ۔ تشریف خصوصیتیں



نہیں ہے۔ روح گیان نہیں ہے۔ آنکھ نہیں ہے۔ نہ روح
من ہے۔ روح گیان ہے اور گیان سے سمجھ میں آتا ہے۔
روح اور پراتما کے پتے گیان اور دونوں کے حقیقیہ حالت
کے سمجھنے سے لافانیت ملتی ہے۔

۲۱۔ پیش

اس کا دوسرا نام ”واج سنہ سہتا“ **वाजसनेयसंहिता**
ہے۔ یہ شکل عجز وید سے منسوب ہے۔ اس کا مصنف واج سنہ
گیہ و لکیہ نشی ہے۔

یہ بہت چھوٹی اپنشد ہے اور پراتما کے گیان کو ب پر
فوقیت دیتے ہوئے دور اسے گیان و کرم کی تلقین کرتی ہے
دونوں کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ دونوں
کی اچھے نیک آدمی پیروی کرتے ہیں۔ جو لوگ پراتما کا گیان
رکھتے ہیں۔ وہ اہلیت کے۔ تھک کو پونچھتے ہیں۔ تمام دنیا
(خلقت) کا پرکاش اس میں ہے اور وہ کل برہمانڈ میں نظر
آتا ہے۔ اس کا اچھی طرح سمجھ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اور
جب یہ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اگیان کا آتش ہو کر موکش کی

لے جہلت۔ لاسی۔ اودیا۔ ر، نجات ۱۲

پراپتی ہوتی ہے۔

جو لوگ اپنے خیالات کو موافق تک نہیں پہنچا سکتے ان کو
دیدوں کی ہدایت کے بموجب کرم کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے
اوپاسنا کا ادب بڑھ ہوگا۔ اور آپاسنا سے گیان کی پراپتی ہوگی
”ان تینوں فریضوں میں سے کسی ایک کے انجام دینے سے
موت کے بعد آمیز کی حالت حاصل ہوگی اور جس طرح بند سرج
دفعہ رفتہ آدمی ان میں ترقی کرنا جائیگا۔ اونچے طبقات میں
پیدا ہونا جائیگا اور جن جہانوں کی سیدھیوں سے پریم پر کا ادب بڑھ
بڑھ جائے گا۔ لیکن طالب صادق کو اس بات کو ذہن نشین کر لینا
چاہئے کہ برہم کا گیان ہی اعلیٰ چیز ہے اور گیان اور آئندہ صرف
”برہم“ میں ہے۔

کشمکش (۳)

یہ مشہور آپ بات گوید سے متعلق ہے بعض اسکو سام دیدی کہتے

۱۰ نعل۔ ۱۱ راکین شریعت ۱۲ عبادت ۱۳ حصول ۱۴ مقصد و مہم ۱۵
نیکوئی ۱۶ اعلیٰ درجہ ۱۷ مستحق ۱۸

میں۔ مگر عام رائے یہ ہے کہ اتھرووید کی اپنشد ہے۔
 اس میں دو ادھیار شامل ہیں اور ایک ایک ادھیار میں تین
 فصل بنام دلی موجود ہیں۔

خیالات کی بند پر واری۔ لقمور کی عظمت۔ وطرز اظہار کی نفاست
 میں اسکو قریب قریب تمام اپنشوں پر فوقیت ہے۔

نچکتیا نامی گوتم کے لڑکے کو یم نے تعین کیا ہے نچکتیا نے
 جو سوال کئے ہیں انسانی دماغ کے اعلیٰ رسائی ظاہر ہوتی
 ہے۔ یم کے جواب کی معقولیت قابلِ تفریق ہے۔ گو نچکتیا کے
 سامنے بہت سی دقیق سدرہ لکھیں مگر اس جو اندر نے نفس
 مطلب کو صاف تھ سے نہیں جانے دیا۔

میں روایت سے اپنشد کی ابتدا لکھ گئی ہے وہ متبیل ہے۔
 ہر کسی زمانہ میں سورگ کی خوشبش میں داجرد کے فرزند
 (گوتم) نے اپنی تمام جائیداد (خیرات میں) بخش دی۔
 نچکتیا نامی اس کا لڑکا تھا۔

۱۰ نڈاطوں (میٹو) کی پچھلی کتاب کے پہلے دو باب کسی لحاظ سے
 اس نچکتیا کے حالات سے متبادل کئے جانے کے قابل ہیں۔
 ۱۰ بکینڈہ بہت۔

ب دایج کا سامان حاضر کیا گیا۔ نو جون کا دل فرزندانہ
ترددات سے متفکر ہوا۔ اُسے سوچا۔

” جو شخص برہمنوں کو (بڑی گائیں) ایسی گائیں دیتا
ہے جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ
وہی نہیں دے سکتیں یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں وہ ایسے لوگ
میں جاتا ہے جہاں کوئی کاندہ نہیں۔“

وہ سطح سوچ کر باپ کی مصیبت بچا کے فکر میں سکر
پاس گیا۔ اورد پوچھا۔ ”پتا! ان گاؤں کے عوض آپ مجھ کو کس
دو گے؟“

باپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ تب اردے نے پھر وہی سوال کیا۔ باپ نے
غصہ کی حالت میں کہا۔ ”برہمن تم کو یم کو دوں گا۔“

لڑکے کو قہر ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پر رضی ہوا۔ باپ کو اس
عجبت و غصہ کی کارروائی پر امنوس آیا۔ چپکیت نے کہا کہ
قول کو پورا کرنا چاہئے اور مطمئن ہو کر یم کی تلاش میں نکلا۔ جب
وہ یم کے مقام پر پہونچا۔ یم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ چپکیتا تین
تین روز تک سوار تر ہو کھا پیسا اس کے مکان پر پڑا رہا۔ جب
یم لوٹا اُس نے اپنی جہاں کو اس حالت میں یا کر اُس کی تکلیف کی

(۱) عطیات۔ نہ یم موت کے دوتا کو کہتے ہیں۔ یہ علم خیال ہے۔ بموقعہ پر یم کسی
شے کا نام ہو گا۔

تانی میں تین برسے دینے کا وعدہ کیا۔ نچکینا نے بدلا برہمہ مانگا
 کہ پہرے باپ کے نکرو ترودات دور ہوں اور اُس کا عضو
 جاتا رہے۔ ”دوسرا برہمہ تھا کہ ”جھکو گنی کا سامین (گیان)
 چل رہو جس سے سورگ کی ہر اپنی ہوتی ہے اور وہاں یم کا
 بھی راج نہیں ہے۔“ تب یم نے گنی کی خاصیت کی تشریح
 کی اور گنیہ کی بودھی بنائی۔ یم نچکینا کی توجہ سے خوش ہوا تب
 نچکینا نے تیسرا برہمہ مانگا۔

”یہ ایک بات تحقیقات طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں مرنے کے
 بعد (روح) قائم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قائم رہتی۔ مجھے
 آپ اسکی تعلیم دیجئے۔ یہ میرا تیسرا برہم ہے۔“

یم نے کہا۔ ”یہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا بر
 مانگو۔“ مگر نچکینا نے کہا۔ ”ہر چیز ناپا پیدا ہے۔ ہر چیز موت کے
 ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا بر نہیں چاہتا۔ روح کا
 علم راز سر لبتہ ہے اسی کو بتائے۔“

یہاں تک پہنچے وہی (مضی) کا مضمون ہے۔ دوسری
 وہی میں ”نکی“ اور ”خوشنا“ چیز کے درمیان فرق بتایا گیا ہے

لے مراد (مرزا گنی)، (۴) حصول (۳) موت ۛ

ان میں نیکی بہتر ہے۔ خوشنما چیزوں کا علم اگیان ہے کٹوئے
 اس سے انسان سمجھتے ہیں کہ صرف دنیا مہما اپنی لذات و حظوظ
 کے (قائم) ہے۔ باقی اور کسی چیز کی ہستی نہیں ہے۔ اور ”جو لوگ
 اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم و عظیم سمجھتے ہیں وہ
 اس اندھے کی طرح ہیں جو اندھے کی رہنمائی میں برابر گھومتے
 رہتے ہیں۔“

”گیان کا تعلق نیکی سے ہے اور اس کا مقصد انسانی روح
 کی اصلیت (کا علم) ہے۔ روح جس سے انسان سمجھتا پوچھتا ہے
 پیدا نہیں ہوتی نہ مرنی ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اس سے
 کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے۔“
 سچکیتا یم سے پوچھتا ہے۔ ”برہ کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے؟“
 یم جواب دیتا ہے ”اوم“ برہس سے مراد برہ ہے۔ وچار
 کرنے سے یہ گیان حاصل ہوتا ہے۔“

تیسری دہائی میں انسان کی روح کا پیرا تما سے تعلق ظاہر
 کیا گیا ہے۔

”خفت میں دو روح ہیں۔ ایک وہ جو محدود ہے۔ دوسری
 غیر محدود۔“

”محدود روح میں۔ اندریاں۔ من۔ بڑھی اور اندریوں کے

دیشے ہیں یہ روح ہو گئے والی اور جسم کی حاکم ہے۔ من اندریوں سے اعلیٰ ہے۔ بڑھی من سے اونچی ہے۔ بڑھی سے نفل روح ہے۔
 جو تھی دلی سے ظہر ہوتا ہے کہ گیان کے سداہ گیان ہے۔ اگر چھپی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے۔

جب اندریاں اپنے بھوگ و شے کے سامان سے عیہ ہو جاتی ہیں۔ روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کٹو تکہ بیداری و خواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے روح انکو جانتی ہے وہ خود علم ہے۔ اور برہم بھی گیان ہے۔

پانچویں دلی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے۔ تمام جسم سے کاروبار اُس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے علیٰ رہو جاتی ہے۔ یہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے ہے۔ اور اُسی پر اُسکی بنا ہے۔

چھٹویں دلی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے۔ میں برہم کو کس طرح جان سکتا ہوں؟ برہم پر کاش کرتا ہے۔ یا نہیں؟
 جواب یہ ہے۔ ”برہم کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کٹو تکہ

روح ہو گئے کے سامان

برہم سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برہم کا گیان "اوم" پر
 وچار کرنے سے ہوتا ہے وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے
 اندری من اپنے دشت سے علیحدہ ہو کر بڑھی میں قائم ہوتی ہیں
 بڑھی برہم میں قائم ہوتی ہے۔ تب پہہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ وید آرنیک

وید آرنیک جو شت پتہ کے چودھویں ادھیا سے اخذ کیا گیا
 ہے۔ - واج سنیہ کا مکتبہ ہے۔ - اس میں ۷ ابواب یا آکھ دیا کہ بیان
 شامل ہیں۔ اس کا نام وید آرنیک ہے۔ اس کا بیشتر حصہ مکالمہ
 ہے اور یوگیہ و لکیہ خاص دیا لکھا کرنے والے ہیں۔ - بحیثیت وید
 اس کا تعلق کنوسا کھا ہے اور کم سے کم دیارنیہ کی آپنا
 کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس آپنا شت کی مرز سنجیر کے ظاہر کرنے کے لئے میری انت
 میں دو ایک مفات کے خلاصہ کا داخل کرنا دھپی سے خالی نہ
 ہوگا۔

جب اس کے دل سے خواہش جاتی رہتی ہیں۔ تب پہہ آدمی

سایا ہی امرت ہو کر برہم کو پا جاتا ہے۔
 ”جیسے سانپ کی کچھلی جدا ہو کے باہی میں ساری پڑی رہتی ہے
 ویسے ہی یہ شیر رسوتا ہے۔ روح جسم نہیں رہے۔“
 دیارتیہ نے ورد کے چوتھے دیاکھیان کا جو انتہا کیا ہے وہ
 کئی سحاط سے دیکھیے۔

۴۔ ایک برہمن، بلکی نام اجات شتر و کاشی راج کے دربار میں جاتا
 ہے اور اسکو علم معرفت سکھانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اسکو اس
 کے صلہ میں بہت کچھ دان دیتا ہے اور برہمن اسکو تعلیم دیتا ہے
 کہ میں ایسے وجود کی پرستش کرنا ہوں۔ جو سورج کی جان ہے
 جو سجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ شیشہ۔ سایہ اور
 روح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی مضامین سے
 واقفیت کرتا ہے۔ ان مسکوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا تو تھوڑی
 دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پوچھتا ہے: ”آپ کو بس اتنا ہی
 کہنا تھا؟“ بلکی جواب دیتا ہے: ”ہاں ہمارا ج! بس اسی قدر
 کہنا تھا۔“ راجہ نے کہا: ”برہم کے گہان سے لئے یہ کانی نہیں
 ہے۔“ اسکو شکر برہمن درخواست کرتا ہے کہ ”میری تلقین کیجئے“ مگر
 راجہ جواب دیتا ہے کہ ”اگر برہمن کسی کشتری سے گہان یہیے تو مفرز
 طریقہ میں فرق واقع ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں۔“

تب راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لیجاتا ہے۔ جہاں ایک آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سوئیواے کو برہمن کے اصطلاحی الفاظ سے چکار کر جگاتا ہے مگر لا جالی۔ تب اسکو حرکت دیکر اٹھتا ہے اور برہمن کی طرف مخاطب ہو کر پوچھتا ہے۔ جب تک یہ شخص سوتا تھا اسکی روح کہاں تھی؟ برہمن اس مسئلہ کو نہیں حل کر سکتا تب راجہ اسکو من اور روح کی خصوصیتوں کو دیانت کے اصول کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی غرض ان اصولوں کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اسکو نہیں چوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یگیہ دلیکھ اور اسکی بیوی میتری کے درمیان ہے یاگیہ دلیکھ دنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے میتری اور اپنی دوسری بیوی کیتامینی کو بٹا کر ان دونوں کے درمیان اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ میتری پوچھتی ہے۔

”سوامی! اگر ساری زمین میری دولت کے میرے قبضہ میں آجاتے تو کیا میں اسکی مدد سے موکش پا جاؤنگی؟“ یاگیہ دلیکھ جواب دیتا ہے۔ ”نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کہی نہیں جاسکتی۔“ تب میتری کہتی ہے۔ ”تب مجھے دولت دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے“ اپنے شوہر سے اُس گمان کے جصل کرانے کی درخواست کرتی ہے

جس سے جنم دمرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یاگیہ دکیہ جواب دیتا ہے۔ ”پر یا! تو مجھ کو پیاری ہے۔ اور تو نے نہایت دل خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آء بیٹھ جا۔ میں اصول کی تشریح کروں گا۔ اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کر۔ تب مکالمہ شروع ہوتا ہے۔ روح کے اوصاف کی تشریح کی جاتی ہے۔ برہمنہ کے گہبان پر دو چار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آنند کی حالت کا حاصل ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں ادو۔ چھٹا دیا کھیان اس اپنشد کا پھر مکالمہ ہے اس میں مباحث یاگیہ دکیہ رشی ہے۔

”جنگ متھلا کے راجہ نے بہت برا یاگیہ کیا۔ جبیں کور دیو پالا کے برہمن آئے تھے۔ جنگ کو اس بات کے جانے کی خواہش ہوئی کہ برہمنوں سے کون سب لائق ہے۔ اُسے یاگیہ شالامیں ہزار گائیں طلب کیں۔ جن کے سینگیں سونے سے منہ ہی ہو چکی تھیں۔ اور ایک مقررہ تعداد اشرفیوں کی ان میں بندھی ہوئی تھی۔ جنگ نے کھڑے ہو کر سبہا میں بہ آواز بلند کہا!! قابلِ تعظیم براہمنو! آپ لوگوں میں جو شخص مذہبی علوم میں سب سے زیادہ دسترس رکھتا ہو۔ ان سب گاؤں کو بیجا ہے، مجمع میں کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ تب یاگیہ دکیہ نے اپنے شاگرد شمر و اس کو حکم دیا کہ ”گاؤں کو گھر

ہاں کیسی ڈیہ اسنے ایسا ہی کیا۔ تمام برہمن غصہ کی آگ سے مستقل
 ہو گئے۔ اسوائ نامی راجہ کے پردھت نے یاگیہ دکیہ سے محاط ہو کر
 کہا :- ”دکٹوں یاگیہ دکیہ! کیا تو ہم میں سے زیادہ شہیا ہے؟“
 یاگیہ دکیہ نے جواب دیا ”میں سب سے زیادہ عالم کو نمکار کرتا ہوں
 مگر میری خوش گادوں کے لینے کی تھی۔“

اس تمہید کے بعد بڑی سرگرمی سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں
 چیمہ اور رقیب برہمن علاوہ نگارگی کے جو چکھو رشی کی عالم
 فیاض لڑکی تھی۔ یکے بعد دیگرے یاگیہ دکیہ کے مقابل میں آئے
 اور سوال کرتے رہے۔ رشی یاگیہ دکیہ نے اپنے دلائل قاطع و بڑھاپہ
 شائع سے ان سب کو خاموش کیا۔ ایک ایک مکالمہ بطور خود ایک
 ایک ویاکھیاں ہے۔ نگارگی نے دو موقوفوں پر بہت دیر تک مباحثہ
 کیا۔ آخر کار دو گدہ کل کے مقابلہ پر آنے سے وہ مجاہدہ غیب
 طور پر ختم ہوا۔

یاگیہ دکیہ نے ایک تیسرا مسئلہ اپنے رقیب کے روبرو پیش کر کے کہا
 ”اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا مشیر براں سے علیحدہ کر دیا
 جائے گا۔ کل اس مسئلہ کی گرد کشائی میں کوشش کرتا رہے مگر
 ناکامیاب ہونے پر حسب وعدہ اس کا سرتن سے جدا کر دیا جاتا
 ہے۔ اور چور اسکو کوئی قیمتی چیز سمجھ کر اٹھایا جاتا ہے۔“

یالگہ دلیکے بنا پنے باقی مٹی لٹین سے مٹی طہ ہو کر پو چتا ہے۔
 مدد صاحبو! اگر کوئی سوال پیش کرنا ہو تو پیش کرو۔ میں جواب
 دینے کے لئے تیار ہوں۔ تمام براہمن خاموش ہو جاتے ہیں تب
 یالگہ دلیکے حسب ذیل تقریر سے حاضرین جلسہ کو محفوظ کرتے ہیں:-
 انسان بطور بلند درخت کسے ہیں۔ اُسکے بال پتے ہیں۔ اور
 اُس کا چمڑا چھلکا ہے۔ اُسکے جڑ سے خون اُسی طرح بہتا ہے جیسو
 درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے۔ جسطرح کا سٹھ ہوئے درخت سے
 پانی بہتا ہے۔ اُسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں
 اِس (منشیہ وی) درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گوشت ایک
 سے ہیں۔ اُس کا گوشت اندرونی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت
 کی جڑ سے نیا درخت اُگتا ہے تو فانی انسان کے جڑ سے کیا اُگتا
 ہے۔ جب موت اُسکو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔

کیا تم نہ کہو گے کہ پھلدار بیج سے پھر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بیج زندہ
 آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اِسطح درخت بھی بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے
 اِسی طرح ازسرنو (جڑ سے) بن۔ (مرنے کے) نئے گلے پہوتے ہیں لیکن
 اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا کہ جس
 جڑ سے فانی انسان پھر ازسرنو پیدا ہوتا ہے؟ (تم جواب دو گے)
 وہ (صرف ایک مرتبہ کے لئے) پیدا ہو لیا تھا؟ نہیں۔ وہ پیدا ہوتا

اپنے
 (پھر) اور میں پوچھتا ہوں۔ کیا چیز ہے جو اُسکو از سر نو پیدا کرتی ہے ؟

برہمن اس طرح سوال کئے جانے پر اور پیدائش کے پہلے سب سے
 ناداقف ہو کر یاگیہ و لکیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں۔ اس دیا کھیان کے خاتمہ
 پر اُن اپنے بہت مختصر کے ساتھ اُس علت اوتے کے بیان کرنیکی
 کوشش کرتی ہے اور برہمہ کا گیان آئندہ دینے والا بتاتی ہے۔ برہمہ
 توجہ کے یکسو کرنے سے سمجھ میں آتا ہے۔

چھٹویں دیا کھیان میں جنگ دیاگیہ و لکیہ کے درمیان دو مکالمے
 بیان کئے گئے ہیں جن میں رشی اُن اصول کی تشریح کرتا ہے جو پہلے
 راجہ کو اور رشیوں نے سمجھایا تھا۔

ان کے پیچھے یاگیہ و لکیہ و متری کے سوال و جواب کا تذکرہ ہے اور
 اُن رشیوں کی ہزرت دیگئی۔ جنکو دیہک سدھانت کے گیان کا نڈ
 کی تلقین ہوئی تھی۔

۵۔ چھاند و گیہ پشد

چھاند و گیہ پشد میں آٹھ باب ہیں اور یہ براہمن بھاگ سے

۱۱ علت اوتے ۔

اخذ ہوئے ہیں۔ پہلے دو باب میں کرم کا نڈ کا ذکر ہے۔
 چھانڈ دگیہ آپ تشہ کا زیادہ حصہ قیمت آئینہ معنائیں اس پر
 ہے۔ ہنگر مشل اور لپ نشدوں کے اس میں بھی کئی مکالمے ہیں۔
 ایک سنت کمار دنا رو کے درمیان ہے۔ دوسرے دو مکالمے شوبہ
 (اُن کے پوتے) اور اُس کے خدا باب کے درمیان دو قسم میں۔
 جبکہ نام اودا اکھ کھا اور جو اُن کا لڑکا تھا۔ ان کی ترتیب پانچویں
 باب میں دیکھی گئی تھی۔ جس میں پر دہن جو والا کے لڑکے نے سوئے تھو
 پر دہرم کی جانب سے لاطنی کا الزام لگایا ہے۔ ایکے بعد اور بھی
 مکالمے واقعہ ہوتے ہیں۔ چوتھے باب میں جتنا سردی پتر کے پوتے
 کے قہے کا ذکر ہے۔ پانچویں باب میں فرضی انسانوں کے درمیان
 مباحثے ہوئے ہیں۔ آٹھویں باب میں پر جاپتی اور اندر کے درمیان
 روح کے اوصاف و خاصیت کے مضمون پر بحث ہوئی ہے۔
 اس سارے کے آخری باب میں جو انتخاب اس آپ تشہ سے داخل
 کیا گیا ہے اُس کا مطالعہ خالی از حد پسپی نہ ہوگا۔

پیشتر یہ آپ تشہ

یہ کرشن سیکر دید کا آپ تشہ ہے۔ یہ آرنیہ کابلاں اور
 آہواں دیا کھیاں ہے۔ ”برہم“ پر دو چار کرتے ہوئے دُن اور

اُس کے فرزند بھرگو کے درمیان سوال و جواب ہوتے ہیں۔
 پہلے ورن نے جو برہم کی تعریف کی اُس سے بھرگو کو بہرام ہوا
 اور پھر رفتہ رفتہ وہ مہلیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا جیسے
 سب پیدا ہوتے ہیں۔ جس میں سب رہتے ہیں۔ جس کی طرف سب
 مائل ہوتے ہیں۔ وہی برہم ہے۔ اُس سے بھرگو نے پیرہنیچہ اخذ
 کیا کہ چونکہ سب کی پیدائش و پرورش غذا سے ہے برہم غذا
 ہو گا۔ پھر اُسے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رہتے ہوئے جیتے
 ہیں۔ اسلئے پران ہی برہم ہو گا۔ مگر یہ ہی تسلی بخش حقیقت
 نہیں ہوئی۔ تب اُس کے باپ نے کہا۔ برہم یوگ ہے۔ اور اُس
 سمجھا کہ برہم سے مراد بڑھی سے ہو گی۔ تب اُس نے غور کیا بھر
 گو آندھ ہے اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے
 کہ بھرگو ایک بات سن کر اُسی پر برابر غور کرتے کرتے اُس نے آخری
 نتیجہ تک پہنچا کہ جہاں سارے مادی عالم کچھ نباتات کا خاتمہ
 ہو جاتا ہے۔

۶۔ سویتا سورت

یہ انشیدہ بھی کرشن پرچید سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس کا نام سویتا سورت
 اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ سہی نام کے ایک رشی نے اپنے آشرم کے

آدمیوں کو ایسی تہمتیں کی تھیں۔ اس میں آپ نشد کو اکثر لوگ بہت
 قدیم نہیں سمجھتے۔ مگر چونکہ اس میں جابجا یوگ سائنس کی ویدانت
 وغیرہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور سائنس کی روشنی سے باقی کچھ
 کا نام آیا ہے۔ مگر اس کی تالیف کے زمانہ کا پتہ لگانا مشکل ہے
 تاہم اس میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ سنسکرت آچارہ یہ
 سے پہلے کی کتاب ہے۔ اور شک نہ کرنے والے اس کی بھی تفسیر کی گئی ہے۔
 سائنس اور ویدانت کو غلط فہمی سے اکثر لوگ ایک دوسرے کا
 مخالف بتاتے ہیں۔ یہ صرف سچائی تک پہنچنے کے وہ زمین
 ہیں۔ اصل میں ان چھ درجنوں میں کوئی کسی کا مخالف نہیں ہے
 صرف فرق یہ ہے کہ کسی نے کہیں تک تحقیقات کی ہے۔ اور
 کسی نے کہیں تک۔ اور ویدانت اس زمین کی آخری سرحد
 ہے۔

سوچنا سوترا میں غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش نہیں
 کی بلکہ دو شاخ کی مطابقت۔ ثابت اور باہمی مناسبت دکھانے
 کے لئے ویدانت کا ضروری حصہ ثابت کیا ہے۔ اس کے
 حقیقت کی پیدائش کو بالکل سائنس کی تعلیم سے موافق تسلیم کیا ہے
 اس کی تمام اصطلاحات کو صحیح مانا ہے۔ سائنس کی پراگتی کو حقیقت
 کے پیدا کرنے کا علت ادلتے مانا ہے۔ برہ جو سب کا آدھار ہے

پر کرتا اس کے آشر سے ہے۔ یہ دو قسم کی ہے۔ ویکٹ اور ویکٹ
 اوکٹ حالت میں وہ دائمی ابدی ہے۔ ویکٹ حالت میں وہ
 دائمی نہیں ہے۔ اس سے بدھی۔ اہنگنا۔ وغیرہ پیدا ہوتے
 ہیں اور پھر اسی میں بے ہو جاتے ہیں۔ جب اسکی ساریہ اوجھا
 ہوتی ہے۔ تب یہ آتش نہیں ہوتی۔ پیدائش کی حالت میں برہ
 اس میں محیط کل رہتا ہے۔ پر کرتی کا یہ سب مان پرشس کے بہوگ
 کے لئے ہے۔ پرشس برہ اور جیو کو کہتے ہیں۔ مگر یہ برہ اپنے
 سو بھاؤ سے اکتا ہے۔ صرف سناکشی رہتا ہے۔ اس میں کسی
 طرح کا دیکار نہیں۔

یہ اس اپنہ کی عالم تسلیم ہے۔

۴۔ کین یا تو کا رائٹ

کین یا تو کا۔ اپنہ کی غرض یہ ہے کہ برہ کی تحقیقات سے
 اور سکو دنیا سے علیحدہ ثابت کرے۔ اسکی یہ کوشش نہیں ہے

۱۔ پرگت پیدا شدہ جو پرگت نہ ہو۔ غیر پیدا شدہ ۲۔ جب تن گن
 ۳۔ تن۔ ۴۔ برابر ایک صلت میں ہوں۔ ۵۔ سکو ساریہ اوجھا کہتے ہیں۔ ۶۔ فنا
 ۷۔ فاعل پریدہ ۸۔ ثابہ۔ ۹۔ نقص

کہ جیو یا مادی عالم سے برمجہ کا تعلق ظاہر کرے۔ اس کے تعلق
 سے قائمی کی طرف سے اس کو کُل اطمینان ہے۔ اور وہ سبوتا سو
 کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے کہ "کس
 طاقت کی مدد سے میں زندگی۔ اندریاں اپنے اپنے ذریعہ کو
 انجام دیتی ہیں؟" خلقت کی مہمتی کا باعث اسے برمجہ کو تسلیم
 کر لیا ہے۔ برمجہ ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن
 نہیں ہوتا۔ وہ خود اپنی ہستی کا آپدیل ہے۔ وہ کانوں کا کارن
 من گام۔ زندگی کی زندگی۔ کلام کلام۔ آنکھ کی آنکھ ہے۔ اسی
 سے سب قوت پاتے ہیں۔ اس کے گیان سے کمالت اور جات کی تہ
 ملتی ہے۔ اس طریقہ سے یہ اپنے برمجہ کو ثابت کرتا ہے۔ اس کے سوا
 اور کوئی تدبیر اس تک پہنچنے کی نہیں ہے۔ کٹونکہ نہ توئی
 اندری نہ من اس تک جاتا ہے۔ اگلے رشیوں کے کلام کے
 موافق وہ منتہا فطر سے دور ہے عقل اس کا تصور نہیں کر سکتی
 کوئی اس کا گیان نہیں بخش سکتا ہے۔ کٹونکہ برمجہ لا محدود
 محیط ہے۔ "جاننے" و "نہ جاننے" کا اصطلاح (دیکھت پیدا
 شدہ) دین سے مشق ہے۔ پیدا شدہ دنیا کا راج ہے

اور اندریاں اُسکو جان سکتی ہیں۔ اویکت (یعنی پرکرتی) تک کا
 علم ہی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برعکس جو دونوں سے باہر ہے
 اور جبکہ اثر سے دونوں میں کیسی اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے
 جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اُسکو سمجھ سکتی ہیں۔

۹۔ مائذ و کبیہ

مائذ و کبیہ کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔
 (۱) جاگرت۔ سوپن۔ سو شپتی
 (۲) آتما کی چار اوستھائیں ہیں۔
 (۳) چوتھی ان تینوں سے مختلف ہے۔

جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم کا علم
 دنیا کے تمام کاروبار کا انضمام بذریعہ حواس (اندریوں) کے
 ہوتا ہے۔ سوپن یعنی حالت خواب میں من کو پہلے اوستھا
 کے خیالات۔ اور اُن کے اثر و سنسکار کا علم ہوتا ہے۔ سو شپتی
 یعنی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے نہ باہناہتی ہے
 صرف آئندہ گیان ہوتا ہے۔ چوتھی اوستھا میں
 اپنی پہلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اُس کا تعلق

۱، بیداری۔ (۲) خواب (۳) گہری نیند (۴) تریہ اوستھا۔

ہیں ہوتا۔

”ادم“ سے برمجہ کا گیان ہوتا ہے۔ اس پر وچار کرنے سے

برمجہ وچار ہوتا ہے۔ یہ تین حرف ۱۔ ا۔ ۲۔ م۔ ۳۔ ا۔

سے ملکر بنا ہے۔ ادمیر نے اسی ایک نام میں سب نام آجاتے

ہیں۔ آ۔ سے اکار۔ درٹ۔ اگنی۔ آو سے ہر نیگر بہ

دایو تھیں۔ اور م۔ سے آدیتہ۔ پر اگیہ دنیو سکا اٹھار ہوتا ہے

دغیشہ وغیشہ۔

۱۰۔ پریشن اپنہ

پریشن۔ اتھرو ویدی اپنہ ہے۔ شکر آچار یہ کے پتہ

اسکی تقسیم چہ فصلوں میں ہوئی ہے۔

پہلے سوال میں خالق و مخلوق کے خلق۔ پیدائش کے زمانہ

اور۔ پرماتما کی پرستش کی بابت تحقیقات ہے۔ برمجہ کے سنجوگ

سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ پھر جو خلقت ظاہر ہوئی وہ شکل

و صورت سے مراد ہوئی۔ مادہ۔ نام۔ دغیشہ سب کے بہ دیگرے

ظاہر جو سب سے مراد ہے۔ دغیشہ سب کے بہ دیگرے

۱۱۔ اپنی وقت یہ ہے کہ یہ اپنہ سوال پر جواب کی شکل میں ملتی گئی ہے۔

۱۲۔ دغیشہ کا پتہ ہوتا ہے ۱۰۔ تقسیم

جسم کی بناوٹ میں پانچ ہا بہوت - کرم اندریہ - من - جڑھی
 پران وغیرہ شامل ہیں - جسم کو کون قائم رکھتا ہے ؟ جواب یہ ہے
 کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوا ہے جس وقت پران نہیں رہتا جسم
 قائم نہیں رہ سکتا - پران کیا ہے ؟ روح یہ سب میں موجود ہے
 بغیر اس کے کوئی بھی رہ نہیں سکتا - چاہے وہ آدمی ہو - توہم
 مخلوق ہو - کوئی بھی ہو - مگر روح اور زندگی کے اصول میں ہی
 بادی انسان میں فرق معلوم ہوتا ہے ؟ (جواب) پران روح سے
 پیدا ہوتا ہے - زندگی پانچ پران میں شامل ہے - جسکی حرکت سے
 جسم قائم رہتا ہے -

سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا - بلکہ اور بھی اس کا سلسلہ مطول ہوتا
 ہے - دوسرے اور تیسرے پرسن میں وہی بحث برابر چلی جاتی ہے
 آخر میں سب پر ہم کو تمام ہستی (کائنات) کی زندگی بٹھراتے ہیں اور
 عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت کا خیال ظاہر ہوتا ہے -

پتو تھے سوال میں اس آپ لشد کے اصول کا جوہر ہے - یہ
 روح کے تین اوتھادوں پر دیا ہے - چونکہ انکا پہلے ذکر آ گیا ہے
 اعداد کی مسرورت نہیں ہوتی

۱۰ عناصر - ۱۰ عنصر - ۱۰ حالتیں -

اس کے بعد خلقت کے مختلف اصول کا ذکر ہے۔ جیسے پانچ مہاتو
(مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش) پانچ گبان اندری۔ پانچ
کرم اندری۔ من۔ ہنکار۔ بدھما۔ وغیرہ۔

پھر برہما و چار شریعہ ہوتا ہے یعنی وہ کس حیثیت کا ہے
کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کی طرح اور مہاف و لا
ہے اور کی طرح مستغنی الصفا ہے۔

پانچویں سوال میں "اوم" کی تشریح ہے۔ اور اگر انسان کو پوری
طرح برہمہ کا گیان نہیں ہو گا تو وہ آد اگون میں رہے گا۔

۱۱۔ مہندک اپنڈ

اس اپنڈ میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے
کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برہمہ اور دید کے علم کا ذکر ہے۔
دوسرے میں برہمہ و دیہا کا خاکہ ہے۔ یعنی برہمہ کی صفات۔ دینا
سے اُس کا تعلق۔ اُس کے گیان کے حصول کے طریقہ کا ذکر ہے۔
تیسرے میں اسی کی اور وضاحت و تشریح کی گئی ہے۔

و دیہا کی دو قسمیں ہیں اپرا و پرا۔ پہلے میں چار وید۔ چہ

۱۲۔ ذاتیت شخصی ۱۳۔ عقل۔ ۱۴۔ علم۔ ۱۵۔ مہمان۔

دید انگ شامل ہیں۔ آخر اند کر کا تعلق صرف برہمہ سے ہے جو اندر پونجی سمجھ سے باہر۔ مستغنی الصفات۔ محیط کل اور سب کا خالق ہے۔ یہاں اپرا دویا میں دید کے سمول سے صرف کرم کا نڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کونکہ پھر بھی برہمہ دویا کا پتا دیدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور دید اُس سے خالی نہیں ہے۔ چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اسوجہ سے کائنات اُسکی تابع ہے۔ اور وہ کڑی کے جانے کی طرح اُس کو بناتا بگڑاتا رہتا ہے۔

(۱) اپرا دویا سے مراد عیم شریعت سے ہے۔ اراکین شریعت کی تعمیل۔ وقت مقررہ پر آتی کمیل۔ دطرز عمل وغیرہ کا عیم اس سے متعلق ہے۔ ان کی پابندی سے اُسکو اتم جنم ملے گا۔ اور نہ کرنے سے نقصان ہوگا۔

(۲) اپرا دویا کا تعلق صرف برہمہ سے ہے۔ برہمہ چینیہ۔ محیط کل لا تغیر۔ بلا سبب۔ مستغنی الصفات۔ کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ آیا والا ہے۔ اُسی سے زندگی۔ من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیوؤں کا جیو ہے۔ اُسی کا سب میں پلا رہا ہے۔ اُس کے گیان سے نکلتا ہوتا ہے۔ (۳) کس طرح برہمہ کا پرکاش ہوتا ہے۔ جب ہر چیز کا پرکاش

برہمہ سے ہوتا ہے۔ برہمہ کسی سے کیسے پرکاش ہو سکتا ہے ؟
جواب یہ ہے۔ برہمہ پرکاش دان ہے۔ کونکہ وہ ہمارے اندر دھام
کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہمہ کے گیان کا خاص فریضہ
”اوم“ کا سچا رہے۔ جو برہمہ سے الگ نہیں ہے۔

دیکھو کچھ مٹھو اور سمجھنے سے یہ گیان نہیں حاصل ہوتا۔ یہ گیان
ویدانت کے رچار۔ ویراگ اور یوگ کے شغل سے ہوتا ہے۔

۴۔ اس گیان کا نتیجہ نجات کامل ہے۔ اسوقت جیو دنیا سے لڑتی
ہو کر برہمہ میں بے ہوتا ہے جس طرح دریا بہتے ہوئے سمندر میں
مٹ جاتے ہیں۔

خاص چیز جو ہمارے معمولی تیز و عقل کو برہمہ کی طرف مٹا
کرتی ہے۔ ان اُپ نشتہوں کی تعلیم کے بموجب سنسار کا نشانہ
ہونا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کارج کارن کے
مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار خارجی کائنات
پر غور کیا جائے تو یہ غور بتدریج برہمہ کے علم تک پہنچا دیتا
ہے۔ دنیا پانچ تئوں سے بنی ہے جن میں برابر تبدیلی ہوتی
رہتی ہے۔ اور غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی میں تحلیل ہو جاتی
ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں بے ہو جاتا ہے ہوا آکاش
میں سما جاتی ہے۔ اور آکاش کو نظر میں نہیں آتا۔ مگر اپنے کارن

شبد (آواز) میں غائب ہوتا ہے۔ یہی کیفیت پنج تن ماترا یعنی سوکشم و لطیف عنصر کی ہے۔ یہ من میں اور من آہکار میں اہکار بدھی میں اور بدھی پر کرتی میں ہے۔ پر کرتی برہم میں ہے ہوتی ہے۔ یہ حالت پرے میں ہوتی ہے۔ جب رشتی ہونے لگتی ہے۔ تب پھر بتدریج پر کرتی سے بدھی۔ بدھی سے اہکار اہکار سے من من سے گیان اندری و کرم اندری و پنج تن ماترا و پنج تن ماترا سے چح ہما ہوت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں رہتے ہیں۔ برہم ان سے علیحدہ اور ان سے بہت قریب رہ کر ایک حالت میں قائم رہتا ہے۔ اُس کا علم شانتی دیوی والا ہے۔ اور اس بارضی عالم کے مصائب سے نجات کا مل بخت ہے۔

۱۲۔ کوشتکی ایشد

اس ایشد کا تعلق رگ وید سے ہے۔ اس میں چار باب ہیں پہلا ایک قصہ سے شروع ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں چتر گنگیا کے فرزند نے

سے جو اس عنصر کے لطیف عنصر۔ یعنی شبد۔ سپریش روپ
رس۔ گندہ۔ کے کثیف عنصر۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا

آکاش۔

یہی کہ ارادہ کیا۔ اور اردنی کو گیمہ کا رشتی تجویز کیا۔ مگر اُس کے
 عوض اُس کے فرزند سویت کیتو کو بلا سجا۔ چتر نے اُس سے
 پوچھا کہ دنیا میں کون گپت سہتا ہے۔ مگر وہ جواب نہ دے سکا
 سویت کیتو اپنے باپ گوتم کے پاس واپس آیا۔ اور یہ سوال
 اُسکو سنایا۔ تب باپ اور بیٹے دونوں چتر کے پاس گئے۔ اور
 چتر نے خوش ہو کر ان کو استعارات و تشبیہات میں برہم کا
 علم ادا پیش دیا۔

دوسرے باب میں پران کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں دیوداس
 کے پتر پتروں کے اندر کے عمل میں جانیکا ذکر ہے۔ اندر نے
 اُس سے کہا برہانگ پرتروں نے کہا کہ آپ ہی برتھویز کیجئے
 اندر نے تب برہم گیان کو سب سے اعلیٰ و افضل ٹھہرایا اور اتما
 کا لکشن بیان کیا۔ مد یہ پران پر گیا ہے۔ یہ آئندہ ہے۔ یہ لافانی ہے
 یہ نہ نیکی سے بڑھتا ہے نہ بدی سے گھٹتا ہے۔ حقیقتاً جبکہ وہ
 ان دنیاؤں سے اڑتا چلتا ہے۔ ان کو نیکی کرنے کی توفیق
 بخشتا ہے۔ یہ کائنات کا محافظ۔ کائنات کا خدائے کائنات
 کا بادشاہ ہے۔ یہ اتما ہے۔

چوتھے باب میں بھی اسی قسم کا بیان ہے۔



باخیم

اُنٹ سار

(اُنٹ ساروں کا عطر)

۱۔ ایتھر اُنٹ

سب سے پر گیا ہے۔ پر ہتھی - وایو - جل - آکاش - اور انکے
 اُن کچے بیج انڈج - جارج - سو مدج - اود بیج - گھوڑا - گائے - پورس
 ماضی - جتنے پرانے عاری ہیں کیا چلنے والے کیا اور نے والے
 کیا تھا و سب پر گیا ہی سے ہوئے ہیں - پر گیان میں پر تھت ہیں
 پر گیان سے سنا رہا ہوا - پر گیان ہی پر تھتا ہے - پر گیان ہی برہم
 ہے - ۱

۲۔ ایشا واسیم

سب بہوتوں کو کیوں آتما میں دیکھتا ہے - اور آتما کو سب

ہوتوں ہیں۔ وہ کسی سے گہن نہیں کرتا۔
 بے تشبیہ جانتا ہے کہ سارے ہوت آتما ہی ہیں اور
 آتما ہی میں ہیں تو موم اور شوک سے کون ہیں۔ (یعنی
 نہیں رہتے۔)

۳۔ کھٹ

جانے والا نہ جھٹتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ نہ وہ کسی سے ہوا۔ نہ اس سے
 کوئی ہوا۔ وہ انج ہے۔ رت ہے۔ شاتوت ہے۔ پورا ہے
 ہے۔ شیر کے مارے۔ جانے سے مارا نہیں جاتا۔ (۱)
 جو مارا نہ لاسوچے کہ میں مارتا ہوں۔ جو مرنا لاسوچے کہ میں
 مارتا ہوں۔ تو دونوں نہیں جانتے۔ نہ وہ مارتا ہے۔ نہ وہ مارا
 جاتا ہے۔ (۱)
 جس نے اشبد۔ اسپرش۔ اردپ۔ ادیہ۔ ارس۔ رت

لے نرت کے آدمی سے بعرم سے افسوس سے پیدا نہیں ہوتا۔
 نہ ابدی سے صورت والا نہیں ہے سے قدیم۔ نہ جو آوار نہیں۔
 نہ جس میں ہو سکتا ہے صورت والا نہیں ہے سے عضو والا نہیں ہے۔
 نہ جس کا ذائقہ نہیں ہے جسکی بو نہیں۔

جل شیر جو جل سے بہتر ہو کے یم کرنا ہے۔ سو آتما انتر یامی ہے
 امر ہے۔ جو گئی میں رہ کر گئی سے انتر جسکو گئی نہیں جانتی جس کا
 گئی شیر جو گئی کے بہتر ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتر یامی امرت
 ہے۔ جو انتر کش میں رہ کر انتر کش سے انتر جسکو انتر کش
 نہیں جانتا۔ جس کا انتر کش شیر جو انتر کش کے بہتر ہو کر رہا ہے
 سو آتما انتر یامی امرت ہے۔ جو دایلو میں رہ کر دایلو سے انتر جسکو
 نہیں جانتا۔ جس کا دایلو شیر جو دایلو کے بہتر ہو کے یم کرتا ہے سو
 آتما انتر یامی امرت ہے۔

جو دگیان میں رہ کر دگیان سے انتر جسکو دگیان نہیں جانتا جب
 دگیان شیر ہے سو آتما انتر یامی امرت ہے۔
 اورٹ ہے۔ درشا ہے۔ اشتر ہے۔ شروتا ہے۔ امرت ہے

۱۔ اسی طرح دیو۔ آوتیہ۔ دشا۔ چندرتارے۔ آکاش۔ تم تیج۔ سپر
 بہت۔ پران۔ دانی۔ نیت۔ کان۔ توچا۔ دگیان تیس سو مقابلہ
 کرتے ہوئے عیسہ ثابت کیا ہے۔ اعداد کرنا مصلحت نہیں سمجھا جاتا۔
 کہ جو نظر نہ آوے اسے دیکھنے والا دیکھ ہی جو سنا نہ جائے۔
 دیکھنے والا۔ تہ جو عقل سے نہ جانا جائے۔

وہ جس میں کوئی نہیں دیکھ سکتا جیکو کوئی نہیں جان سکتا - وہ
 ہو گیا ہے - وہ جس میں دوسرا دیکھ سکتا ہے جیکو دوسرا نہیں
 ہے - جیکو دوسرا جان سکتا ہے - وہ الپ ہے - نشے ہوا امرت
 ہے - جو الپ ہے - وہ مرتیہ ہے - ہو یا کہاں رہتا ہے -

ہے بھگون ! (نار دے پوچھا) وہ اپنی ہما میں رہتا ہے - واپس
 پوچھو وہ کہاں ہے سنت بھار نے کہا وہ اپنی ہما میں نہیں

رہتا - - - - - ۳

نشے آتا اور سے آتا نیچے سے - آتا نیچے سے آتا آگے سے
 آتا دشمن سے آتا اتر سے آتا ہی یہ سب ہے - - - ۴

وہ کہتا ہی اسکی جڑ سے وہ حیرن نہیں ہوتا - اُسکے بدہ کرنے سے
 وہ بدہ نہیں ہوتا - وہ برہمہ پورستیہ ہے - - ۵

ہے سویہ - آگے ت ہی تھا - ایک ہی ادویتہ تھا - اُسی کو کوئی کہتا
 ہیں - آگے است ہی تھا - ایک ہی ادویتہ - اُسی است نکلا -

۱۱. اُس نے کہا پر ہے سویہ ! نشے ایسا کو نہ ہو سکتا ہے کہ است
 سے سنکے - یہ آگے ستیہ ہی تھا ایک ہی ادویتہ - - ۵

۱۲ برہمہ - ۱۳ محدود - ۱۴ فال - ۱۵ عفت - ۱۶ ضیفی - ۱۷ ضعف
 ۱۸ قتل - ۱۹ بے نظیر - ۲۰ لانی

نشیے آکاش نام ہے۔ نام روپ سے پرے سو پر مہ وہ امر ہے
 دوتا ہے - - - - -

ابو میسر سے آپٹنڈ

جب پانچوں گیان اندر یہ من کے ساتھ رہیں اور بدھی غنیشا
 نہ کرے اسی کو پر م گئی کہتی ہیں - - - - -
 چت ہی سمنا رہے۔ تین کر کے سستے شود جو۔ چو چنن کرنا
 ہے۔ اسی میں تن سے جو جاتا ہے۔ یہی سناں کو ہم ہے
 چت ہی کے پر سادے شبہ۔ آجھہ کرموں کو ناش کرنا ہے
 پرسن آتا۔ آتماں ستر ہو کے ادے لکھو کو پرایے ہوتا
 ہے - - - - -

من دو پرکا۔ کا ہے۔ شدہ اور اسدہ لے اور کشپ سے
 جب رہت من کو نشیل کر کے جب امنی بھاو ہوتا ہے۔ تب
 اُس پر م پد کی پراپتی ہوتی ہے۔ جب تک ہر دے میں کسے
 نہ ہو جائے۔ تب تک من کا نہ وہ کرنا چاہیے۔ یہی سی گیان ہے
 یہی موکش ہے۔ سستیس کیوں کر غرقہ نہ سنا رہے۔ - - - - -

لے دیا پار سے آزاد۔ سے بھلا۔ سے من کی خرابی سے پاک ہو۔ ۵۰ حصہ
 سے دل سے فار۔ (۸) فار۔ (۹) باقی (۱۰) کتا بونی دل سے میل

چت کو جس کا ل سوا دھبی سے دھو کیا ہے اور آتما میں
 نوشت ہو گیا ہے جو سکہ ہوتا ہے پانی اُس کا برتن نہیں کر سکتی
 وہ آپ ہی اتنے کرن سے گہن کیا جاتا ہے۔ جیسو پانی میں
 پانی۔ آگنی میں آگنی۔ اکاش میں آکاش نہ دیکھ سکے۔ ایسے
 ہی جس کا سن انترگت ہے۔ وہ چھوٹا ہے۔ منشیوں کا من
 ہی منہ۔ و موکش کا کارن ہے۔ و شے کے سنگ بندہ
 اور نرد شے موکش سنا ہے۔۔۔۔۔

۱۰ یسوپیا سور

وہاں (برہمہ میں) سورج پر کاش نہیں کرتا نہ چاند اور تارے
 نہ سہلی۔ آگنی کی تو کیا ہاتھ ہے۔ اسی (برہمہ) کے پرکاشمان
 ہونے سے سب پرکاشمان ہوتے ہیں۔ اسی کا پرکاش سب کو
 پرکاشمان کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

۱۱ گہن آکاش

(برہمہ وہ ہے جو) گہن کا کان ہے من کا من ہوتا ہے اچھا

سنے انتہائی۔۔۔۔۔ کلام

۱ واچا ہے۔ پران کا پران ہے۔ آنکھ کی آنکھ ہے۔
 نہ وہاں (برمھ میں) آنکھ جاتی ہے۔ نہ داک جاتا ہے نہ من۔ ہم
 (اسے اُسکو) نہیں جانتے نہ (یہ) جانتے ہیں کہ کس طرح اُسے
 بتا دیں جو کچھ کہ جانا ہوا ہے اُس سے وہ اُنہی ہے وہ اُس کو بھی
 جو کچھ کہ نہیں جانا ہوا ہے پر سہ ہے مایہ ہی پھلوں کی صفوں
 نے اُسے ہم کو سمجھایا سنا ہے

۲ جو داک سے پرگٹ نہیں ہوتا اور جس سے داک پر گٹ ہوتا ہے
 اُسی کو تو برمھ جان نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے۔ جو من سے
 من نہیں کرتا۔ اور جسے کہتے ہیں کہ من من کرتا ہے۔ اُسی کو تو
 برمھ جان نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے۔ جو کانوں سے
 نہیں سنا۔ اور جس سے یہ کان سنا جاتا ہے اُسی کو تو
 برمھ جان نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے۔ جو پران سے پران
 نہیں لیتا۔ اور جس سے پران پران لیتے ہیں اُسی کو تو برمھ جان
 نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے

۹۔ ماندو کیہ

۱۱ کلام۔ کے الگ۔ تہ سلف۔

شانت ہے۔ سکھیاں روپ ہے۔ ادویتہ ہے۔ ہنسی کو
چتور کھ مانتے ہیں۔ وہی آتا ہے۔
وہی دیکھ ہے۔

۱۰۔ پیرسن

یہی دگیان آتما پُرس دیکھنے والا ہے۔ چھوٹے والا ہے۔ سنے والا
ہے۔ سونگھنے والا ہے۔ رس لینے والا ہے۔ من کرنا والا ہے۔ جاننا والا
ہے سو مہ ! اکثر (برکھ) کو جو دگیان آتما ہے۔ اور
جس میں سب دیوتا (اندریہ) پران اور ہوت (غاصر) پرست
ہیں۔ وہ سر دگیہ ہے وہ سب میں پرورش کرتا ہے۔ م

۱۱۔ مہمٹک

دویتہ ہے۔ امور تی ہے۔ وہی باہر ہے۔ وہی بہتر ہے۔ آج
ہے۔ پران ہے۔ امن ہے۔ شہر ہے۔ پر اکثر سے بھی پر ہے۔

لہ لانی کے چوہا سے عظیم رہ، لازوال سے قائم سے محیط
لہ رامہوا۔ سے بھول لہ جبکی شکل نہ ہونے جو پیدا نہ ہو لہ
جو پران والا نہ ہو۔ لہ سذر۔

ایہ

یہ امرت برکھ آگے ہے۔ برکھ پیچھے ہے۔ برکھ دہنے۔ اور
 بائیں ہے۔ نیچے اور اوپر ہے۔ یہ برکھ برکھ ہی پھیلا
 ہوا وشتوئیں ہے۔

۲

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

اووم سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا سنا

۱۰ فضل ۱۰ سنا۔

قابل دید کتابیں

جو طبع ستیہ دہرم پر چارک جلد ہر شہر سے نقد قیمت یا دیلیوپے میں کے ذریعہ
مکتی ہیں۔ ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائے۔

منج مذہب کا مخرج بدہ دہرم ہے۔ اردو قیمت امرنی جلد
سنسکرت زبان کی عظمت اردو - - - - -

پرتی مذہب کا مخرج دیک دہرم ہے۔ اردو
سیوا جی اور روشن آرا خدا رنگ زیب کی شادی اردو ۳

معدن التہذیب اردو - - - - -
چارچہ چند رگیت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی

حیرت انگیز واقعات اردو

سندھیا منظوم - - - - -

بھارت کی شجاع اور عالم استریوں کے کارنامے

حصہ اول - اردو

حصہ دوم رہسوتنی کی شادی اردو

حصہ سوم۔ چوڑا کا محاصرہ اردو

حصہ چہارم - اردو

ثبوت تثلیث وید اردو

سوگ میں بچک ٹکٹیٹ اردو - - - - -
 سقیم سرم پر چاک پر پہلا لائیکس اردو - - - - -
 " " " ہندی - - - - -
 آپدیش منجری اردو - - - - -
 دیدات مہوات نوزن اردو - - - - -
 یوگ فلاسفی اردو - - - - -
 ساکنہ کارکا اردو - - - - -
 آپتہ اردو - - - - -
 آریہ دیشن دیوانی فلاسفی اردو - - - - -
 افتران نکت دہرم اردو - - - - -
 شیو دہرم اردو - - - - -
 فقہ ہندو اسلام میں توافیق اردو
 سدس قابل غور اردو
 دہرم پر میدان اردو اردو دیا کے لاپہ ہندی
 آئینہ چین چالیسی ہندی - - - - -
 ویشو دہرم زیر طبع : مہا کو
 تصدیق صداقت دہرم آریہ - - - - -
 المکتبہ ہندی رام سنسکرت پریس

جامع المعونات بہار آراء و ملک پسندینہ کا حصہ

1600



پنفلٹ نمبر ۱۵

۱۵



۱۵۱ وجہ تسمیہ - لفظ اُنشہ کی تشریح بتفصیل و تصریح

۱۵۲ اُنشہ دس کی تعداد - قدیم و جدید اُنشہ

۱۵۳ عام کیفیت - زمانہ تصنیف - مصنفین

۱۵۴ اُنشہ دس کے مضامین کا خلاصہ

۱۵۵ اُنشہ دس کا عطر

مسبب جازت ہمارے شیوہ لال و من ایم - اُنشہ

مطبع سنیہ ہم پر ہارک جلد ہستہ میں

مھاشہ مفتی رام کھنہ ہو گھیا

بہ قاسم کبیر و قیمت بہتہ میں دلائے مصداق

قیمت فی جلد ۱۰۰

ओ३म् ।

सा० संख्या

पंजिका संख्या

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना
अनुचित है ।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं
रख सकता ।

میں نے ترتیب دیا
ہیں۔ بکھر چکے
کی قدر ہوگی جو
ہیں۔ اگر دنیاوی
رجبہ کو جلد میں
اس صلی کتاب
معاف کیجئے
ہیں۔

من

وہاں

آریوں کو مقدس نوشتوں میں شرتی، کا پہلے نمبر پر، اس کو بھرتی کی تفہیم کی
 ہے۔ ابھی تک سابق الذکر، الہامی تسلیم کی جاتی ہیں، یا بعد الذکر مقبل، بنوگ
 (پاک) ان لوگوں کی تصانیف ہیں بشرکتی میں "منتر" برہمن و
 سہی دیا نند سرسوتی صرف دیدوں کے منتروں کو، الہامی تسلیم کرتے
 ہیں۔ برہمن - انہی تصانیف میں مختلف دھتوں میں ترتیب دے
 گئے ہیں۔ جن میں وہاں وغیرہ کے تواریخی تذکرے بھی موجود ہیں
 چار دیدوں کے برہمن - چھہ اگ - چہہ اپانگ - چاراپ دید
 اور سہا سٹا کھا (شاخیں) جو دید کی تشریح کے طور پر برہما
 وغیرہ ہر شے کی تصانیف ہیں وہ "پرتہ پرہن" یعنی دیدوں
 کے مطابق ہونے سے متقدم مخالف ہونے سے غیر مستند ہیں۔

دُاپ لشد“ داخل ہیں سمرتی میں پوران۔ راہتاس۔ دشمن
اور دھم شاستر کا شمول ہے۔

اس سے ظاہر ہو گا کہ اپ لشد درجہ شمار اعلیٰ درجہ کے مقدس
نہی کتابوں میں ہے اور آریوں میں اس کی تعظیم بہ این حیثیت ہمیشہ
سے ہوتی رہی ہے۔ مقدس نوشتوں میں ان کو اصلی جوہر
و علم عرفان تسلیم کیا گیا ہے۔

دیدوں کا سہیتا بہاگ یعنی وہ حصہ جس میں صرف منتر ہیں۔ علم
دھم کا مخزن۔ کلام آہی۔ منتر من الخطا سمجھا جاتا ہے۔ اس کے
ایک ایک منتر لشرج کئے جانے پر بہت معلومات کا باعث ہو سکتا
ہے۔ اور انہیں صرف الیٹور کی عبادت، مناجات و حمد ہی نہیں ہے
بلکہ علوم و فنون کا بیج موجود ہے۔

براہمن ان منٹروں کی تفاسیر ہیں۔ چونکہ منتر بطور خود صرف
پندرہ مختصر لفظوں میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرورتاً یکہ دیگر
نشرتِ طالب معارف کے استفسار و صراحت کی وجہ سے ہر دیکھ
کے ساتھ ایک ایک براہمن کا حصہ ضافہ کیا گیا۔

۱۰ پوران سے مراد صرف براہمن بہاگ سے ہے۔ ان آج کل
کے پورانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ۱۱

برائے ہمنوں کے بعد دوسرے قسم کی تحریرات ہیں جن کو "پلیٹ" یا "آرنیک" کہتے ہیں۔ یہ دراصل دیدوں کے ضمیمہ ہیں۔

"آرنیک" کے اصلی معنی "جنگلی سے تعلق" ہیں۔ جس کا مطلب ابدی النظر میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ آرنیک اُن عالمی دماغ اِن لوں کے خیالات ہیں۔ جو غمانہ دہی کے تعلقات سے سبکدوش ہو کر مرتاضانہ زندگی میں جو علمی الموم تہائی دریافت میں بسر ہوتی تھی۔ "ایشور دجیو" کے دقیق سکوں پر وچار کرتے تھے "آرنیک" میں مریادی معاملات کی طرف سے بالکل بے توصی و عدم انتہائی ظاہر ہوتی ہے۔ اور صرف روحانی مسائل کے عمیق دریا میں غوطہ لگانا اصلی مقصد سمجھ لیا گیا ہے۔

منتروں میں روحانی مسئلہ دینو بطور اشارہ بیان ہوئے ہیں اور وہ ضرور شرح کے محتاج تھے۔ یسویوں نے انہیں منتروں کا سہارا لیا۔ ان میں دنیا کی پیدائش۔ ایشور کی قدرت۔ جو کی جہت کا راز پاکر انہیں کے اثر سے وچار کرتے ہوئے ایسی عظیم الشان فلسفہ کی عمارت کی بنیاد ڈالی۔

ان پتھروں میں دراصل ایشور کی انوہیت کا تذکرہ ہے۔ ویدک لہجہ میں یہ حصہ نہایت دلچسپ۔ مفید و نتیجہ آور ہے۔ یہ گمان کا ندھینے علم و فہم کا حصہ اور کرم کا ندھینے

اراکین شریعت سے جن کا بالتوضیح بیان براہمنوں میں موجود ہے
کوئی تعلق نہیں کھنڈ-کرم دگیان کاٹھ کا مقصد۔ ایک ہی ہے دونوں
لازم بالمشورہ ہیں۔ دونوں سے نجات یعنی خیم و مرن کی تکالیف سے
ستھکاری معذور ہے۔ براہمنوں میں کرم کے انجام دینے کی ہدایت ہے
اور ایک کو مکش کا ذریعہ قائم کیا ہے۔ آپشنہوں کے رشی برکس
ابن کے دعویٰ کرتے ہیں کہ جب تک "میرٹھ" کا پورا علم نہ ہوگا اور
انہیں رچا۔ نہ کیا جائیگا کہ کسی نجات کی امید نہ کرنی چاہئے۔

اس خیال سے اپنٹ۔ آریہ فلسفہ کی جان ہیں اور "ایشور"
اور اُسکی قدرت کے تعلق مساوات کی گرد کشائی کی پہلی کنجی ہیں
پردیہ مکیس کے لڑکھائی کی رائے ہو کہ دنیا کے لڑچھریں آپنٹہوں
درجہ اعلیٰ رہیگا۔ وہ انسانی دماغ کی بند پروازی کے اعلیٰ نمونہ
ہیں اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں لوگ ان کو استعجاب کی نگاہ سے
دیکھیں گے۔

شوپنہار صاحب جرمنی کے مشہور فلاسفر کہتے ہیں کہ آپنٹہ
میری زندگی میں تقویت دہنی کے باعث ہے میں اور موت میں بھی
میری تقویت دہنی نہیں میں ہوگی۔

۵
اُنشد

باب اول

اُنشد لفظ کی تشریح و صورت

سنسکرت لغات میں اُنشد کے معنی ”رہسیہ“ یعنی سار سرت
کے ہیں۔ اُنشد سنسکرت اودھ شد (شجھ) اُنپ
उप اور नि سے موضوع ہوا ہے۔ اُنشد کے معنی برباد کرنے
”حکوت کرنے“ اُنپ کے معنی ”نیزدیک“ اور ”نی“ کے معنی
”علیٰ القوا“ یا ”بالیقین“ کے ہیں۔

نیزدیک صواب کی جہی سی ہے اور عام طور پر یہی ”اُنشد“ ”رہسیہ“
کا مرادف سمجھا جاتا ہے۔

شکر چار یہ جو بہ کثرت مذہبی کتابوں کے مُفسر اور دیدانت سار
کے مُصنّف سمجھے جاتے ہیں۔ اپنے مکھڑا پُشت کی تشریح کے شروع
میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ نجات کے متلاشی ہیں اور محسوس و
نایابِ عالم سے قطعِ تعلّق کر چکے ہیں اور آپ پُشت کے علمِ سیرِ حق
و ماہرینِ اکیان اور بہی سے آزاد ہو گئے۔ کونکہ اسِ خلقت
کی پیدائش اکیان سے ہے۔ اُس وقت یہ اکیانِ یرباد
ہو جاتا تھا۔ شد۔ اودہ کا مطلب اسِ بربادی سے
ہے اور آپ پُشت لغوہ کے یہی معنی ہیں۔

مگر شکر کے مطلب سے صرف اُن لوگوں کو اتفاق ہوگا۔ جو
ادویت باوی ہیں۔ مادہ کے ٹکڑوں پر غور کرنے سے یہ بھی
مفہوم ہوتا ہے کہ یقیناً نزدیک حرکت کرنے کے معنی زیادہ
جسپاں اور موزوں ہیں کتنے اُپ لشد کے مطالعہ درِ چار سے
برہم گین کا حصول مقصود ہے۔ اور یہ درِ چار طالبِ صداق
کو یقینی طور پر اُس گیان کے منزل مقصود تک یا اُس کے نزدیک
پہنچاتا ہے۔

دوسری وجہ تسمیہ اور جہی قابل غور ہے۔ شہ لفظ کے معنی ”بیٹھے“ کے ہیں۔ ”نی“ کے معنی ”نیچے“ اور ”اپ“ کے ”نزدیک“ ہیں۔ اوایل میں یہ دستور تھا اور بنارس وغیرہ مقامات میں

اب تک بھی رواج ہے کہ شاگرد استاد سے نیچے بھٹک کر
اپنا سبق پڑھتے تھے یا بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ مگر یہ تفسیر
ابھی تک کسی نے تسلیم نہیں کی۔ آپ نشہوں میں ایک رسالہ
پرشن آپ نشہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے مخاطب کسی قدر
اس بیان میں موزونیت آجاتی ہے مگر عام طور پر یہ معنی دہسند
نہیں ہے۔ آپ نشہ کا خطاب ہمیشہ سے گیان کا نذرنا ہے اور
وہ ہمیشہ ہم عرفان کے قیمتی خزانہ خیال کئے جاتے ہیں۔ اسوجہ
سے ان کو ”رہسہ“ کہنا بجا ہے اور یہاں تک زیادہ موزون ہے
سنسکرت کا مشہور قواعد آموذہ ہرشی پانتھی بھی اسکی تائید
”رہسہ“ ہی کرتا ہے۔ اور اس کے معنی ”راز کے نزدیک داخل ہونا“
بتاتا ہے۔ یعنی من کو اصلی گیان کی طرف اس عجیب و گہرے علم کی
مدد سے مکیو و متوجہ کرنے سے دائمی سرور، آئندہ میں داخل ہونا
ممکن ہے۔

علامہ بریں ”اپ نشہ“ لفظ کی تشریح کہی کہی مختلف معنوں میں کی گئی ہے
مگر عام طور پر انکی غرض ان کتابوں سے رہی ہے جن میں برہمہ گیان
کے مضمون پر بحث ہے۔

۱۰ پوشیدہ - خفیہ

باب دوم

اپنی زندگی تعداد وغیرہ

اپنی زندگی کی تعداد کا ٹیکہ ٹیکہ لگانا بہت مشکل کام ہے
 پندرہ سال گذرے ایک یورپین محقق نے انکی تعداد ۴۳۵ تک
 دریافت کی تھی مگر جہاں تک یہ عیلا ہے۔ اس وقت ۷۲۳ ہے
 تک پہنچتا ہے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب نے جو با ترتیب فہرست
 شائع کی ہے۔ اس ۹۲۷ اپنی زندگی کا پتہ لگاتا ہے۔ بعض نے ان
 کی تعداد ۱۵۸۷ بعض نے ۱۰۰ قائم کی ہے۔

مگر ان میں سے بہت اپنی زندگی بالکل مختصر اور غیر کارآمد
 ہیں۔ زیادہ مشہور۔ کارآمد دستہ اپنی زندگی کی فراغت
 سر واپ زندگی رہتا ہے جو ترقی پر کاوش رسالہ میں کی گئی ہے

پروفیسر ویر صاحب نے یہ ڈاکٹر ویر صاحب کی تحقیقات سے معلوم
 ہوا ہے۔ ڈاکٹر ویر صاحب نے پروفیسر ہاگ صاحب ۱۲۰

صرف ۱۲ ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) ایتریہ اپ نشد

(۲) میتریہ اپ نشد

(۳) چھاند گیہ اپ نشد

(۴) برہدار نیک اپ نشد

(۵) پرشن اپ نشد

(۶) کوشنکی اپ نشد

(۷) میتیشہ اپ نشد

(۸) کھٹولی اپ نشد

(۹) سوتیا سوتر اپ نشد

(۱۰) برہدار نیک اپ نشد

(۱۱) کین اپ نشد

(۱۲) نر سیہو تر تپہ اپ نشد

عام طور پر جو اپ نشد اس وقت زیادہ مستند سمجھے جاتے

ہیں۔ دس ہیں۔

ایش۔ کین۔ کھٹ۔ پرشن۔ مند۔ لندو گیہ۔

میتری۔ ایتریہ۔ چھاند گیہ۔ برہدار نیک۔

ان میں سوتیا سوتر کوشنکی کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

ان موجودہ اپ نشدوں کی بہ لحاظ ان کے مقنا میں سے
 نفیم کرنا مشکل ہے۔ قدیم بارہ اپ نشدوں میں کسی خاص طرز
 عمل یا فرقہ سے مطابقت نہیں ہے۔ بلکہ سب بلا استثنا
 برہمگیاں پر بحث کرتے ہیں۔ دوسرے اپ نشد جن کو اچھڑ
 کہتے ہیں۔ تھوڑے زمانہ کی تصانیف ہیں اور ان میں اس
 قسم کے محدود خیالات بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ قدیم بارہ
 اپ نشدوں کی تفصیل یہ ہے۔

ایترہ۔ کوشٹکی۔ واسکلا۔ چاندوگیا۔ ستروور
 کشا دلی۔ سنہوالت۔ تدیویشو سنکلیپ۔ پرشوتکتا
 ایش۔ ورہ آرینک۔

ان اپ نشدوں میں ستروور یہ ایش کو قدیم مانا گیا
 ہے۔ مگر اس میں محدود خیالات موجود ہیں۔ ابتداء میں اسکو
 اپ نشد نہیں کہتے رہے ہونگے۔ بعد کو شامل کر دی گئی ہوگی۔
 دواپ نشد ایترہ اور کوشٹکی رگ ویدی کہلاتے ہیں
 مینہ اور آیترہ ویدانت کی بہت معتد رسائے ہیں۔

یہ پرنیروہیر کی مہڑی آف انڈیا میں اپ نشدوں کی ترتیب۔
 ترجیح اور خصوصیتوں کا بیان ہے۔

کرشن - بچرود کے آپنشد تترتہ ہے اور دوسری تترتہ
ہے - یہ سچرودیدی برہمنوں کی جو اپنے آپکو تترتہ کہتے ہیں -
خاص کتاب ہے -

سکل بچرود کے دو آپنشد ایش و ورد آرنیک ہیں انکی
بڑی سند مانی جاتی ہے -

سام دید کا آپنشد چہاند گمہ ہے یہ بھی مشہور و معروف ہے -

اتھرو دید کے آپنشد علی العموم میں منتر لکھے گئے ہیں ان
میں اور دوسرے دیدوں کے آپنشدوں میں یہ بہت بڑا
امتیاز و فرق ہے - انکے مضامین میں بھی اختلاف ہے کسی

میں برہمہ گیان پر بحث ہے - کسی میں یوگ کا ذکر ہے - اور
یوگ کو برہمہ گیان حاصل کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے *

مانڈ وکیہ - اتھرو دید کا خاص آپنشد ہے - اصول تعلیم کے
محاط سے یہ زیادہ قابل قدر کتاب ہے - مندرجہ ذیل مختصر الفاظ
سے اسکی عظمت ظاہر ہوگی -

اُعلیٰ علم سے لازوال برکاتی سا گیان ہوتا ہے - جو عقلاً
آفرینش کا باعث سمجھ کر دیا جاتا ہے جس طرح کڑی اپنے

۱۲۰ کارن - عت - کہ ہندو گمہ - عت - کارن ۱۲۰

تاگے کو پہلانی ہے اور پھر سمیٹ لیتی ہے۔ جس طرح پودے
 اگتے دشت و نمایاں ہیں۔ جس طرح زندہ وجود کے جسم پر بال
 اگتے ہیں اسی لازوال و غیر فانی پر کرتی سے یہ خلقت پیدا
 ہوتی ہے۔

دوسری سکتہ مستند کتاب پر سن ہے۔ یہ ہر دور سے
 اپنا تعلق دیدوں سے ظاہر کرتے ہوئے ویدانت کے اصول کی
 تعلیم کرتے ہیں۔

باب سوم

عام کیفیت۔ زمانہ تصنیف۔ مصنفین

اُب نشد علی العموم مکالمہ کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں بیشتر
 مضامین نشر میں ہیں۔ صرف کہیں کہیں نظم بھی داخل کیا گیا
 ہے۔ طول طویل اُب نشدوں میں پُر افانہ قصوں سے بہت
 کام لیا گیا ہے۔ مگر چھوٹے اُب نشد زیادہ مختصر اور باتا عدہ
 ہیں۔ بعض بعض ان میں سے بالکل نظم میں ہیں۔ مکالمہ علی العموم

استاد و شاگرد کے درمیان ہے اور کبھی کبھی خاوند و بوی
 کے درمیان بھی موجودہ دآئندہ زندگی کے مسئلہ پر جھڑپاڑ
 ہو گئی ہے۔ قصہ طلب تعلیمات اور جا بجا دیدوں کے حوالہ جات
 کا بھی ذکر ہے۔ یگیہ و کرم کا نڈ کا بھی کہیں کہیں تذکرہ ہے۔ مگر
 بلا استثناء جملہ آپ نشدوں کا عین مقصد یہ ہے کہ آتما کے گیان
 اور آتما سے انسانی روح کے تعلق پر بحث کر کے مہاتیت تک
 پہنچنے کی کوشش مد نظر ہے۔

آپ نشدوں کی تالیف و تصنیف کے زمانے کو قائم کرنا بہت
 مشکل ہے۔ اور کسی طرح کوئی شخص قطعی رائے پاس نہیں کر سکتا
 کہ کس وقت میں وہ تصنیف ہوئی ہیں۔ آپ نشدوں کی تعداد
 کثیرہ ظاہر کیجاتی ہے۔ مگر وہ دراصل آپ نشد نہیں ہیں اور شکر

✽ انگریزی محقق یہ کہتے ہیں کہ آپ نشدوں کی ترتیب دیکھیں جنہوں
 کے بعد ہوئی ہے۔ یہ سچ ہے عبارت دونوں کی ایک طرح
 کی ہے زبان میں بھی فرق نہیں ہے۔ مگر ان کا یہ کہنا کہ پہلے
 آریہ عناصر کی پرستش کرتے تھے اور رفتہ رفتہ بتدریج جن کا
 حینالیشور کی جانب مائل ہوا اور ابتدائی سادگی کی حالت سے
 ترقی کرتے گئے۔ منط ہے۔

کے مابعد زمانہ کے اوج ہیں۔ شکر آچار یہ نے جن اُپنڈوں
 پر تفاسیر لکھی ہیں وہ زیادہ معتد و مستند ہونے کے قابل ہیں
 اُپنڈوں کا شمار ہمیشہ شری کے طور پر ہوتا ہے بلکہ دشمنوں
 میں بھی جہاں نہیں ذکر ہوا ہے اُن کو شری ہی لکھا جو اُن
 کی طرزِ ترتیب۔ اسماء پسندی۔ پرمعنی ہونا اس امر کی
 صریحی دیں ہے کہ دیدوں کی طرح اُن کو بھی حفظ یاد کرتے تھے
 ہمارا خیال ہے اور یکن ہے کہ وہ صحیح بھی ہو کہ اُپنڈ تعداد
 میں ہمیشہ ۱۰۱۲ کے درمیان ہیں۔ شکر آچار یہ مولیٰ متحقق نہیں
 تھے۔ جینیوں کے مقابلہ میں اُن کو دیدوں کی صداقت ثابت
 کرنے میں جو جو دقتیں پائیں ہوئیں ہونگی۔ وہ باسانی ذہن نشین
 ہو سکتے ہیں شکر نے اپنے پکش کی صبوطی کے لئے ضرور ہے
 کہ اُپنڈ ویکسی پوری پوری تلاش کی ہو۔ اُن کو اُس زمانہ میں
 اتنے ہی اُپنڈ ملے ہوں۔ جن پر انکی ٹیکا ہے۔ شکر نے
 اپنی جستہ کرنے کا سالن زیادہ تر انہیں اُپنڈ سے حاصل
 کیا تھا۔ اس بات پر غور کرتے سے بہ آسانی سمجھ میں آ سکتا
 ہے کہ اُپنڈ بہت قدیم کتابیں ہیں اور اُن کا دیدوں سے
 متعلق ہونا اس دعویٰ کی تائید فرمید ہے۔

لے پہلو کے شرح ۱۲۶۰

اس مشکل اور پیچیدہ والا بچل مقدرہ کی نسبت پر فریہ
سیکس مولر صاحب اس طرح لکھتے ہیں :-

تنگو ان اپ نشدوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت
مختلف اوقات میں تصنیف ہوئے ہیں مگر انکی نسبت ہیک
ہیک زمانہ قائم کرنا اس وقت بالکل غیر ممکن ہے کسی شخص کو
شک نہیں ہو سکتا کہ جن اپ نشدوں کا تعلق سمجھتا و براہمن
گرنتوں سے ظاہر کیا گیا ہے وہ بہت قدیم ہیں بعض بعض اپ نشد
بعد کے ہیں۔“

یہ وقت کسی طرح رفع نہیں ہو سکتی۔ مگر چونکہ مقررہ اپ نشدوں
کے قدیم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ہم اس مسئلہ کو یہیں ختم
کرتے ہیں۔

اپ نشدوں کے شمول میں لوگوں کی رائے یہ ہے کہ بارہ اپ نشدوں کو
چھوڑ کر باقی سب بعد کی ہیں۔ اور چونکہ ان کو اپ نشد تسلیم نہیں
کیا جاتا ان کی صراحت کرنا۔ ان کے تصنیف کے زمانہ کی تلاش
کرنا فضول ہے۔ اس خط کی نسبت اس قدر عرض کر دینا ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ شکر کے بعد اپ نشدوں کی عظمت ذہن نشین کرنے
ہوئے تیز طبیعتوں کو اپنی طبع آزمائی کا موقع ملے گا۔ اور اپ
کی طرز تحریر کی تقلید میں مصنوعی رسائے بنا بنا کر ان میں شامل

کرتے ہوں گے۔ جتنی شخص آپ نے اکبر عظمیٰ کے وقت کی تصنیف
ہیں۔ جیسے الوپ اُپنشد وغیرہ اس آپ نے شریچھ سول اللہ
و مسلمانوں کا کلمہ لا۔ الحمد للہ الرسول اللہ بھی موجود ہے۔ یہ
بھی کسی جلتے ہوئے آدمی کی کارستانی ہے۔

دراشکوہ اکبر کے پوتے نے ۵۴۲ آپ نے اردو کا ترجمہ فارسی
زبان میں کرایا۔ اب اس وقت انکی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ۴۵۴
تک شمار کی نوبت پہنچی۔

خاص خاص آپ نے اردو کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
روحانی سابع کے حل کرنے میں کشتربوں کو اکثر یہ طوے حاصل
تھا۔ اکثر ہرموں کا ان کے پاس جا کر برہم گیان کا حاصل کرنا
بدیہی بہت ہے۔ کہ برہم گیان کے سیکھنے میں کسی قسم کی قومیت کا
خیال سدراہ نہیں ہوتا تھا۔

آپ نے اردو کی تصنیف کے وقت کا پتہ لگانا اسکان سے باہر
معلوم ہوتا ہے۔ ان کو آریہ لٹریچر کا بہت قدیم حصہ تسلیم کر کے
اسی مسد کو بلا حل کے ہوئے چھوڑنا پڑتا ہے۔

آپ نے اردو کی ترتیب مختلف ریشیوں نے دی ہیں۔ جن کے
نام مختلف کتابوں میں آئے ہیں۔ پرشن آپ نے اردو میں ایک نئی

لے خود آپ نے اردو میں مختلف یا مترتب کا نام نہیں ہے۔ انکی ترتیب ظاہر

میلہ نامی چہ شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ کٹھ اپنہ ایم
نیچکت کوتم کے لئے کو اپیش کرتا ہے۔ علی ہذا۔

باب ہمام

خاص خاص اپنہ وک خلاصہ

انتخاب

ایترہ اپنہ

یہ اپنہ۔ رگ وید کے ایترہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے
لیا گیا ہے۔ اس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں تین فصل ہیں
دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں۔ اس کا نام ایترہ
اسوج سے ہوا کہ ایتر کے لڑکے مہیدس نے اسکی ترتیب دی

کھنٹی یا آنکھ اسکو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائش۔ انشور کی الوہیت۔ انسان
و نواج و غیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ مفرد روح جو کالمبد
انسانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔

بیدار^(۱) می - خواب^(۲) - گہری نیند^(۳)

خلقت۔ روح اور پرماٹما کے ساتھ اس کے فطری پردہ چار کرتے
ہوئے حیثیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کے تین طرح کی پیدائش کا
ذکر ہے۔ پہلے وہ نلکہ (دانہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے
انسان کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے اس جسم کو ترک
کر کے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ بوجہ
اودیا کے انسان ایک شیریر سے دوسرے شیریر میں گھومتا رہتا
ہے۔ سچے گیان کے حصول سے جنم و مرں سے نجات ہوتی ہے۔
تیسرے باب میں روح کے سچے لکشن کا ذکر ہے۔ روح کو جس

(۱) جاگت (۲) سوپن (۳) سکھپتی۔

نہ جہالت۔ اگیان کے جسم سے ملت۔ توفیق خصوصیتیں



ہیں ہے۔ روح کان نہیں ہے۔ آئکھ نہیں ہے۔ نہ روح
 من ہے۔ روح گیان ہے اور گیان سے سمجھ میں آتا ہے۔
 روح اور پر ماتما کے پتھے گیان اور دونوں کے حقیقیہ حالت
 کے سمجھنے سے لافایت ملتی ہے۔

۶۱۔ ایش

اسکا دوسرا نام ”واج سنیہ سہتا“ वाजसनेयसंहिता
 ہے۔ یہ شکل یجروید سے منوب ہے۔ اس کا مصنف واج سنیہ
 گیہ و لکیہ۔ شی ہے۔

یہ بہت چھوٹی اپنشد ہے اور پر ماتما کے گیان کو ب پر
 نیت دیتے ہوئے دورا سے گیان و کرم کی تعلق کرتی ہے
 ان کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ دونوں
 اچھے نیک آدمی پیروی کرتے ہیں۔ جو لوگ پر ماتما کا گیان
 جانتے ہیں۔ وہ اصلیت کے۔ اھتھ کو پتھو پختھ ہیں۔ تمام دُنیا
 (نعت) کا پرکاش اُس میں ہے اور وہ کل برہما بڑ میں نظر
 ہے۔ اس کا اچھی طرح سمجھ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اور
 یہ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اگیان کا ناکامی ہو کر موکش کی

۱۲۔ مہانت۔ لاسی۔ اودیا۔ ر، سجات ۱۲

پیش

۲۰

پراپتی ہوتی ہے۔

جو لوگ اپنے خیالات کو موافق تک نہیں پہنچا سکتے ان کو
 دیدوں کی ہدایت کے بموجب کرم کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے
 وہ پاپ کا ادھکا ہو گا۔ اور آپاس سے گیان کی پراپتی ہوگی
 ”ان تینوں فریقوں میں سے کسی ایک کے انجام دینے سے
 موت کے بعد آنند کی حالت حاصل ہوگی اور جس طرح بتدریج
 رفتہ رفتہ آدمی ان میں ترقی کرتا جائیگا۔ اونچے طبقات میں
 پیدا ہوتا جائیگا اور جنم جہانم کی سیدھیوں سے پریم بد کا ادھکا
 بنتا جائے گا۔ لیکن طالب صادق کو اس بات کو ذہن نہیں کرنا
 چاہئے کہ برہم کا گیان ہی اعلیٰ چیز ہے اور گیان اور آنند صرف
 ”برہم“ میں ہے۔

(۳) کشہ اپیش

یہ مشہور آپتہ گوید سے متعلق ہے بعض اسکو سام دیدی کہتے

۱۰ فصل۔ اراکین شریعت کے عبادت (۲) حصول (۴) مستعد و خیم (۵)

ہیں۔ مگر عام رائے یہ ہے کہ اتر دویہ کی اپنہ ہے۔
اس میں دو ادھیار شامل ہیں اور ایک ایک ادھیار میں تین
فضل بنام دتی موجود ہیں۔

جیلاٹ کی بلند پروازی، بقور کی عظمت، دطرز اظہار کی نفاست
میں ایسکو قریب قریب تمام اپنہوں پر فوقیت ہے۔

نچکیت نامی گوتم کے لڑکے کویم نے یقین کیا ہے۔ نچکیتا نے
جو سوال کئے ہیں ان سے انانی دماغ کے اعلیٰ رسانی ظاہر ہوتی
ہے۔ ہم کے جواب کی معقولیت قابلِ توالینہ ہے۔ گو نچکیتا کے
ساتھ بہت سی دقیقہ سداہ کنگیس مگر اس جو امر نے نفس
مشتبہ کو صحت سے نہیں جانے دیا۔

جس روایت سے اپنہ کی ابتداء لگی ہے وہ جیل ہے۔
وہ کسی زمانہ میں سورگ کی خواہش میں داسپرد کے فسرزد
(گوتم) نے اپنی تمام جائیداد (خیرات میں) بخش دی۔
نچکیت نامی اس کا لڑکا تھا۔

۱۰ نلاطوں (پٹیوں) کی پچھلی نامی کتاب کے پہلے دو باب کسی لحاظ سے
اس نچکیتا کے حالات سے مقابلہ کئے جانے کے قابل ہیں۔
۱۱ پچھلے بہت۔

بب داںج کا سامان حاضر کیا گیا۔ نو جوان کا دل فرزندانہ
ترددات سے متفکر ہوا۔ اسے سوچا۔

” جو شخص برہمنوں کو (بڑی گائیں) ایسی گائیں دیتا
ہے جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ
دہی نہیں دے سکتیں یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں وہ ایسے لوگ
میں جاتا ہے جہاں کوئی گندہ نہیں۔“

وہ سطح سوچ کر باپ کی مصیبت بچانے کے فکر میں سرگرم
پاس گیا۔ اہل پوچھا۔ ”پتا! ان گاؤں کے عوض آپ مجھے کس کو
دو گے؟“

باپ نے کچھ سوچا۔ تباہی کے بعد ہی سوال کیا۔ باپ نے
غصہ کی حالت میں کہا۔ ”میں تم کو یہ کہہ دوں گا۔“

لڑکے کو قہر ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پر صبر کیا۔ باپ کو بھی
محبت و غصہ کی کارروائی پر غور آیا۔ چپکے سے کہا کہ
دل کو پورا کرنا چاہئے اور مطمئن ہو کر ہم کی تلاش میں نکلا۔ جب
ہم کے مقام پر پہنچا۔ ہم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ چکیاتین
نہایت شہزادہ ہو کھا پیا اس کے مکان پر پرارے۔ جب
لوٹا اس نے اپنی مہاں کو اس حالت میں پایا کہ اس کی تکلیف کی

عطیات۔ یہ ہم سب کو کہتے ہیں۔ یہ ہم کو خیال ہے۔ یہ ہم کو ہم سب
نہی کا نام ہوگا۔

تاری میں تین برس دینے کا وعدہ کیا۔ نچکیٹا نے بدلا برہہ مانگا
 کہ میرے باپ کے نکر و تردوات دور ہوں اور اُس کا غصہ
 جاتا رہے۔ ”دوسرا برہہ تھا کہ ”جھکو اگنی کا سامنے (گیان)
 چل ہو جس سے سوگ کی پراپی موتی ہے اور جہاں یم کا
 بھی راج نہیں ہے“ تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح
 کی اور گیکہ کی ویدی بتائی۔ یم نچکیٹا کی توجہ سے خوش ہوا تب
 نچکیٹا نے تیسرا برہہ مانگا۔

”یہ ایک بات تحقیقات طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں مرنے کے
 بعد (روح) قائم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قائم رہتی۔ مجھے
 آپ اسکی تعلیم دیجئے۔ یہ میرا تیسرا برہہ ہے“

یم نے کہا: ”یہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا برہہ
 مانگو۔“ مگر نچکیٹا نے کہا: ”ہر چیز ناپا پیا رہے۔ ہر چیز موت کے
 ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا برہہ نہیں چاہتا۔ روح کا
 حکم راز سر لبتہ ہے اسی کو بتائے۔“

یہاں تک پہنچے دلی (فضل) کا مضمون ہے۔ دوسری
 دلی میں ”نیکی“ اور ”خوشنما“ چیز کے درمیان فرق بتایا گیا۔

۱۔ مراد (مرزا مٹھی)، ۲۔ حصول (سم) موت ۳۔

ان میں نیکی بہتر ہے۔ خوشنما چیزوں کا علم اگیان ہے کونو
 اس سے انسان سمجھتا ہے کہ صرف دنیا میں اپنی لذات و حظوظ
 کے قائم ہے۔ باقی اوکسی چیز کی ہستی نہیں ہے۔ اور جو لوگ
 اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم و عظمہ سمجھتے ہیں وہ
 اس اندھے کی طرح ہیں جو اندھے کی رہنمائی میں برابر گھومتے
 رہتے ہیں۔“

”اگیان کا تعلق فیکہ سے ہے اور اس کا مقصد انسانی روح
 کی صلیت (کا علم) ہے۔ روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے
 پیدا نہیں ہوتی نہ مرقی ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اس سے
 کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ غیر پیدائندہ دائمی اور لازوال ہے۔“
 پختیتا یم سے پوچھا ہے۔ ”برمھ کا اگیان کس طرح چل پڑتا ہے؟“
 یم جواب دیتا ہے ”اوم“ جس سے مراد برمھ ہے۔ وچار
 کرنے سے یہ اگیان چل پڑتا ہے۔“

تیسری دلی میں انسان کی روح کا پیرا تا سے تعلق ظاہر
 کیا گیا ہے۔

”خلقت میں دو روح ہیں۔ ایک وہ جو محدود ہے۔ دوسری
 غیر محدود۔“

”محدود روح میں۔ اندریاں۔ من۔ بوجھی اور اندریوں کے

دشے ہیں یہ روح ہو گئے والی اور جسم کی حاکم ہے۔ من اندریوں سے اعلیٰ ہے۔ بڑھی من سے اونچی ہے۔ بڑھی سے فضل روح ہے۔ جو تھی دلی سے ظہر ہوتا ہے کہ گیان کے سداہ اگیان ہے۔ اگر چھپی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے۔

جب اندریاں اپنے بھوک و تشے کے سامان سے عیہ ہو جاتی ہیں۔ روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کٹو نکہ بیداری و خواب میں لذات لفانی کے سامان کا علم رہتا ہے روح اُنکو جانتی ہے وہ خود علم ہے۔ اور برھ بھی گیان ہے۔

پانچویں ولی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے۔ تمام جسم کے کاروبار اُس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے عیہ ہو جاتی ہے۔ یہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے ہے۔ اور اُسی پر اسکی بنا ہے۔

چھٹویں ولی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے۔ میں برھ کو کس طرح جان سکتا ہوں؟ برھ پر کاش کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے۔ ”برھ کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کٹو نکہ

یہ ہو گئے کے سامان ۛ

برھم سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برھم کا گیان ”اوم“ پر
 وچار کرنے سے ہوتا ہے وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے
 اندری دمن اپنے دشتے سے علیحدہ ہو کر بڑھی میں قائم ہوتی ہیں
 بڑھی برھم میں قائم ہوتی ہے۔ تب پہہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ وید آرنیک

وید آرنیک چوت پتہ کے چودھویں ادھیا سے اخذ کیا گیا
 ہے۔ راج سنیہ کا قلم ہے۔ اس میں ۷ ابواب یا آٹھ دیا کیان
 شامل ہیں۔ اس کا نام وید آرنیک ہے۔ اس کا بیشتر حصہ مکالمہ
 ہے اور یاگیہ و لکیہ خاص دیا لکھا کرنے والے ہیں۔ بحیثیت وید
 اس کا تعلق کنوسا کھا سے ہے اور کم سے کم دو یا سنیہ کی آپ نشہ
 کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس آپ نشہ کی طرز تحریر کے ظاہر کرنے کے لئے میری امنت
 میں دو ایک مقامات کے خلاصہ کا داخل کرنا دیکھپی سے خالی نہ
 ہوگا۔

”جب اس کے دل سے خواہشیں جاتی رہتی ہیں۔ تب پہہ آدمی

سایا ہی امرت ہو کر برہم کو پا جاتا ہے۔
 ”جیسے سانپ کی کیمپلی جُدا ہو کے باہنی میں ساری چری رہتی ہے
 ویسے ہی یہ شیر رسونا ہے۔ روح جسم نہیں رہے۔“
 دیوارِ نہ نے درند کے چوتھے دیاکھیاں کا جو انتہا کیا ہے وہ
 کئی محاط سے دلچسپ ہے۔

نہ ایک برہمن۔ بلکہ نام اجات شتر و کاشی راج کے دربار میں جاتا
 ہے اور اُسکو علمِ معرفت سکھانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اُسکو اس
 کے صلہ میں بہت کچھ دان دیتا ہے اور برہمن اُسکو تسلیم دیتا ہے
 کہ میں ایسے وجود کی پرستش کرتا ہوں۔ جو سورج کی جان ہے
 جو سجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ شیشہ۔ سایہ اور
 روح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی مضامین سے
 واقفیت کرتا ہے۔ ان مسکوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا ہے تو تھوڑی
 دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پوچھتا ہے۔ ”آپ کو بس اتنا ہی
 کہنا تھا؟“ بلکہ جواب دیتا ہے۔ ”ہاں ہمارا ج! بس اسی قدر
 کہنا تھا۔“ راجہ نے کہا۔ ”برہم کے گہان کے لئے یہ کافی نہیں
 ہے۔“ اُسکو سکر برہمن درخواست کرتا ہے کہ ”میری تعین کیجئے“ مگر
 راجہ جواب دیتا ہے کہ ”اگر برہمن کسی کشتری سے گہان یہے تو مقررہ
 طریقہ میں فرق واقع ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں۔“

تب راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لیجاتا ہے۔ جہاں ایک آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سوئیوارے کو برہمن کے اصرار پر ہی الفاظ سے بچھا کر دھکا دیتا ہے مگر راجہ جھلکتا ہے۔ تب اسکو حرکت دیکر اٹھتا ہے اور برہمن کی طرف مخاطب ہو کر پوچھتا ہے۔ سبب کیا ہے شخص سوتا تھا اسکی دھکے کہاں تھے؟ برہمن اس مسئلہ کو نہیں حل کر سکتا تب راجہ اسکو من اور روح کی خصوصیتوں کو ویدانت کے اصول کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی غرض ان اصولوں کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اسکو نہیں چھوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یگیہ دلیہ اور اسکی بیوی میتری کے درمیان ہے یاگیہ دلیہ دنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے میتری اور اپنی دوسری بیوی کیساتھ اپنی کو بٹا کر ان دونوں کے درمیان اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ میتری پوچھتی ہے۔

”سودھی! اگر ساری زمین میری دولت کے میرے قبضہ میں آجائے تو کیا میں اسکی مدد سے موکش پا جاؤنگی؟“ یاگیہ دلیہ جواب دیتا ہے: ”نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کہیں نہیں حاصل ہو سکتی“ تب میتری کہتی ہے۔ ”تب مجھے دولت دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے“ اور اپنے شوہر سے اُس گمان کے حاصل کرانے کی درخواست کرتی ہے

جس سے جنم و مرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یگیہ دلیکھ جواہ
 دیتا ہے۔ "پریا! تو مجھ کو پیاری ہے۔ اور تو نے ہنایت دل
 خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آء بیٹھ جا۔ میں اصول کی تشریح
 کروں گا۔ اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کرے، تب مکالمہ شروع
 ہوتا ہے۔ روح کے اوصاف کی تشریح کی جاتی ہے۔ برہمہ کے
 تکیان پر و چار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آنند کی
 حالت کا حصول ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا دیکھیان اس آپنشد کا پھر مکالمہ ہے
 اس میں مباحثہ یگیہ دلیکھ ششی ہے۔

جنگ کا مقصد سے راجہ نے بہت بڑا یگیہ کیا۔ جہاں کور و پوہیا
 کے برہمن آئے تھے۔ جنگ کو اس بات کے جاننے کی خواہش
 ہوئی کہ برہمنوں سے کون سی لائق ہے۔ اُسے یگیہ شاہ میں
 سزا کاٹیں طلب کیں۔ جن کے سینگیں سونے سے منہ ہی ہوئی
 تھیں۔ اور ایک مقررہ تعداد اشرفیوں کی ان میں بندھی ہوئی تھی
 جنکے کھڑے ہو کر بہا میں بہ آواز بلند کہا!! قابلِ تعظیم براہمنو! آپ
 لوگوں میں جو شخص مذہبی علوم میں سب سے زیادہ دسترس رکھتا ہو۔
 ان سب گاؤں کو بیجاے، جمع میں کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ تب
 یگیہ دلیکھ نے اپنے شاگرد شمس واس کو حکم دیا کہ "گھاؤں کو گھر

پہلے ہی دیکھا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تمام برہمن غصہ کی آگ سے متعل
ہو گئے۔ اس واقعہ کے پروہت نے یاگیہ دلیکھ سے مخاطب ہو کر
کہا۔ "ہم کتنوں یاگیہ دلیکھ! کیا تو ہم میں سے زیادہ شہیاد ہے"
یاگیہ دلیکھ نے جواب دیا "میں سب سے زیادہ عالم کو غمگین کرتا ہوں
مگر میری خوشگواروں کے لینے کی تھی۔"

اس تہید کے بعد بڑی سرگرمی سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں
چیمہ اور رقیب برہمن علاوہ گارگی کے جو چکنہ رشی کی عالم
فاضل لڑکی تھی۔ یکے بعد دیگرے یاگیہ دلیکھ کے مقابل میں آئے
اور سوال کرتے رہے۔ رشی یاگیہ دلیکھ نے اپنے دلائل قاطع و برہنہ
شائع سے ان سب کو خاموش کیا۔ ایک ایک مکالمہ بطور خود ایک
ایک دیاہین ہے۔ گارگی نے دو موقوفوں پر بہت دیر تک مباحثہ
کیا۔ آخر کار وہ گدہ شکل کے مقابلہ پر آنے سے وہ مجاہدہ عجیب
طور پر ختم ہوا۔

یاگیہ دلیکھ نے ایک قسین مسئلہ اپنے رقیب کے روبرو پیش کر کے کہا
"اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا شیریں سراں سے یلیہ کر دیا
جائے گا۔ کل اس مسئلہ کی گرد کشائی میں کوشش کرتا رہے مگر
نا کامیاب ہوئے۔ پر حسب وعدہ اس کا سرتن سے جُدا کر دیا جاتا
ہے۔ اور چور اسکو کوئی قیمتی چیز سمجھ کر اٹھایا جاتا ہے۔"

یا گلیہ و لکیہ نہ پنے باقی مٹی لیفین سے مٹی طیب ہو کر پوچھا ہے۔
 مدد صاحبو! اگر کوئی سوال پیش کرنا ہو تو پیش کرو۔ میں جواب
 دینے کے لئے تیار ہوں۔ تمام براہمن خاموش ہو جاتے ہیں تب
 یا گلیہ و لکیہ حسب ذیل تقریر سے حاضرین حلقہ کو محفوظ کرتے ہیں:-
 انسان بطور بن درخت کے ہیں۔ اُس کے بال پتے ہیں۔ اور
 اُس کا جڑ اچھلکا ہے۔ اُس کے چمڑے سے خون اُسی طرح بہتے ہیں جیسے
 درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے۔ جب طرح کاٹے ہوئے درخت سے
 پانی بہتا ہے۔ اُسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں
 اِس (منشیہ وی) درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گوشت ایک
 سے ہیں۔ اُس کا گوشت اندرونی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت
 کی جڑ سے نیا درخت اُگتا ہے تو فانی انسان کے جڑ سے کیا اُگتا
 ہے۔ جب موت اُسکو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔

کیا تم نہ کہو گے کہ پھلدار بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بیج زندہ
 آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح درخت بھی بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے
 اسی طرح از سر نو (جڑ سے) بی۔ (مرنے کے) نئے گلے پہوتے ہیں لیکن
 اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا کس
 جڑ سے فانی انسان پھر از سر نو پیدا ہوتا ہے؟ (تم جواب دو گے)
 وہ (صرف ایک مرتبہ کے لئے) پیدا ہو لیا تھا، نہیں دوبارہ پیدا ہوتا

(پھر) اور میں پوچھتا ہوں۔ کیا چیز ہے جو اُسکو از سر نو پیدا کرتی ہے ؟

براہمن اس طرح سوال کئے جانے پر اور پیدائش کے پہلے سب سے ناداقہ ہو کر یاگیہ و لکیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں۔ اس دیاگیان کے خاتمہ پر ایشیہ بہت اختصار کے ساتھ اس علت اولیٰ کے بیان کرنیکی کوشش کرتی ہے اور برہمہ کاگیان آئندہ دینے والا بتاتی ہے۔ برہمہ توجہ کے یکسو کرنے سے سمجھ میں آتا ہے۔

چھٹویں دیاگیان میں جبک دیاگیہ و لکیہ کے درمیان دو نکالے بیان کئے گئے ہیں جن میں رشی اُن اصول کی تشریح کرتا ہے جو پہلے راجہ کو اور شیوں نے سمجھایا تھا۔

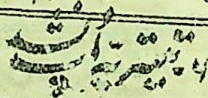
ان کے چھ یاگیہ و لکیہ و میتری کے سوال و جواب کا تذکرہ ہے اور اُن رشیوں کی فہرت دیگئی۔ جنکو دیارک سدھانت کے گیان کاٹھ کی تلقین ہوئی تھی۔

۵۔ چھاند و گیہ پش

چھاند و گیہ اپنشد میں آٹھ باب ہیں اور یہ براہمن بھاگ سے

۱۔ علت اولیٰ

افندہ ہوتے ہیں۔ پہلے دو باب میں کرم کا نڈ کا ذکر ہے۔
 چھاندہ گلبہ آپ تشد کا زیادہ حصہ نصیحت و تہذیب و اخلاق میں ہے۔
 ہے نہ مگر مشل اور آپ تشدوں کے اس میں بھی کئی نکالے ہیں۔
 ایک سنت کمار و نادر کے درمیان ہے۔ دوسرے دو نکالے شوبہ
 (اس کے پوتے) اور اس کے خود آپ تشد کے درمیان واقع ہیں۔
 جبکہ نام اور اولاد، خطا اور جو اڑ کا لڑکا تھا ان کی ترتیب پانچویں
 باب میں دیکھی جاتی ہے۔ جس میں یہ درج ہے کہ لڑکے نے سو نکلیتہ
 پر درہم کی جانب سے لاطی کا افرام لگایا ہے۔ ایک بعد اور بھی
 نکالے واقعہ ہوتے ہیں۔ چوتھے باب میں غنا سرقی پتھر کے پونے
 کے قیسے کا ذکر ہے۔ پانچویں باب میں فرضی مال فروشوں کے درمیان
 مباحثے ہوتے ہیں۔ آٹھویں باب میں پر جاتی اور اندر کے درمیان
 روح کے اوصاف و خاصیت کے معنیوں پر بحث ہوئی ہے۔
 ہس سالہ کے آخری باب میں جو انتخاب اس آپ تشد سے داخل
 کیا گیا ہے اس کا مطالعہ خالی از تحسین نہ ہوگا۔



یہ کرشن سیکر وید کا آپ تشد ہے۔ یہ آریہ سماج اور
 آہواں دیاکھیان ہے۔ ”برہم“ پر چار گرتے ہوئے دونوں اور

اُس کے فرزند بھرگو کے درمیان سوال و جواب ہوتے ہیں۔
 پہلے ورن نے جو برہم کی تعریف کی اُس سے بھرگو کو بہرام ہوا
 اور پھر رفتہ رفتہ ودھیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا جس سے
 سب پیدا ہوتے ہیں۔ جس میں سب رہتے ہیں۔ جس کی طرف سب
 مائل ہوتے ہیں۔ وہی برہم ہے۔ اس سے بھرگو نے نینیتوہ افذ
 کیا کہ چونکہ سب کی پیدائش و پرورش غذا سے ہے برہم غذا
 ہو گا۔ پھر اُسے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رہتے ہوئے جیتے
 ہیں۔ ایسے پران ہی برہم ہو گا۔ مگر یہ ہی تلی بخش تحقیقات
 نہیں ہوئی۔ تب اُس کے باپ نے کہا۔ برہم یوگ ہے۔ اور اُس
 سمجھا کہ برہم مراد بدھی سے ہو گی۔ تب اُس نے غور کیا برہم
 آندھ ہے اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے
 کہ بھرگو ایک بات سن کر اُسی پر برابر غور کرتے کرتے اُس آخری
 نتیجہ تک پہنچا جہاں سارے مادی عالم کچھ خیالات کا خاتمہ
 ہو جاتا ہے۔

۶۔ سوتاسوترا پریشد

یہ پریشد بھی کرشن سچر وید سے منسوب ہے۔ اس کا نام سوتاسوترا
 اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسی نام کے ایک رشی نے اپنے آشرم کے

آدیوں کو ایسی تلبتیں کی تھی۔ اسس اپ لشہ کو اکثر لوگ بہت
قدیم نہیں سمجھتے۔ کتوں کہ اس میں جا بجا یوگ سانکھیہ دیدانت
وغیرہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں اور سانکھیہ درشن کے بانی کیل
کا نام آیا ہے۔ مگر اس کی تالیف کے زمانہ کا پتہ لگانا مشکل ہے
تاسم اس میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ تشکر آچار یہ
سے پیسے کی کتاب ہے۔ اور تشکر نے ایسی بھی تصنیف لکھی ہے۔
سانکھیہ اور دیدانت کو غلط فہمی سے اکثر لوگ ایک دوسرے کا
خالف بتلاتے ہیں۔ یہ صرف سبائی تک پہنچنے کے دو زینہ
ہیں۔ اصل میں ان چھ درشنوں میں کوئی کسی کا مخالف نہیں ہے
صرف فرق یہ ہے کہ کسی نے کہیں تک تحقیقات کی ہے۔ اور
کسی نے کہیں تک۔ اور دیدانت اس زینہ کی آخری سیڑھی
ہے۔

سو تیا سوتر اس غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش میں فلسفہ
کی ہر دو شاخ کی مطالقت۔ ثابت اور باہمی مناسبت کو بیان کر
سانکھیہ کو دیدانت کا ضروری حصہ ثابت کیا ہے۔ اسس نے
حلقہ کی پیدائش کو بالکل سانکھیہ کی تعلیم سے موافق تسلیم کر لی ہے
اسکی تمام اصطلاحات کو صحیح مانا ہے۔ سانکھیہ کی پراکرتی کو حلقہ
کے پیدا کرنے کا علت ادلے مانا ہے۔ برہ جو سب کا آؤہار ہے

پر کرتی اس کے آشر سے ہے۔ یہ وہ قسم کی ہے۔ دیکھتے اور دیکھتے
 اوکھتے حالت میں وہ دائمی ابدی ہے۔ دیکھتے حالت میں وہ
 دائمی نہیں ہے۔ اس سے بدھی۔ انہکار وغیرہ پیدا ہوتے
 ہیں اور پھر شمی میں گئے ہو جاتے ہیں۔ جب اس کی ساریہ اوکھا
 ہوتی ہے۔ تب یہ آئیش نہیں ہوتی۔ پیدائیش کی حالت میں برہ
 نہیں محیط مکل رہتا ہے۔ پر کرتی کا یہ سب مان پرشس کے بہوگ
 کے لئے ہے۔ پرشس برہ اور جیو کو کہتے ہیں۔ مگر یہ برہ اپنے
 سوکھا دے اگر تا ہے۔ صفت سے ساکشی رہتا ہے۔ اس میں کسی
 طرح کا دکھ نہیں۔
 یہ اس اپنے کی عام فہم ہے۔

۸۔ کین یا تو کار اپنے

کین یا تو کار اپنے نشہ کی غرض یہ ہے کہ برہ کی خفیات سے
 اور سکو دیتا ہے عیدہ ثابت کرے۔ اسی یہ کوشش نہیں ہے

۱۔ برگت پیدا شدہ جو برگت نہ ہو۔ غیر پیدا شدہ ۲۔ جب تن گن
 ۳۔ برابر ایک حالت میں ہوں۔ چھو سا یہ آکھا کہتے ہیں وہ فاق
 ۴۔ فاعل نہیں ہے ۵۔ شاہ۔ ۶۔ نقص

کہ جیو یا مادی عالم سے برہم کا تعلق ظاہر کرے۔ اس کے تعلق سے فانی کی نشہ سے اسکو کئی اطمینان ہے۔ اور وہ سوچتا تو کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے کہ دیکھیں طاقت کی مدد سے مہنہ زندگی۔ اندریاں اپنے ذریعہ کو اجسام دیتی ہیں، مہنہ غفلت کی ہستی کا باعث اسے برہم کو تسلیم کر لیا ہے۔ برہم ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن نہیں ہوتا۔ وہ خود اپنی ہستی کا آپ دلیل ہے۔ وہ کارنوں کا کارن ہے۔ زندگی کی زندگی۔ کلام کلام۔ آنکھ کی آنکھ ہے۔ اسی سے سب قوت پاتے ہیں۔ اس کے گمان سے کمالت اور جات کی طاقت ہے۔ اس لفظ سے یہ ایشہ برہم کو ثابت کرتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تدبیر اس تک پہنچنے کی نہیں ہے۔ کونکہ نہ تو کوئی اندر آئی نہ مہنہ اس تک جاتا ہے۔ اگلے رشیوں کے کلام سے موافق وہ منہا فطر سے دور ہے۔ عقل اس کا تصور نہیں کر سکتی کوئی اس کا گمان نہیں کر سکتا ہے۔ کونکہ برہم لامحدود محیط ہے۔ نہ جانے، نہ نہ جانے، اس اصطلاح (دیمت پیدا شدہ) دنیا سے مشق ہے۔ پیدا شدہ دنیا کا کارن ہے

اور اندریاں اُسکو جان سکتی ہیں۔ اوکیت (یعنی پرکرتی) تک کا
 علم ہی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برہم جو دونوں سے باہر ہے
 اور جسکی اثر سے دونوں ہیں کیسی اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے
 جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اُسکو سمجھ سکتی ہیں۔

4۔ مائند و کب

مائند و کب کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔
 آتما کی چار اوستھائیں ہیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی
 چوتھی ان تینوں سے مختلف ہے۔

جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم کا علم
 دینا ہے تمام کاروبار کا انصرام بذریعہ حواس (اندریوں) کے
 ہوتا ہے۔ سوپن یعنی حالت خواب میں اس کو اپنے اوستھا
 کے خیالات۔ اور اُن کے اثر و سنسکار کا علم ہوتا ہے۔ سوشپتی
 یعنی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے نہ باہر سے کچھ
 صرف اُنہی آئندہ کا گیان ہوتا ہے۔ چوتھی اوستھا میں
 اپنی ہستی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اس کا تعلق

بیداری۔ (۲) خواب (۳) گہری نیند (۴) تریہ اوستھا۔

ہیں ہوتا۔

”ادم“ سے برمجہ کا گیان ہوتا ہے۔ اس پر دیا کرنے سے
 برمجہ کا دیا ہوتا ہے۔ یہ تین حرف ۱۔ او۔ ۲۔ م۔ ۳۔ ا۔
 سے لکھنا ہے۔ اور صرف اسی ایک نام میں بنام آجاتے
 ہیں۔ آ۔ سے اکار۔ دراث۔ انہی۔ آو سے ہرنیہ گرہہ
 دایو تیس۔ اور قم سے آدیتہ۔ پر اگیہ وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے
 وغیرہ وغیرہ۔

۱۰۔ پریشن اپنڈ

پریشن۔ اتھرو ویدی اُپنڈ ہے۔ ششکر آچار یہ کے جنوب
 اسی تقسیم چہ فضلوں میں ہوئی ہے۔

پہلے سوال میں خالق و مخلوق کے تعلق۔ پیدائش کے زمانہ
 اور پریماتما کی پرستش کی بابت تحقیقات ہے۔ برمجہ کے سنجوگ
 سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ پہلے جو فطرت ظاہر ہوئی وہ شکی
 و صورت سے مبرا ہوئی۔ مادہ۔ نارج۔ وغیرہ سب کے بعد دیگرے
 ظاہر ہوئے۔ رات دن۔ یکیش۔ دہینہ کا بہاگی ہوا۔

۱۱۔ ایک ویتیم یہ جو کہ اُپنڈ سوال پر جواب کی شکل میں لکھی گئی ہے۔
 ۱۲۔ دو صفحہ کا یکیش ہوتا ہے (۱۲) تقسیم

جسم کی بناوٹ میں پانچ ہا بہوت - کرم اندر یہ - من - بڑھی
 پران وغیرہ شامل ہیں - جسم کو کون قائم رکھتا ہے ؟ جواب یہ ہے
 کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوا ہے جسبں وقت پران نہیں رہتا جسم
 قائم نہیں رہ سکتا - پران کیا ہے ؟ روح ہیہ سب میں موجود ہے
 بغیر اس کے کوئی ہی رہ نہیں سکتا - چاہے وہ آدمی ہو - تو ہو
 مخلوق ہو - کوئی ہی ہو - مگر روح اور زندگی کے سہول میں ہی
 بادی انطہ میں فرق معلوم ہوتا ہے ؟ (جواب) پران روح سے
 پیدا ہوتا ہے - زندگی پانچ پران میں شامل ہے - جسکی حرکت سے
 جسم قائم رہتا ہے -

سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا - بلکہ اور بھی اس کا سلسلہ متصل ہوتا
 ہے - دوسرے اور تیسرے پرسن میں وہی سبب برابر جلی جاتی ہے
 آخر میں سبہ کو تمام ہستی (کائنات) کی زندگی ٹھہراتے ہیں اور
 عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت کا خیالی ظاہر ہوتا ہے -

چوتھے سوال میں اس آپ لشد کے اصول کا جوہر ہے - یہ
 روح کے تین اوتھادوں پر وچام ہے - چونکہ انہو پہلے ذکر آگیا ہے
 اعادہ کی ضرورت نہیں ہوتی

۴۰ عامر - ۴۰ غفر - ۴۰ حالتیں -

اس کے بعد خلقت کے مختلف اصول کا ذکر ہے۔ جیسے پنج مہات
(مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش) پانچ گیان اندری۔ پانچ
کرم اندری۔ من۔ ہنکار۔ بدھما۔ وغیرہ۔

پھر برہمہ کا چار شروع ہوتا ہے۔ یعنی وہ کس حیثیت کا اپت
کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کی طرح اوصاف والا
ہے اور کی طرح مستغنی الصفا ہے۔

پانچویں سوال میں عاوم کی تشریح ہے۔ اور اگر ان کو پوری
طرح برہمہ کا گیان نہیں ہوگا تو وہ آداگون میں رہے گا۔

۱۱۔ مہندک اپت

اس اپت میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے
کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برہمہ اور دید کے علم کا ذکر ہے۔
دوسرے میں برہمہ دوپاکا خاکہ ہے۔ یعنی برہمہ کی صفات و
سے اس کا تعلق۔ اس کے گیان کے حصول کے طریقہ کا ذکر ہے
تیسرے میں اسی کی اور وضاحت و تشریح کی گئی ہے۔

دوپاکا کی دو قسمیں ہیں اپرا وپرا۔ پہلے میں چار وید۔ چہ

۱۵۔ انانیت شخصی کہ عقل۔ ۱۶۔ علم۔ ۱۷۔ زمان۔

دید انگ شامل ہیں۔ آخرا لہذا کائنات کا تعلق صرف برہم سے ہے جو اندر پونجی سمجھ سے باہر۔ مستغنی الصفات۔ محیط کل اور سب کا خالق ہے۔ یہاں اپرا دویا میں دید کے سہول سے صرف کرم کا نڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کونکہ پھر ہی برہم دویا کا پتا دیدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور دید اُس سے خالی نہیں ہے۔ چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اسوجہ سے کائنات اُسکی تابع ہے۔ اور وہ مکڑی کے جانے کی طرح اُس کو بناتا بگاڑتا رہتا ہے۔

(۱) اپرا دویا سے مراد عیم شریعت سے ہے۔ اراکینِ شریعت کی تعمیل۔ وقت مقررہ پڑھتی کہیں۔ وطرز عمل وغیرہ کا عیم اس سے متعلق ہے۔ ان کی پابندی سے اُسکو اتم جنم ملے گا۔ اور نہ کرنے سے نقصان ہوگا۔

(۲) اپرا دویا کا تعلق صرف برہم سے ہے۔ برہم چیتنیہ۔ محیط کل لا تغیر۔ بلا سبب۔ مستغنی الصفات کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ آتا ہے۔ اُسی سے زندگی۔ من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیوؤں کا جیو ہے۔ اُسی کا سب میں پرا ہے۔ اُس کے گیان سے مکت ہوتا ہے۔ (۳) کس طرح برہم کا پرکاش ہوتا ہے۔ جب ہر چیز کا پرکاش

برہمہ سے ہوتا ہے۔ برہمہ کسی سے کیسے پرکاشت ہو سکتا ہے ؟
جواب یہ ہے۔ برہمہ پرکاش دان ہے۔ کونکہ وہ ہمارے اندر دھام
کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہمہ کے گیان کا خاص فریضہ
”اوم“ کا سچا رہے۔ جو برہمہ سے الگ نہیں ہے۔

ویدک پڑھنی اور سمجھنے سے یہ گیان نہیں حاصل ہوتا۔ یہ گیان
ویدانت کے درچار۔ ویراگ اور یوگ کے شغل سے ہوتا ہے۔

۴۔ اس گیان کا نتیجہ سچات کامل ہے۔ اُسوقت جیو دنیا سر پر تعلق
ہو کر برہمہ میں لے ہوتا ہے جس طرح ذریا بہتے ہوئے سمندر میں
مُل جاتے ہیں۔

خاص چیز جو ہمارے معمولی فہم و عقل کو برہمہ کی طرف مہذب
کرتی ہے۔ ان اُپ نشدوں کی تعلیم کے بموجب سنسار کا نشانہ
ہونا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کارن کارن کے
مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار فدا جی کائنات
پر غور کیا جائے تو یہ غور بتدریج برہمہ کے علم تک پہنچا دیتا
ہے۔ دنیا پانچ تہوں سے بنی ہے بن میں برابر تبدیلی ہوتی
رہتی ہے۔ اوڑغایب بھی ہو جانے میں۔ سنی پانی میں تھیں رہ جاتی
ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں لے ہو جاتا ہے ہوا آکاش
میں سما جاتی ہے۔ اور آکاش کو نظر میں نہیں آتا۔ مگر اپنے کارن

شجر (آواز) میں غائب ہوتا ہے۔ یہی کیفیت پنج تن ماترا
یعنے سوکشم و لطیف عنصر کی ہے۔ یہہ من میں اور من آہنگار میں
انگار بدھی میں اور بدھی پر کرتی میں ہے ہوتی ہے۔ پر کرتی برہ
میں ہے ہوتی ہے۔ یہ حالت پرے میں ہوتی ہے۔ جبکہ سستی
ہونے لگتی ہے۔ تب پھر بدھ تک پر کرتی سے بدھی۔ بدھی سے ہنگار
انگار سے من میں سے گیان اندری و گرم اندری و پچ تن ماترا
پنج تن ماترا سے پچ ہما جوت پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب ہمیشہ
تبدیلی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ براہ ان حسبے علیہ اور ان حسبے
بہت قریب رہ کر ایک حالت میں قائم رہتا ہے۔ اس کا علم شانی دیو
والا ہے۔ اور اس عالم کے مصائب و نجات کا مل کھشت ہے۔

۱۲۔ کو شتملی اپ

اس اپ نشہ کا تعلق رگود سے ہے۔ اس میں چار باب ہیں پہلا
ایک قصہ سے شروع ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں چتر گنگیا کے فرزند نے

۱۔ حواس عشرہ کے لطیف عنصر۔ یعنی شجر۔ سپر ش روپ
رس۔ گندہ۔ ۲۔ کثیف عنصر۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا
۳۔ کاش۔

یگیہ ارادہ کیا۔ اور اردنی کو یگیہ کا رشتی تجویز کیا۔ مگر اُسے
عوض اُس کے فرزند سویت کینو کو بلا سجا۔ چتر نے اُس سے
پوچھا کہ دنیا میں کون گیت سہتا ہے۔ مگر وہ جواب نہ دے سکا
سویت کینو اپنے باپ گوتم کے پاس واپس آیا۔ اور یہ سوال
اُسکو سنایا۔ تب باپ اور بیٹے دونوں چتر کے پاس گئے۔ اور
چتر نے خوش ہو کر اُن کو استعمالات و تشبیہات میں برہ کا
علم اور پلٹیش دیا۔

دوسرے باب میں پران کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں دیو کو اُس
کے پتر پتروں سے اندر کے محل میں جا بیکا ذکر ہے۔ اندر نے
اُس سے کہا براگ پر تروں نے کہا کہ آپ ہی برتجوہیز سمجھے
اندر نے تب برہ گیان کو سب سے اعلیٰ و افضل ٹھہرایا اور اتنا
کا کشت بیان کیا کہ یہ پران پر گیا ہے۔ یہ آئندہ ہے۔ یہ لافانی ہے
یہ نہ نیکی سے بڑھتا ہے نہ بدی سے گھٹتا ہے۔ حقیقتاً جبکہ وہ
ان دنیاؤں سے اڑتا چلتا ہے۔ اُن کو نیکی کرنے کی توفیق
بخشتا ہے۔ یہ کائنات کا محافظ۔ کائنات کا خداوند۔ کائنات
کا بادشاہ ہے۔ یہ آتما ہے۔

چوتھے باب میں بھی اسی قسم کا بیان ہے۔



باخسیر

اُنٹیشد سار

(اُپ نشدوں کا عطر)

۱۔ ایشیرہ اُنٹیشد

سب اسی پر گیا سے ہیں۔ پرہتوی - وایو - جل - آکاش - اور اُنکے
 اُن کے بیج انڈج - جارج - سودج - اودہج - گھوڑا - گائے - پور
 باقی - جتنے پران دھاری ہیں کیا چنے داے کیا اور نے دا -
 کیا تھا و سب پر گیا ہی سے ہوئے ہیں۔ پرگیان میں پر تنٹ ہیں
 پرگیان سے سنار ہوا۔ پرگیان ہی پر تنٹ ہے۔ پرگیان ہی برہ
 ہے۔ ۱

۲۔ ایشا واسیم

سب بہوتوں کو کیوں عانت میں دیکتا ہے - اور آتما کو سب

ہوتوں ہیں۔ وہ کسی سے کہیں نہیں کرتا۔

بے متشبہ جانتا ہے کہ سارے ہوت آتما ہی ہیں اور
آتما ہی میں ہیں تو سوہ اور شوک سے کون ہیں۔ (یعنی
نہیں رہتے۔)

کھ

جاننے والا نہ جانتا ہے۔ نہ مارتا ہے۔ نہ وہ کسی سے ہوا۔ نہ اس سے
کوئی ہوا۔ وہ اپنے سے۔ نت سے ہے۔ شائستہ ہے۔ پوران
ہے۔ شیر سے مارے۔ جاننے سے مارا نہیں جاتا۔ (۱)

جو مارنیوالا سوچے کہ میں مارتا ہوں۔ جو مرنیوالا سوچے کہ میں
مرتا ہوں۔ تو دونوں نہیں جانتے۔ نہ وہ مارتا ہے۔ نہ وہ مارا
جاتا ہے۔ (۱)

جس نے اشبد۔ اسپرش۔ اردپ۔ ادیہ۔ ارس۔ نت

لہ نفرت سے آدمی سے بدم سے افسوس سے پیدا نہیں ہوتا۔
تہ ابدی سے سورت والا نہیں ہے سے قدیم۔ سے جو آوار نہیں۔
نہ س نہیں ہو سکتا سے صورت والا نہیں ہے سے عضو والا نہیں ہے۔
سے جب کا ذائقہ نہیں سے مکی بو نہیں *

اگندہ۔ انا دی۔ انت۔ دھرو۔ بدھی سے پرے (برہ)
 کو جانا وہ مرئیو کے مکھ سے چوٹ گیا۔
 جو سورج ہو کے آکاش میں رہتا ہے۔ ہوا ہو کے انترکیش
 میں رہتا ہے۔ ہوتا ہو کے پرتھوی میں رہتا ہے۔ سو مہو کے
 گھڑے میں رہتا ہے۔ دہنشیہ میں رہتا ہے۔ وہ دیوتا میں رہتا
 ہے وہ ستیہ میں رہتا ہے۔ وہ آکاش میں رہتا ہے وہ پانی میں
 جمتا ہے۔ پرتھوی میں جمتا ہے۔ وہ گیہ میں جمتا ہے۔ وہ پہاڑ
 پر جمتا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ براہ ہے۔ (۵)

۴۔ ورہ آرنیک

پہلے برہ تھا وہ آتما ہی کو جانتا ہیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 جو پرتھوی میں رہ کر پرتھوی سے انتر جسکو پرتھوی نہیں جانتی
 جو پرتھوی کے پرتھوی کے سیم کرتا ہے۔ سو آتما انتر یا می
 امرت ہے۔ جو جل ہی رہ کر جل سے انتر جسکو جل نہیں جانتا جس کا

لے جسکی بو نہیں کہ ادھی لے جسکی انتہا نہیں لے قایم باذات لے
 جو عقل کے ادراک سے باہر ہے۔ لے موت لے حق لے سو مہتا
 لے حق لے سید لے برینا لے بے پیر محیط۔ آب حیات ۔

جمل شیر جو جل کے بہتہ ہو کے یم کرتا ہے۔ سو آتما انتر یامی امرت ہے۔
 جو آگنی میں رہ کر آگنی سے انتر جسکو آگنی نہیں جانتی جسکا
 آگنی شیر جو آگنی کے بہتہ ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتر یامی امرت
 ہے۔ جو انتر کش میں رہ کر انتر کش سے انتر جسکو انتر کش
 نہیں جانتا۔ جسکا انتر کش شیر جو انتر کش کے بہتہ یم کرتا ہے
 سو آتما انتر یامی امرت ہے۔ جو والو میں رہ کر والو سے انتر جسکو
 نہیں جانتا۔ جسکا والو شیر جو والو کے بہتہ ہو کے یم کرتا ہے سو
 آتما انتر یامی امرت ہے۔

جو دگیان میں رہ کر دگیان سے انتر جسکو دگیان نہیں جانتا جس
 دگیان شیر ہے سو آتما انتر یامی امرت ہے۔
 اور نشہ ہے۔ در نشہ ہے۔ اشتر ہے۔ شر و تار ہے۔ امرت ہے

۱۔ اسی طرح دیو۔ آدمیہ۔ ویشا۔ چندر تارے۔ آکاش۔ تم تیج۔ سیمپو
 بہوت۔ پران۔ دانی۔ نیتھر۔ کان۔ توچا۔ دگیان تیس سی مقابلہ
 کرتے ہوئے عیسوہ ثابت کیا ہے امداد کرنا نہیں سمجھا جاتا۔
 کہ جو نظر نہ آدوسے (۱) دیکھنے والا (۲) جو سنا نہ جاسکے۔
 (۳) جو سنے والا۔ (۴) جو عقل سے نہ جانا جاسکے۔

وہ جس میں کوئی نہیں دیکھ سکتا جیسو کوئی نہیں جان سکتا۔ وہ
 ہو سکتا ہے۔ وہ جس میں دوسرا دیکھ سکتا ہے۔ جسکو دوسرا نہیں سکتا
 ہے۔ جسکو دوسرا جان سکتا ہے۔ وہ الپ ہے۔ نیچے ہوا مرت
 ہے۔ جو الپ ہے۔ وہ مرت ہے۔ ہو یا کہاں رہتا ہے۔

ہے جگہوں! (نارو نے پوچھا) وہ اپنی ہما میں رہتا ہے۔ واپس
 پوچھو وہ ہما کہاں ہے۔ سنت کمار نے کہا وہ اپنی ہما میں نہیں

رہتا۔ - - - - - ۳

نیچے آتا اور سے آتا نیچے سے۔ آتا نیچے سے آتا آگے سے
 آتا دشمن سے آتا اتر سے آتا ہی یہ سب ہے۔ - - - ۴

وہ کہتا ہی اسکی جڑ سے وہ حیرن نہیں ہوتا۔ اُسکے بدہ کرنے سے
 وہ بدہ نہیں ہوتا۔ وہ برہہ پورستہ ہے۔ - - - ۵

ہے سو یہ۔ آگے ت ہی تھا۔ ایک ہی ادویتہ تھا۔ اُسی کو کوئی کہتا
 ہیں۔ آگے است ہی تھا۔ ایک ہی ادویتہ۔ اُسی است سے نکلا۔

۱۱۔ اُس نے کہا پر ہے سو یہ! نیچے اب کونکر ہو سکتا ہے کہ است
 سے ست نکلے۔ یہ آگے ستیہ ہی تھا ایک ہی ادویتہ۔ - ۵

۱۔ برہہ۔ ۲۔ محدود۔ ۳۔ فانی۔ ۴۔ عفت۔ ۵۔ ضعیفی سے ضعف
 ۶۔ قس سے بے نظیر۔ ۷۔ لامانی

نچے آکاش نام ہے نام روپ سے پرے سویر مجھ وہ امر ہے
وہ آتما ہے - - - - - ۲

۴۔ تیسری اپشہ

جب پانچوں گیان اندر یہ من کے ساتھ رہیں اور بدھی
نہ کرے اسی کو پر م گئی کہتو ہیں - - - - - ۱
چتا ہی سنار ہے۔ من کر کے گئے شود جو۔ جو چیتن کرنا
ہے۔ اسی میں تن ہے ہو جاتا ہے۔ یہی سناسن کو یہ ہے
چتا ہی کے پر سادے شبنم۔ اچھے کموں کو ناش کرنا ہے
پرسن آتا۔ آتما میں ستر ہو کے ادک لکھ کو پراپے ہوتا
ہے - - - - - ۲

من دو پرکا۔ کا ہے۔ شدہ اور۔ اشدہ لے اور کشپ سے
جب رہتے من کو نشچل کر کے جب امنی جھاو ہوتا ہے۔ تب
اُس پر م پد کی پراپتی ہوتی ہے۔ جب تک ہر دے میں کتے
نہ ہو جائے۔ تب تک من کا نہ وہ کرنا چاہئے۔ یہی ہی گیان ہے
یہی موکش ہے۔ شیش کیوں کر منہ دے - - - - - ۳

لے ریا پار سے آزاد۔ تے بچل۔ من کی خرابی سے پاک ہو۔ ۴۔ حصول
تے دل سے فار۔ (۸) فار۔ (۹) باقی - (۱۰) کتا بونی طوالت سے میل

چت کو جس کا مل سدا دھتی سے دھو کیا ہے اور آتما میں
نویت ہو گیا ہے جو سکھ ہوتا ہے بانی اس کا برن نہیں کہتی
وہ آپ ہی اتہ کرن سے گہرین کیا جاتا ہے۔ جیسی پانی میں
پانی۔ اگنی میں اگنی۔ آکاش میں آکاش نہ دیکھ سکے۔ ایسے
ہی جس کا شے انتر گت ہے۔ وہ چھوٹا ہے۔ ہنستہ ہو کر
ہی سنبڑا۔ وروکش کا کارن ہے۔ دھن سے سنگ سنبڑا
اور نرو شے وروکش سنبڑا ہے۔

۵۰۔ یسویہ سور

دناں (برج میں) سورج پر کاش نہیں کرتا نہ چاند اور تارے
نہ بجلی۔ اگنی کی تو کیا باستر ہے۔ اسی (پرہ) کے پرکاشمان
ہونے سے سب پرکاشمان ہوتے ہیں۔ اسی کا پرکاش سب کو
پرکاشمان کر سکتا ہے۔

۵۱۔ گین آتش

(برج وہ ہے جو) کان کا کان ہے من کا من ہے واپکا

۱۔ انتر گتی۔ سے کلام

۱ - دا چاہے - پران کا پران ہے - آنکھ کی آنکھ ہے -

نہ دیاں (برمھ میں) آنکھ جاتی ہے - نہ داک جاتا ہے نہ من - ہم
(اے اُسکو نہیں جانتے نہ (ہیم) جانتے ہیں کہ کس طرح اُسے
بتلا دیں جو کچھ کہ جانا ہوا ہے اُس سے وہ اُنیت ہے وہ اُس کو بھی
جو کچھ کہ نہیں جانا ہوا ہے پر ہے ہے مارے ہی پھلوں کی صنفوں
نے اُسے ہمکو سمجھایا سنا ہے

۲ - جو داک سے پرگٹ نہیں ہوتا اور جس سے داک پرگٹ ہوتا ہے
اُسی کو تو برمھ جان نہ یہ جو اُوپاسنا کیا جاتا ہے - جو من سے
من نہیں کرتا - اور جس کہتے ہیں کہ من من کرتا ہے - اُسی کو تو
برمھ جان نہ یہ جو اُوپاسنا کیا جاتا ہے - جو کانوں سے
نہیں سنا - اور جس سے یہ کان سنا جاتا ہے اُسی کو تو
برمھ جان نہ یہ جو اُوپاسنا کیا جاتا ہے - جو پران سے پران
نہیں لیتا - اور جس سے پران پران لیتے ہیں اُسی کو تو برمھ جان
نہ یہ جو اُوپاسنا کیا جاتا ہے

۹ - مائٹروکیہ

۱۱ - کلام - کے الگ - سے سلف -

شانت ہے۔ کلیان روپ ہے۔ ادیت ہے۔ ہنسی کو
 جتو۔ فہمائے میں۔ دی آتا ہے۔ دی دگیہ ہے۔

۱۰۔ سپر سن

یہی دگیان آتا پرش دیکھنے والا ہے۔ چہونے والا ہے۔ سننے والا
 ہے۔ سو گھنے والا ہے۔ رس لینے والا ہے۔ من کرنا والا ہے۔ جاننا والا
 ہے سو میہ ! اکثر (برجہ) کو جو دگیان آتا ہے۔ اور
 جس میں ب و لو تا (اندریہ) پران اور جوت (غاصر) پرشہت
 میں۔ وہ سر دگیہ ہے وہ ب میں پریش کرنا ہے۔ م

۱۱۔ مٹنگ

دوہ ہے۔ امورتی ہے۔ دی باہر ہے۔ دی بہتر ہے۔ آج
 پران ہے۔ امن ہے۔ شہر ہے۔ پر اکثر سے بھی ہے۔

لہ لانی ہے چوہا ہے عیم رہ، لازوال ہے قائم ہے محیط
 ہے راہوا۔ ہے بیدار ہے جکی نکل نہ ہوئے جو پیدا نہ ہوئے
 جو پران والا نہ ہو۔ لہ سذر۔ +

یہ امرت برکت آگے ہے۔ برکت بھی ہے۔ برکت دہنے۔ اور
 بانی ہے۔ نیچے اور اوپر ہے۔ یہ برکت برکت ہی پھیلا
 ہوا وشتوں ہے۔

۲

وغیرہ

وغیرہ

وغیرہ

اوستا شاستریہ شاستریہ شاستریہ
 اوستا شاستریہ

۱۰ فصل - ۱۰ فصل

قابل دید کتابیں

جو طبع ستیہ دہم پر چارک جلد ہر شہر سے نقد قیمت یا دیو پوے ایل کے ذریعے
مکتی ہیں۔ ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائے۔

مسح بردیک کا مخرج بدہ دہم ہے۔ اردو قیمت امر فی جلد

سنسکرت زبان کی عظمت اردو - - - - -

پارسی مذہب کا مخرج دبدک دہم ہے۔ اردو - - - - -

سیواجی اور روشن آراء نرائنگ زب کی شادی اردو ۳۳

معدن المہذب اردو - - - - -

بہار جم چند رنگت و سکندر اعظم کی پوتی کی شادی ار

حیرت انگیز واقعات اردو ار

سندھیا منظوم - - - - -

بھارت کی شجلیع اور عالم استریوں کے کارنامے

حصہ اول - اردو -۴

حصہ دوم حبس پوتنی کی شادی اردو ار

حصہ سوم۔ چنور کا محاصرہ اردو ار

حصہ چہارم - اردو ریاضیعی ہے

بھوت تلبت وید اردو -۵

سورگ میں بجک ٹکمیٹ اردو - - - - - ار
ستیم سرم پر چاک پر پہلا لایکس اردو - - - - - عہ
ہندی - - - - - عہ
اُپیش منجری اردو - - - - - ۵
ویدانت حروانت وارن اردو - - - - - ۳
یوگ فلاسفی اردو - - - - - زیر طبع ہے
سائنس کا رکا اردو - - - - - "
اچ نشہ اردو - - - - - ام
آریہ وشن دیوانی فلاسفی اردو - - - - - "
انتاراشکت دھرم اردو - - - - - "
شیو دھرم اردو - - - - - "
فقہ خود اسلام میں تو افق اردو - - - - - "
مسند قابل غور اردو - - - - - -

دھرم پر میدان اردو - - - - - دیا کے لاہرہ ہندی
انتہا جین چالیسی ہندی - - - - - ار
دستور دھرم - - - - - زیر طبع ہے
تصدیق صداقت دھرم آریہ - - - - - ۳

المشہر لکھنؤ میں
المشہر لکھنؤ میں

1600



پہلی کتاب نمبر ۱۵

ح ز

آریوں کو مقدس نوحہ - لفظ ان کی تشریح و تفسیر
 جاتی ہے سابق الذکر - وں کی تعداد - قدیم و جدید انہ

(۳) عام کیفیت - زمانہ تصنیف - مصنفین

(۴) کل آپ تذکرہ کے مضامین کا خلاصہ

(۵) آپ تذکرہ کا عطر

حسب اجازت مہاشہ شیوہ لال دہن ایم -

مطبع سنہ ۱۳۴۵ھ ہمارے جلندہ میں

مہاشہ منشی رام لال ہمام مو جھیا

بقامت کثیر و قیمت بہتر ہیں کہ اس سے صدق ہے
 قیمت منجملہ ۱۰۰

ओ३स ।

सा० संख्या ————— पंजिका संख्या —————

1
२२१

पुस्तकों पर सर्वप्रकार की निशानियां लगाना अनुचित है ।

कोई विद्यार्थी पन्द्रह दिन से अधिक पुस्तक नहीं रख सकता ।

کتابوں کے لئے ترتیب دیا
نہیں۔ ہر کتاب پر
تک کی تقریر ہوگی

نہیں دوسری چیزیں۔
دوسری چیزیں نہیں

منہ

دیس

آریوں کو مقدس نوشتوں میں "شرقی" کا پہلا نمبر ہے۔ اگر بعد بھرتی کی تعلیم کی
جائی تو سابق الذکر الہامی تسلیم کیا جاتی ہیں۔ اہم الذکر مقبل پندرہ گ
دیاک، انہوں کی تصانیف ہیں "شہرتی" میں "متر" برہمن و
سوامی دیانند سہاسی صرف دیدوں کے متروں کو الہامی تسلیم کرتے
ہیں۔ برہمن۔ انکی تفاسیر میں مختلف دقتوں میں ترتیب دے
گئے ہیں۔ ان میں تہاسی وغیرہ کے نو پنجی تذکر بھی موجود ہیں
چار دیدوں کے برہمن۔ چہہ اگ۔ چہہ اپاگ۔ چاراپ دید
اور ۱۱ شا کھا (شاضی) جو دید کی تشریح کے طور پر برہما
وغیرہ ہریشوں کی تصانیف ہیں وہ "پرہ پران" یعنی دیدوں
کے مطابق ہونے سے معتد مخالف ہونے سے غیر مستند ہیں۔

دُکُپُ لُشْدُ دُخُلُ ہِی سِجرتی مِی پُور اُن - راتھاس - دُشَن
اور دھم شانتہ کا شمول ہے۔

اس سے ظاہر ہوگا کہ اپنی دُکُ شمر اعلیٰ درجہ کو مہندس
نہی کتابوں میں ہے اور آریوں میں مسیحی تعلیم بہ این تعلیمت ہمیشہ
سے ہوتی رہی ہے۔ مقدس نوشتوں میں ان کو اصلی جو حصہ
وہم عرفان تسلیم کیا گیا ہے۔

دیدوں کا نسبتاً بہاگ یعنی وہ حصہ جس میں صرف منتر ہیں۔ علم
دھم کا مخزن۔ کلام آہی۔ دُشَن من لُخط سمجھا جاتا ہے۔ اس کا
ایک ایک منتر لُشرج کئے جانے پر بہت معلومات کا باعث ہو سکتا
ہے۔ اور انہیں صرف الیور کی عبادت مناجات و حمد ہی نہیں ہے
بلکہ علوم و فنون کا بیج موجود ہے۔

براہمن ان مندروں کی تفاسیر ہیں۔ چونکہ منتر بطور خود صرف
چند مختصر لفظوں میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرورتاً ایگیہ وغیرہ دیگر
لُشرج طلب معالات کے استفسار و صراحت کی وجہ سے ہر وید
کے ساتھ ایک ایک براہمن کا حصہ ضافہ کیا گیا۔

۱۵ پُروں سے مراد صرف براہمن جہاگ سے ہے۔ ان آج کل
کے پُور لُشْد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ۱۶

براهمنوں کے بعد دوسرے قسم کی تحریرات ہیں جن کو "ہلہ" یا "آرنیک" کہتے ہیں۔ یہ دراصل ویدوں کے ضمیمہ ہیں۔

"آرنیک" کے اصلی معنی "جنگل سے شعلہ" ہیں جس کا مطلب بادی النظر میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ آرنیک اُن عالی دماغ انسانوں کے خیالات ہیں۔ جو غناہ داری کے تعلقات سے یکدوش

ہو کر مرناسانہ زندگی میں جو علی السوم تنہائی دریافت میں بسر ہوتی تھی۔ "ایشور وجیو" کے دقیق مسکوں پر دھار کرتے تھے "آرنیک" میں مرناسانہ حالات کی طرف سے بالکل بے توجہی و عدم انتہائی ظاہر ہوتی ہے۔ اور صرف روحانی مسائل کے عمیق دریافت میں غوطہ لگانا اصلی مقصد سمجھ لیا گیا ہے۔

منتروں میں روحانی مسئلہ دیگر بطور اشارہ بیان ہوئے ہیں اور وہ ضرور منتر کے محتاج تھے۔ یسویوں نے انہیں منتروں کا سہارا لیا۔ ان میں دنیا کی پیدائش۔ ایشور کی قدرت۔ جو کی جہت کا راز پاکر انہیں کے اثر سے دھار کرتے ہوئے ایسی عظیم الشان فلسفہ کی عمارت کی مبنی ڈالی۔

انہیں میں دراصل ایشور کی اوتہیت کا تذکرہ ہے۔ دیگر رسیچ میں یہ حصہ نہایت کمپ۔ مفید نتیجہ آور ہے۔ یہ گمان کا نتیجہ علم عرفان کا حصہ ہے اور کم کا نتیجہ

اراکین شریعت سے جن کا بالتوضیح بیان براہمنوں میں موجود ہے
 کوئی تعلق نہیں کھنڈ کرم و گیان کاٹھ کا مقصد ایک ہی ہے دونوں
 لازم یا ملغزوم ہیں۔ دونوں سے نجات یعنی ختم و مرگ کی تکالیف سے
 سبھکاری مضمون ہے۔ براہمنوں میں کرم کے انجام دینے کی ہدایت ہے
 اور سبھکاریوں کا ذوق قائم کیا ہے۔ آپشنڈوں کے رشی برہمن
 اس کے دعویٰ کرتے ہیں کہ جب تک "سبرھ" کا پورا علم نہ ہوگا اور
 انبرہ چار نہ کیا جائیگا کہ کسی نجات کی امید نہ کرنی چاہئے۔

اس خیال سے آپشنڈ آریہ فلسفہ کی جان ہیں اور "امشور"
 اور اُسکی قدرت کے تعلق معاملات کی گرد کشائی کی پہلی کڑی ہیں
 پروفیسر میکس ملر صاحب کی رائے ہو کہ دنیا کے لریچ میں آپشنڈوں
 درجہ اعلیٰ رہ چکا۔ وہ انسانی و مائع کی بلند پروازی کے اعلیٰ نمونہ
 ہیں اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں لوگ ان کو استعجاب کی نگاہ سے
 دیکھیں گے۔

شوپنہا ۱۸۵۱ء جرمنی کے مشہور فلاسفر کہتے ہیں آپشنڈ
 میری زندگی میں تقویت دہشتی کے باعث ہے ہیں اور موت میں بھی
 میری تقویت دہشتی نہیں میں ہوں گی۔

اُنشد

باب اول

اُنشد لفظ کی تشریح و صورت

”شکرت لغات میں اُنشد کے معنی ”رہبہ“ یعنی رازِ برتہ کے ہیں۔ اُنشد شکرت اور شد (شہ) اُن (उप) اور فی (नि) سے موضوع ہوا ہے۔ شد کے معنی برباد کرنے ”توکت کرنے“ اُن کے معنی ”نزدیک“ اور ”فی“ کے معنی ”علی القریٰ“ یا ”بالیقین“ کے ہیں۔

”گو برہم صاحب کی پہی پہی۔“ ہے اور نام طور پہی ”اُنشد“ ”رہبہ“ کا مرادف سمجھا جاتا ہے۔ ۱۴۰

شکر آچار یہ جو بہ کثرت مذہبی کتابوں کے مفسر اور دیدانت سار
کے مصنف سمجھے جاتے ہیں۔ اپنے نکٹھ اُپ نشد کی تشریح کے شروع
میں لکھتے ہیں کہ۔ جو لوگ نجات کے متلاشی ہیں اور محسوس و
نایدا عالم سے قطع تعلیق کر چکے ہیں اور اُپ نشد کے علم سے واقف
و ماہر ہیں اگیان اور بدی سے آزاد ہونگے۔ کٹونکھ اس خلقت
کی پیدائش اگیان سے ہے۔ اُس وقت یہ اگیان برباد
ہو جاویگا۔ شد ہا دہ کا مطلب اس بربادی سے
ہے اور اُپ نشد لفظ کے یہی معنی ہیں۔

مگر شکر کے مطلب سے صرف اُن لوگوں کو التفیق ہوگا۔ جو
ادویت باوی ہیں۔ مادہ کے ٹکڑوں پر غور کرنے سے بہرہ بھی
مفہوم ہوتا ہے کہ یقیناً نزدیک حرکت کرنے کے معنی زیادہ
جسپاں اور موزوں ہیں کٹونکھ اُپ نشد کے مطالعہ و درچار
برہمگیان کا حصول مقصود ہے۔ اور یہ وچار طالب صداق
کو یقینی طور پر اُس گمان کے منزل مقصود تک یا اُس کے نزدیک
پہنچاتا ہے۔

دوسری وجہ تسمیہ اور جی قابل غور ہے۔ شد لفظ کے معنی
”بیٹھے“ کے ہیں ”نی“ کے معنی ”نیچے“ اور ”اُپ“ کے ”نزدیک“
ہیں۔ اوایل میں یہ دستور تھا اور بنارس و نیرہ مقامات میں

اب تک بھی راج ہے کہ شاگرد استاد سے نیچے سمجھ کر
 اپنا سبق پڑھتے تھے یا بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ مگر یہ تفسیر
 ابھی تک کسی نے تسلیم نہیں کی۔ آپ لشدوں میں ایک رسالہ
 پرشن آپ لشد کے نام سے منسوب ہے۔ اس کے لحاظ سے کسی قدر
 اس بیان میں موزونیت آجاتی ہے مگر عام طور پر یہ معنی دلپسند
 نہیں ہے۔ آپ لشد کا خطاب ہمیشہ سے گیان کا نذرنا ہے اور
 وہ ہمیشہ ہم عرفان کے قیمتی خزانہ خیال کئے جاتے تھے۔ مروجہ
 سے ان کو ”رہبیہ“ کہنا بمقابلہ اور مطالب کے زیادہ موزون ہے
 سنسکرت کا مشہور قواعد آموز مہرشی پانینی بھی اسکی تائید
 ”رہبیہ“ ہی کرتا ہے۔ اور اس کے معنی ”راز کے نزول کا دخل ہو“
 بتاتا ہے۔ یعنی من کو اصلی گیان کی طرف اس عجیب و گہرے علم کی
 مدد سے کیسے و متوجہ کرنے سے دائمی سرور، آئندہ میں داخل ہونا
 ممکن ہے۔

علاوہ بریں آپ لشد لفظ کی تشریح کبھی کبھی مختلف معنوں میں کی گئی ہے
 مگر عام طور پر انکی غرض ان کتابوں سے رہی ہے جن میں ہر گھ گیان
 کے مضمون پر بحث ہے۔

۱۰ پوشیدہ - خفیہ

باب دوم

اپنڈیکس تعداد وغیرہ

اپنڈیکس کی تعداد کا ٹیک ٹیک پتہ لگانا بہت مشکل کام ہے
 پندرہ سال گذرے ایک یورپین محقق نے انکی تعداد ۴۳۵ تک
 دریافت کی تھی مگر جہاں تک یہ جلتا ہے۔ اس وقت ۱۲۳ اپنڈیکس
 تک پہنچتا ہے۔ پروفیسر میکس مولر تعداد بڑھے جو با ترتیب ہریت
 شائع کی ہے۔ اس سے ۹۲ اپنڈیکس کا پتہ لگتا ہے۔ بعض نے ان
 کی تعداد ۱۵۴ و بعض نے ۱۰۰ قائم کی ہے۔

مگر دن میں سے بہت اپنڈیکس بالکل محقر اور غیر کار آمد
 ہیں۔ زیادہ مشہور۔ کار آمد دستہ اپنڈیکس جن کی فراغت
 سر واپنڈیکس اہم نامہ جوتی پر کاشش سالہ میں کی گئی ہے

پندرہ پروفیسر برنارد سے یہ ڈاکٹر ویر صاحب کی تحقیقات سے معلوم
 ہوا ہے۔ ڈاکٹر بری صاحب سے پروفیسر باگ صاحب ۱۲۰

صرف ۱۲ ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) ایتھریہ اپ نش

(۲) میتھریہ اپ نش

(۳) چھاندوگیہ اپ نش

(۴) مہدک اپ نش

(۵) پرشن اپ نش

(۶) کوشنگی اپ نش

(۷) ہیتھریہ اپ نش

(۸) کھولی اپ نش

(۹) سویتا سوتر اپ نش

(۱۰) برہدارنیک اپ نش

(۱۱) کین اپ نش

(۱۲) ترسیہو ترپنہ اپ نش

نام طور پر جو اپ نش اس وقت زیادہ مستعمل ہو جاتے

ہیں۔ دس ہیں۔

ایش۔ کین۔ کھولی۔ پرشن۔ مہد۔ ماندوگیہ

میتھریہ۔ ایتھریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک۔

ان میں سویتا سوتر کوشلی کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

ان موجودہ اپ نشدوں کی بہ لحاظ ان کے مضمین کے
 نفیم کرنا مشکل ہے۔ قدیم بارہ اپ نشدوں میں کسی خاص طرز
 عمل یا فرقہ سے مطابقت نہیں ہے۔ بلکہ سب بلا استثناء
 برہمگیاں پر بحث کرتے ہیں۔ دوسرے اپ نشد جن کو پتھر
 کہتے ہیں۔ تھوڑے زمانہ کی تصانیف ہیں اور ان میں اس
 قسم کے محدود خیالات بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ قدیم بارہ
 اپ نشدوں کی تفصیل یہ ہے۔

ایتریہ - کوشٹکی - واسکلا - چانداگیہ - ست روہر
 کشا دلی - سنہواپشہ - تدیو - شیو سنکپ - پرشوتکتا
 ایش - درہا آرنیک -

ان اپ نشدوں میں ست روہر یہ اپ نشد کو قدیم مانا گیا
 ہے۔ مگر اس میں محدود خیالات موجود ہیں۔ ابتدا میں اس کو
 اپ نشد نہیں کہتے رہے مگر بعد کو شامل کر دی گئی ہوگی۔
 دواپ نشد ایتریہ اور کوشٹکی رگ ویدی سہلائے ہیں
 مینہ اور آتیریہ ویدانت کی بہت معتبر رائے ہیں۔

یہ پرنسپل ویر کی سٹری آف انڈیا جس میں اپ نشدوں کی ترتیب ہے

ترتیب اور خصوصیتوں کا ساک ۱۴

کرشن - یجروید کی اُپ نشہ تترہ ہے اور دوسری مِترنہ ہے - یہ سچو دیدی برہمنوں کی جو اپنے آپکو مِترنہ کہتے ہیں -
خاص کتاب ہے -

نکل یجروید کے دو اُپ نشہ ایش و وزہ آرنیک ہیں انکی بڑی سند مانی جاتی ہے -

سام دید کا اُپ نشہ چہاند گئیہ ہے یہ بھی مشہور مود ہے -
اتھرو دید کے اُپ نشہ علی العموم میں منتر کہے گئے ہیں ان میں اور دوسرے دیدوں کے اُپ نشہوں میں پہ پہلے بڑا امتیاز و فرق ہے - انکے مضامین میں بھی اختلاف ہے - کسی میں برہم گیان پر بحث ہے - کسی میں یوگ کا ذکر ہے - اور یوگ کو برہم گیان حاصل کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے *
مانڈ وکیہ - اتھرو دید کا خاص اُپ نشہ ہے - اصول نعیم کے محاط سے یہ زیادہ قابل قدر کتاب ہے - مندرجہ ذیل مختصر الفاظ سے اسکی عظمت ظاہر ہوگی -

اے علم سے لازوال پر کرتی سا گیان ہوتا ہے جبکو عقلا
آزمیش کا باعث سمجھ کر دُچار کرتے ہیں جس طرح کھڑی اپنے

سے ڈاکٹر سیر صاحب - مکہ ماہ ۱۱۶۰ - ملت - کلکتہ ۱۱۶۰

تاگے کو پہلاتی رہے اور پھر سمیٹ لیتی ہے۔ جس طرح پودے
 آگتے و نشوونما پاتے ہیں۔ جس طرح زخم و جھوٹ کے جسم پر بال
 گتے ہیں اُسی طرح ذوال و غیر غالی پر کرتی سے یہ خلقت پیدا
 ہوتی ہے۔

دوسری سکتہ و سکتہ کتاب پر سن ہے۔ یہ ہر دور کے
 اپنا متعلق دیدوں سے ظاہر کرتے ہوئے و بیانات کے اصول کی
 تعلیم کرتے ہیں۔

باب سوم

عام کیفیت۔ زیادہ تصنیف۔ مصنفین

اُب نہ علی العموم مکالمہ کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں بیشتر
 مضامین نشر میں ہیں۔ صرف کہیں کہیں نظم بھی داخل کیا گیا
 ہے۔ طول طویل اُب نہ دس میں پُر افسانہ قصوں سے بہت
 کام لیا گیا ہے۔ مگر چھوٹے اُب نہ زیادہ مختصر اور باتا عدہ
 میں۔ بعض بعض دن میں مسے یا نکل نظم میں ہیں۔ مکالمہ علی العموم

استاد و شاگرد کے درمیان ہے اور کبھی کبھی خاوند دہوی
کے درمیان بھی موجودہ و آئندہ زندگی کے مسئلہ پر جھڑپا
ہو گئی ہے۔ قصہ طلبہ لمبھات اور جاسجا دیدوں کے حوالہ جات
کا بھی ذکر ہے۔ یگیہ و گرم کاٹڈ کا بھی ہمیں کہیں تذکرہ ہے۔ مگر
بلا استثناء جملہ آپنشدوں کا عین مقصد یہ ہے کہ اتما کے گیان
اور اتما سے انسانی روح کے تعلق پر بحث کر کے صلیت تک
پہنچنے کی کوشش مد نظر ہے۔

آپنشدوں کی تالیف و تصنیف کے زمانے کو قائم کرنا بہت
مشکل ہے۔ اور کسی طرح کوئی شخص قطعی رائے پاس نہیں کر سکتا
کہ کس وقت میں وہ تصنیف ہوئی ہیں آپنشدوں کی تعداد
کثیر ظاہر کی جاتی ہے۔ مگر وہ دراصل آپنشد نہیں ہیں اور شکر

انگریزی محقق یہ کہتے ہیں کہ آپنشدوں کی ترتیب زمیں
کے بعد ہوئی ہے۔ یہ سچ ہے عبارت دونوں کی ایک طرح
کی ہے زبان میں بھی فرق نہیں ہے۔ مگر ان کا یہ کہنا کہ پہلے
آریہ عناصر کی پرستش کرتے تھے اور رفتہ رفتہ بتدیج جن کا
حیالی الشور کی جانب مائل ہوا اور ابتدائی سادگی کی حالت
ترقی کرتے گئے۔ منطوق ہے۔

کے مابعد زمانہ کے اوچ ہیں۔ شکر آچار یہ نے جن اُپشوں
 پر تفاسیر لکھی ہیں وہ زیادہ معتبر و مستند ہونے کے قابل ہیں
 اُپشوں کا شمار ہمیشہ شرتی کے طور پر ہونا بلکہ دشمنوں
 میں بھی جہاں کہیں ذکر ہوا ہے اُن کو شرتی ہی لکھا جو اُن
 کی طرز ترتیب - اختصار پسندی - پرمعنی ہونا اس امر کی
 صریح دلیل ہے کہ دیدوں کی طرح اُن کو بھی حفظ یاد کرتے تھے
 سارا خیال ہے او یکن ہے کہ وہ صحیح بھی ہو کہ اُپش تعداد
 میں ہمیشہ ۱۰، ۱۲ کے درمیان ہیں۔ شکر آچار یہ معمولی متحقق ہیں
 تھے۔ جینیوں کے مقابلہ میں اُن کو دیدوں کی صداقت ثابت
 کرنے میں جو جو دقتیں حائل ہوئیں ہونگی۔ وہ آسانی ذہن نشین
 ہو سکتے ہیں۔ شکر نے اپنے پکش کی مصبوطی کے لئے ضرور ہے
 کہ اُپشوں کی پوری پوری تلاش کی ہو۔ اُن کو اُس زمانہ میں
 اُتے ہی اُپش ملے ہوں۔ جن پر انکی ٹیکا ہے۔ شکر نے
 اپنی بحث کرنے کا سامان زیادہ تر انہیں اُپشوں سے حاصل
 کیا تھا۔ اس بات پر غور کرنے سے بہ آسانی سمجھ میں آ سکتا
 ہے کہ اُپش نہ بہت قدیم کتابیں ہیں اور اُن کا دیدوں سے
 متعلق ہونا اس دعویٰ کی تائید فرمید ہے۔

۱۲۰۰ء شرح

اس مشکل اور پیچیدہ دالائیل عقدہ کی نسبت پر ورنہ
میکس مولر صاحب اس طرح لکھتے ہیں :-

گو این اپنڈوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ
مختلف اوقات میں تصنیف ہوئے ہیں مگر انکی نسبت ہیک
ہیک زمانہ قائم کرنا اس وقت بالکل غیر ممکن ہے کسی شخص کو
شک نہیں ہو سکتا کہ جن اپنڈوں کا تعلق سمیتا و براہمن
گرنتھوں سے ظاہر کیا گیا ہے وہ بہت قدیم ہیں بعض بعض اپنڈ
بعد کے ہیں۔“

یہ وقت کسی طرح رفع نہیں ہو سکتی۔ مگر چونکہ مقررہ اپنڈوں
کے قدیم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ہم اس مسئلہ کو یہیں ختم
کرتے ہیں۔

اپنڈوں کے شمول میں لوگوں کی ہوائی ہر کہ بارہ اپنڈوں کو
چھوڑ کر باقی سب بعد کی ہیں۔ اور چونکہ ان کو اپنڈ تسلیم نہیں
کیا جاتا ان کی صراحت کرنا۔ ان کے تصنیف کے زمانہ کی تلاش
کرنا فضول ہے۔ اس خط کی نسبت اس قدر عرض کر دینا ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ شکر کے بعد اپنڈوں کی عظمت ذہن نشین کرنے
ہوئے تیز طبیعتوں کو اپنی طبع آزمائی کا موقع ملے گا۔ اور اپنڈ
کی طرز تحریر کی تقلید میں مصنوعی رسائے بنا بنا کر ان میں شامل

کرتے ہوں گے۔ بعض بعض اُپ نشہ اکبر اعظم کے وقت کی تصنیف
ہیں۔ جیسی الوپ اُپنشہ وغیرہ اس اُپ نشہ محمد رسول اللہ
و مسلمانوں کا کلمہ لا الہ الا محمد رسول اللہ بھی موجود ہے۔ یہ
بھی کسی چلتے ہوئے آدمی کی کارستانی ہے۔

داراشکوہ اکبر کے پوتے نے ۵۲ اُپ نشہوں کا ترجمہ فارسی
زبان میں کرایا۔ اب اس وقت انکی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ۲۳۵
تک شمار کی نوبت پہنچی۔

خاص خاص اُپ نشہوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
روحانی سائل کے حل کرنے میں کشتریوں کو اکثر یہ گھوٹے حاصل
تھا۔ اکثر برہمنوں کا اُن کے پاس جا کر برہم گیان کا حاصل کرنا
بدیہی بہت ہے۔ کہ برہم گیان سے سیکھنے میں کسی قسم کی قوتیت کا
خیال سدا رہ نہیں ہوتا تھا۔

اُپ نشہوں کی تصنیف کے وقت کا پتہ لگانا اسکان سے باہر
معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو آریہ لٹریچر کا بھت قدیم حصہ تسلیم کر کے
اس مسئلہ کو ملاحظہ کرتے ہوئے چھوڑنا پڑتا ہے۔

اپنے نشہ کی ترتیب مختلف رشیوں نے دی ہیں۔ جن کے
نام مختلف کتابوں میں آئے ہیں۔ پرشن اُپ نشہ میں ایک نشہ

۱۰ خود اُپ نشہوں میں مصنف یا مترقب کا نام ملتا ہے۔ انکی ترتیب ظاہر

پید نامی چہ شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ کتبہ اپنشدیم
تجیکتا گوتم کے لڑکے کو پیش کرتا ہے۔ علی ہذا۔

باب ہمام

خاص خاص اپنشدوں کا خلاصہ مضامین

انتخاب

(۱) ایترہ اپنشد

یہ اپنشد۔ رگ وید کے ایترہ براہمن کے دوسرے آرنیکا سے
لیا گیا ہے۔ اس میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں تین فصل ہیں
دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں۔ اس کا نام ایترہ
اسوج سے ہوا کہ ایتر کے لڑکے ہیدس نے اسکی ترتیب دی

حقہ یا آنکہ اسکو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائش۔ انیسور کی الوہیت۔ انسان
و ناسخ و نذر کے پیدائش کا بیان ہے۔ مفرد روح جو کالبد
انسانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔

بیداری۔ خواب۔ گہری نیند

خلقت۔ روح اور پرما کے ساتھ اس کے خلق پر وچار کرتے
ہوئے صلیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کے تین طبع کی پیدائش کا
ذکر ہے۔ پہلے وہ غلہ (دانہ) میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے
انسان کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے اس جسم کو ترک
کر کے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے جاتا ہے۔ بوجہ
اودیا کے انسان ایک شیر سے دوسرے شیر میں گھومتا رہتا
ہے۔ سچے گیان کے حصول سے جنم و مرں سے نجات ہوتی ہے۔
تیسرے باب میں روح کے پتے لکشن کا ذکر ہے۔ روح چار

۱۱، جاگرت (م)، سوپن (م)، سکھپتی۔

۱۲ جہالت۔ اگیان کے جسم سے مت۔ تشریف خصوصیتیں



ہیں ہے۔ روح کان نہیں ہے۔ آئینہ نہیں ہے۔ نہ روح
من ہے۔ روح گیان ہے اور گیان سے سمجھ میں آتا ہے۔
روح اور پرما تما کے سچے گیان اور دونوں کے حقیقیہ حالت
کے سمجھنے سے لافانیت ملتی ہے۔

۱۲۔ پیش

ایک دوسرا نام "واج سنہ سہتا" वाजसनेयसंहिता
ہے۔ یہ شکل یجروید سے منسوب ہے۔ اس کا مصنف واج سنہ
گیہ و لکیہ بنی ہے۔

یہ بہت چھوٹی اپنشد ہے اور پرما تما کے گیان کو ب پر
قومیت دیتے ہوئے دورا سے گیان و کرم کی تعلیم کرتی ہے
دونوں کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ دونوں
کی اچھے و نیک آدمی پیروی کرتے ہیں۔ جو لوگ پرما تما کا گیان
رکھتے ہیں۔ وہ اصلیت کے۔ اٹھ کو پونچھتے ہیں۔ تمام دنیا
(خلقت) کا پرکاش اس میں ہے اور وہ کئی برہما ند میں نظر
آتا ہے۔ اس کا اچھی طرح سمجھ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اور
جب یہ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ گیان کا نام ہو کر موش کی
لے جہالت۔ لاعلمی۔ اور دیا۔ رہ، نجات ۱۲

پراپتی ہوتی ہے۔

جو لوگ اپنے خیالات کو موافق تک نہیں پہنچا سکتے ان کو
دیدوں کی ہدایت کے بموجب کرم کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے
ادھارنا کا ادھار ہوگا۔ اور اُپاسا سے گیان کی پراپتی ہوگی
ان تینوں فرایض میں سے کسی ایک کے انجام دینے سے
موت کے بعد آمد کی حالت حاصل ہوگی اور جس طرح بدستج
رفتہ رفتہ آدمی ان میں ترقی کرنا جائیگا۔ اونچے طبقات میں
پیدا ہونا جائیگا اور جنم جمانے کی سیدھیوں سے پر مہر کا ادھار
بنا جائے گا۔ لیکن طالب صادق کو اس بات کو ذہن نشین کر لینا
چاہئے کہ برہمہ کا گیان ہی اعلیٰ چیز ہے اور گیان اور آمد صرف
”برہمہ“ میں ہے۔

(۳) گتھ اپنی

یہ مشہور اپنی گتھ گوید سے متعلق ہے بعض اسکو سام دیدی گتھ

۱۰ فصل۔ اراکین شریعت ۱۵ عبادت (۳) حصول (۴) مشق و جنم (۵)
نکستی (۶) اعلیٰ درجہ (۷) مستحق

میں۔ مگر عام رائے یہ ہے کہ اتھرووید کی اپنشد ہے۔
اس میں دو ادھیار شامل ہیں اور ایک لہک ادھیار میں تین
فضل بنام دتی موجود ہیں۔

خیالات کی بند پر واری۔ لقوہ کی عظمت۔ رطرز اظہار کی نفاست
میں اسکو قریب قریب تمام اپنشدوں پر فوقیت ہے۔

نچکیت نامی گوتم کے لڑکے کویم نے تصدیق کیا ہے۔ نچکیت نے
جو سوال کئے ہیں ان سے انسانی دماغ کے اعلیٰ رسانی ظاہر ہوتی
ہے۔ یم کے جواب کی معقولیت قابل تعریف ہے۔ گو نچکیت کے
سامنے بہت سی دقیقہ سداہ کی گئیں مگر اس جو انہوں نے نفس
مطب کو صاف سے نہیں جانے دیا۔

عس روایت سے اپنشد کی ابتداء کی گئی ہے وہ جہاں ہے۔
وہ کسی زمانہ میں سورگ کی خواہش میں داسپرد کے فرزند
(گوتم) نے اپنی تمام جائیداد (خیرات میں) بخش دی۔
نچکیت نامی اس کا لڑکا تھا۔

۱۰ نڈاٹوں (پیٹوں) کی پرچکیت نامی کتاب کے پیر دو باب کسی لحاظ سے
اس نچکیت کے حالات سے مقابلہ کئے جانے کے قابل ہیں۔
۱۱ بکنڈہ بہشت۔

جب دایج کا سامان حاضر کیا گیا۔ نو جوان کا دل فرزندانہ
تردات سے متفکر ہوا۔ اُسے سوچا۔

” جو شخص برہمنوں کو (بڑی گائیں) ایسی گائیں دیتا
ہے جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ
دہی نہیں دے سکتیں یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں وہ ایسے لوگ
میں جاتا ہے جہاں کوئی اُمت نہ نہیں“

وہ سطح سوچ کر باپ کی مصیبت بچا کے فکر میں ہو کر
پاس گیا۔ اور پوچھا۔ ”پتا ! ان گاؤں کے عوض آپ مجھ کو کس
دو گے ؟“

باپ نے سمجھو نہیں دیا۔ تب لڑکے نے پھر وہی سوال کیا۔ باپ نے
عضہ کی حالت میں کہا۔ ”دریں تم کو یم کو دوں گا۔“

لڑکے کو تعجب ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پر راضی ہوا۔ باپ کو اس
عجبت و عضہ کی کارروائی پر افسوس آیا۔ ٹپکیتا نے کہا کہ
قول کو پورا کرنا چاہئے اور مطمئن ہو کر یم کی تلاش میں نکلا۔ جب
وہ یم کے مقام پر پہنچا۔ یم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ٹپکیتا تین
تین روز تک مشا تر ہو کھا پیاسا اُسکے مکان پر پڑا رہا۔ جب
یم لوٹا اُس نے اپنی مہاں کو اس حالت میں یا کر اُس کی تکلیف کی

(۱) عطیات۔ کہ یم مرگے دیوتا کو کہتے ہیں۔ یہ عام خیال ہے۔ اِمداد پر یم کی

غلامی میں تین برسے دینے کا وعدہ کیا۔ نچکیتا نے بدلا برہمہ مانگا
 کہ تیسرے باپ کے نکر و تردات دور ہوں اور اُس کا عضو
 جاتا رہے۔ ”دوسرا برہمہ تھا کہ ”جھکو اگنی کا سامین (گیان)
 چل ہو جس سے سورگ کی پراسپتی ہوتی ہے اور جہاں یم کا
 بھی راج نہیں ہے“ تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح
 کی اور لگیہ کی وہی بتائی۔ یم نچکیتا کی توجہ سے خوش ہوا تب
 نچکیتا نے تیسرا برہمہ مانگا۔

”یہ ایک بات تحقیقات طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں مرنے کے
 بعد (روح) قائم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قائم رہتی۔ مجھے
 آپ اسکی تعلیم دیجئے۔ یہ میرا تیسرا برہمہ ہے“

یم نے کہا: ”یہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا برہمہ
 مانگو“ مگر نچکیتا نے کہا: ”ہر چیز ناپا پیدا ہے۔ ہر چیز موت کے
 ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا برہمہ نہیں چاہتا۔ روح کا
 حکم راز سر لبتہ ہے اسی کو بتائے۔“

یہاں تک پہنچے وہی (مضمل) کا مضمون ہے۔ دوسری
 وہی میں نیکی اور خوشنما“ چیز کے درمیان فرق بتایا گیا ہے

۱۔ مراد (مرزا مٹھی) ۲۔ حصول (۳) موت ۴۔

ان میں نیکی بہتر ہے۔ خوشنما چیزوں کا علم اگیان ہے کونخہ
اس سے انسان سمجھتے ہیں کہ صرف دنیا مہا پتی لذات و حظوظ
کے قائم ہے۔ باقی اوکسی چیز کی ہستی نہیں ہے۔ اور جو لوگ
اگیان کے دربان رہتے ہوئے اپنے کو عالم و عظمہ سمجھتے ہیں وہ
اُس اندھے کی طرح ہیں جو اندھے کی رہنمائی میں برابر گھومتے
رہتے ہیں۔“

”دگیان کا تعلق نیکی سے ہے اور اُس کا مقصد ان فی روح
کی صہلیت (کا علم) ہے۔ روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے
پیدا نہیں ہوتی نہ مرتی ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اُس سے
کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے۔“
نچکیا تیم سے پوچھا ہے۔ ”برہہ کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے؟“
یم جواب دیتا ہے ”اوم“ پر جس سے مراد برہہ ہے۔ وچار
کرنے سے یہ گیان حاصل ہوتا ہے۔“

تیسری دنی میں انسان کی روح کا پیرا تا سے تعلق ظاہر
کیا گیا ہے۔

”خلقت میں دو روح ہیں۔ ایک وہ جو محدود ہے۔ دوسری
غیر محدود۔“

”محدود روح میں۔ اندریاں۔ من۔ بدمھی اور اندریوں کے

دشے ہیں یہ روح ہو گئے والی اور جسم کی حاکم ہے۔ من اندریوں سے اعلیٰ ہے۔ بڑھی من سے اونچی ہے۔ بڑھی سے فضل روح ہے۔ چوتھی دلی سے ظہر ہوتا ہے کہ گیان کے سدراہ گیان ہے۔ اگر چھٹی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے۔

جب اندریاں اپنے بھوک و شے کے سامان سے عیمد ہو جاتی ہیں۔ روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کونکہ بیداری و خواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے روح انکو جانتی ہے وہ خود علم ہے۔ اور برہم بھی گیان ہے۔

پانچویں دلی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے۔ تمام جسم کے کاروبار اس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ یہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے ہے۔ اور اسی پر اسکی بنا ہے۔

چھٹی دلی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے۔ میں برہم کو کس طرح جان سکتا ہوں؟ برہم پر کاش کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے۔ برہم کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کونکہ

۱۵ ہو گئے کے سامان

برہمہ سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برہمہ کا گیان "اوم" پر
 وچار کرنے سے ہوتا ہے وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے
 اندری دمن اپنے دشت سے علیحدہ ہو کر بڑھی میں قائم ہوتی ہیں
 بڑھی برہمہ میں قائم ہوتی ہے۔ تب پہہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ وید آرنیک

وید آرنیک چوت پتہ کے چودھویں ادھیہا سے اخذ کیا گیا
 ہے۔ - راج سنیہ کا قلم ہے۔ - اس میں ۷ ابواب یا آٹھ دیاکھیان
 شامل ہیں۔ اس کا نام وید آرنیک ہے۔ اس کا بیشتر حصہ مکالمہ
 ہے اور یوگیہ و لکیہ خاص دیاکھیہ کرنے والے ہیں۔ - بحیثیت اپنڈ
 اس کا تعلق کنوسا کھا سے ہے اور کم سے کم دو یا تینہ فی آپنڈ
 کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس آپنڈ کی ہر زنجیر کے ظاہر کرنے کے لئے میری انت
 میں دو ایک مقامات کے خلاصہ کا داخل کرنا پسپی سے خالی نہ
 ہوگا۔

جب اس کے دل سے خواہش جاتی رہتی ہیں تب پہہ آدمی

یہاں ہی امرت ہو کر برہم کو پا جاتا ہے۔
 ”جیسے سانپ کی کھچلی جُدا ہو کے باہنی میں ساری پڑی رہتی ہے
 ویسے ہی یہ شیر رسوتا ہے۔ روح جسم نہیں ہے،
 دیوارِ تِنہ نے درِ بد کے چوتھے دیا کھیاں گا جو انتِخت کیا ہے وہ
 کئی سحاط سے دھپسے۔“

مہ ایک برہمن۔ بلکی نام اجات شتر و کاشی راج کے دربار میں جاتا
 ہے اور اُسکو علمِ معرفت سکھانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اُسکو اس
 کے صلہ میں بٹ کچھ دان دیتا ہے اور برہمن اُسکو تعلیم دیتا ہے
 کہ میں ایسے وجود کی پرستش کرتا ہوں۔ جو سورج کی جان ہے
 جو بجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ شیشہ۔ سایہ اور
 روح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی مضافین سے
 واقفیت کرتا ہے۔ ان سُنوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا ہے تہوڑی
 دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پوچھتا ہے۔ ”آپ کو بس اُسا ہی
 کہنا تھا؟“ بلکی جواب دیتا ہے۔ ”ہاں ہمارا ج! بس اُسی قدر
 کہنا تھا۔“ راجہ نے کہا۔ ”برہم کے گہان کے لئے یہ کافی نہیں
 ہے۔“ اُسکو شکر برہمن درخواست کرتا ہے کہ ”میرے یقین سمجھئے، مگر
 راجہ جواب دیتا ہے کہ۔ ”اگر برہمن کسی کشتری سے گہان سمجھے تو مقررہ
 طریقہ میں فرق واقع ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں۔“

تب راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لیجاتا ہے۔ جہاں ایک آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سوینوا سے کو برہمن کے اصطلاحی الفاظ سے پکار کر جگاتا ہے مگر لاٹھا ہے۔ تب اسکو حرکت دیکر اٹھتا ہے اور برہمن کی طرف مخاطب ہو کر پوچھتا ہے۔ جب تک یہ شخص سوتا تھا اسکی روح کہاں تھی؟ برہمن اس مسئلہ کو نہیں حل کر سکتا تب راجہ اسکو من اور روح کی خصوصیتوں کو ویدانت کے اصول کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی نگرانی اصولوں کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اسکو نہیں چوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یگیہ وکیہ اور اسکی بیوی میتری کے درمیان ہے یاگیہ وکیہ دنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے میتری اور اپنی دوسری بیوی کیتامینی کو بٹا کر ان دونوں کے درمیان اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ میتری پوچھتی ہے۔

”سوامی! اگر ساری زمین میری دولت کے میرے قبضہ میں آجاتے تو کیا میں اسکی مدد سے موکش پا جاؤں گی؟“ یاگیہ وکیہ جواب دیتا ہے۔ ”نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کہیں نہیں حاصل ہو سکتی۔“ تب میتری کہتی ہے۔ ”جب مجھے دولت دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور اپنے شوہر سے اُس گمان کے حامل کرانے کی درخواست کر لی ہے

جس سے جنم دمرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یاگیہ دلیکھ جواب
 دیتا ہے۔ "پریا! تو مجھ کو پیاری ہے۔ اور تو نے ہنایت دل
 خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آء پیچھا جا۔ میں اصول کی تشریح
 کروں گا۔ اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کرے تب مرکا لہ شروع
 ہوتا ہے۔ روح کے اوصاف کی تشریح کی جاتی ہے۔ برہمہ کے
 گیان پر و چار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آنند کی
 حالت کا حاصل ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں اد۔ چھٹا دیا کھیاں اس اُپ نشد کا پھر مکالمہ ہے
 اس میں مباحث یاگیہ دلیکھ رشی ہے۔

دو جنگ تھلا کے راجہ نے بہت بڑا یگیہ کیا۔ جبیں کور و دیچا
 کے برہمن آئے تھے۔ جنگ کو اس بات کے جانے کی خواہش
 ہوئی کہ برہمنوں سے کون سب لائق ہے۔ اسے یگیہ شالا میں
 ہزار گائیں طلب کیں۔ جن کے سینگیں سونے سے منہ ہی چوٹی
 تھیں۔ اور ایک مقررہ تعداد اشرفیوں کی ان میں بندھی ہوئی تھی
 جس کے کھڑے ہو کر جہاں میں بہ آواز بلند کہا!! قابلِ تعظیم رہا ہوا! آپ
 لوگوں میں جو شخص مذہبی علوم میں سب سے زیادہ دسترس رکھتا ہو۔
 ان سب گاؤں کو بیجاے مجمع میں کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ تب
 یاگیہ دلیکھ نے اپنے شاگرد شمس واس کو حکم دیا کہ "گاؤں کو گھر

ہاکی ڈیا اُسے ایسا ہی کیا۔ تمام برہمن غصہ کی آگ سے متعل
ہو گئے۔ اسوائامی راجہ کے پروہت نے یاگیہ دلیکھ سے مخاطب ہو کر
کہا :- ”دکٹوں یاگیہ دلیکھ ! کیا تو ہم میں سے زیادہ شہیا ہے؟“
یاگیہ دلیکھ نے جواب دیا ”میں سب سے زیادہ عالم کو نما کر کرتا ہوں
مگر میری فوج گھاؤں کے لینے کی تھی۔“

اس تہید کے بن۔ بڑی سرگرمی سے بحث و مباحثہ ہوا جس میں
خیہ اور رقیب برہمن علاوہ گارگی کے جو چکوشی کی عالم
فضل لڑکی تھی۔ یکے بعد دیگرے یاگیہ دلیکھ کے مقابل میں آئے
اور سوال کرتے رہے۔ ششی یاگیہ دلیکھ نے اپنے دلائل قاطع و بڑھاپا
شائع کئے اُن سب کو خاموش کیا۔ ایک ایک مکالمہ بطور خود ایک
ایک دیا کہیاں ہے۔ گارگی نے دو موقعوں پر بہت دیر تک مباحثہ
کیا۔ آخر کار دو گدہ سکل کے مقابلہ پر آنے سے وہ مجاہدہ عجیب
طور پر ختم ہوا۔

یاگیہ دلیکھ نے ایک قبیق مسئلہ اپنے رقیب کے رد و پیش کر کے کہا
”اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا ستر شیر براں سے بلی دے گا
جائے گا۔ سکل اس مسئلہ کی گردن کٹائی میں کوشش کرتا ہے مگر
نا کامیاب ہونے پر حسب وعدہ اُس کا ستر تن سے جدا کر دیا جاتا
ہے۔ اور جو اس کو کوئی قیمتی چیز سمجھ کر اٹھایا کرتے ہیں۔“

یاد کیا۔ دیکھتے ہیں کہ باقی مٹی لٹین سے مٹی طبع ہو کر پوچھا ہے۔
 دو صاحبو! اگر کوئی سوال پیش کرنا ہو تو پیش کرو۔ میں جواب
 دینے کے لئے تیار ہوں۔ تمام براہمن خاموش ہو جاتے ہیں تب
 یاد کیا۔ دیکھتے ہیں کہ ذیل تقریر سے حاضرین حلسہ کو محفوظ کرتے ہیں:-
 انسان بطور بندہ درخت کے ہیں۔ اس کے بال پتے ہیں۔ اور
 اس کا چمڑا چھلکا ہے۔ اس کے چمڑے سے خون اسی طرح بہتا ہے جیسو
 درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے۔ جسطرح کاٹے ہوئے درخت سے
 پانی بہتا ہے۔ اسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں
 اس (منشیہ وی) درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گوشت ایک
 سے ہیں۔ اس کا گوشت اندر دنی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت
 کی جڑ سے نیا درخت اگتا ہے تو فانی ان کے جڑ سے کیا اگتا
 ہے۔ جب موت اس کو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔

کیا تم نہ کہو گے کہ بھلا ارج سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بچ زندہ
 آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح درخت بھی بچ سے ہی پیدا ہوتا ہے
 اسی طرح از سر نو (جڑ سے) بعد (مرنے کے) نئے نئے پھوٹتے ہیں لیکن
 اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا۔ کس
 جڑ سے فانی انسان پھر از سر نو پیدا ہوتا ہے؟ (تم جواب دو گے)
 وہ (صرف ایک مرتبہ کے لئے) پیدا ہو لیا تھا۔ نہیں۔ وہ پیدا ہوتا

(پھر) اور میں پوچھ رہوں۔ کیا چیز ہے جو اُسکو از سر نو پیدا کرتی

ہے ؟

برہمن اس طرح سوال کئے جانے پر اور پیدائش کے پہلے سبب سے
نادائق ہو کر یاگیہ و لکیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں۔ اس دیا گیان کے خاتمہ
پر ایشہ بہت اختصار کے ساتھ اس عیت اوئے کے بیان کرنیکی
کوشش کرتی ہے اور برہمہ کا گیان آنند دینے والا بتاتی ہے۔ برہم
توجہ کے یکسو کرنے سے سمجھ میں آتا ہے۔

چٹوئیں دیا کیان میں جنک دیا گیہ و لکیہ سکے درمیان دو کالے
بیان کئے گئے ہیں جن میں رشی اُن اصول کی تشریح کرتا ہے جو پہلے
راجہ کو اور رشیوں نے سمجھایا تھا۔

ان کے پیچھے یاگیہ و لکیہ و میتری سے سوال و جواب کا تذکرہ ہے اور
اُن رشیوں کی فہرت دی گئی۔ جنکو واپک سیدھانت کے گیان کاٹھ
کی تلقین ہوئی تھی۔

۵۔ چھاند و گیہ پٹ

چھاند و گیہ پٹ میں آٹھ باب ہیں اور یہ برہمن بھاگ سے

۱۰ عیت اوئے

اخذ ہوئے ہیں۔ پہلے دو باب میں کرم کا نڈ کا ذکر ہے۔
 چھانڈ دگیہ اُب نشد کا زیادہ حصہ نصیحت آمیز مضامین سے پُر
 ہے۔ مگر مثل اور پند نشدوں کے اس میں بھی کئی مکالمے ہیں۔
 ایک سنت حکار دنا رو کے درمیان ہے۔ دوسرے دو مکالمے شوہر
 (اُرُن کے پوتے) اور اُس کے خود باپ کے درمیان واقع ہیں۔
 جگنا نام اودا لک تھا اور جو اُرُن کا لڑکا تھا۔ ان کی ترتیب پانچویں
 باب میں دیکھی گئی تھی۔ جس میں پر داسن جیوالا کے لڑکے نے سوہا کیتو
 پر دم مرم کی جانب سے لاعلمی کا الزام لگایا ہے۔ اسکے بعد اور بھی
 مکالمے واقع ہوئے ہیں۔ چوتھے باب میں جفا سردتی پتر کے پوتے
 کے قصے کا مذکور ہے۔ پانچویں باب میں فرضی مانا نوح کے درمیان
 مباحثے ہوئے ہیں۔ آٹھویں باب میں پر جاپتی اور اندر کے درمیان
 روح کے اوصاف و خاصیت کے مضمون پر بحث ہوئی ہے۔
 اس سارے کے آخری باب میں جو انتخاب اس اُب نشد سے داخل
 کیا گیا ہے اُس کا مطالعہ خالی از حد تک چھی نہ ہوگا۔



یہ کرشن سیکر دیہ کا اُب نشد ہے۔ یہ آرنیہ کمالاں اور
 آہواں دیا گھیان ہے۔ ”برجھ“ پر وچار کرتے ہوئے دونوں اور

اُس کے فرزند بھرگو کے درمیان سوال و جواب ہوتے ہیں۔
 پیسے دین نے جو برہمہ کی لقریف کی اُس سے بھرگو کو بہرام ہوا
 اور پھر رفتہ رفتہ ودھیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا جس سے
 سب پیدا ہوتے ہیں جس میں سب رہتے ہیں۔ جس کی طرف سب
 مائل ہوتے ہیں۔ وہی برہمہ ہے۔ اس سے بھرگو نے نیمہ نتیجہ اخذ
 کیا کہ چونکہ سب کی پیدائش و پرورش غذا سے ہے برہمہ غذا
 ہو گا۔ پھر اُسے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رہتے ہوئے جیتے
 ہیں۔ ایسے پران ہی برہمہ ہو گا۔ مگر یہ بھی تسلی بخش تحقیقات
 نہیں ہوئی۔ تب اُس کے باپ نے کہا۔ برہمہ یوگ ہے۔ اور اُسکی
 سمجھا کہ برہمہ مراد بدھی سے ہو گی۔ تب اُس نے غور کیا برہمہ
 آئندہ ہے اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے
 کہ بھرگو ایک بات سن کر اُسی پر برابر غور کرتے کرتے اُس آخری
 نتیجہ تک پہنچا جہاں سارے مادی عالم کے خیالات کا خاتمہ
 ہو جاتا ہے۔

۱۰ سویتا سورپٹ

یہ اپنشد بھی کرشن یجورید سے متعلق ہے۔ اُس کا نام سویتا سور
 اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس نام کے ایک رشی نے اپنے آشرم کے

آدمیوں کو اسکی تعلیق کی تھی۔ اسس اپ نشد کو اکثر لوگ بہت
 قدیم نہیں سمجھتے۔ کٹونکہ اس میں جابجا یوگ سائنکھیا دیدانت
 وغیرہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں اور سائنکھیا درشن کے بانی کپل
 کا نام آیا ہے۔ مگر اس کی تالیف کے زمانہ کا پتہ لگانا مشکل ہے
 تاہم اس میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ سنسکرت آچار یہ
 سے پہلے کی کتاب ہے۔ اور سنسکر نے اسکی بھی لسفزع لکھی ہے۔
 سائنکھیا اور دیدانت کو غلط فہمی سے اکثر لوگ ایک دوسرے کا
 مخالف بتلاتے ہیں۔ یہ صرف سچائی تک پہنچنے کے دو زمینہ
 ہیں۔ اصل میں ان چھ درشنوں میں کوئی کسی کا مخالف نہیں ہے
 صرف فرق یہ ہے کہ کسی نے کہیں تک تحقیقات کی ہے۔ اور
 کسی نے کہیں تک۔ اور دیدانت اس زمینہ کی آخری سیر می
 ہے۔

سوچنا سوترا اس غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش میں غلط
 کی ہر دو شاخ کی مطابقت۔ مشابہت اور باہمی مناسبت دکھانے
 سائنکھیا کو دیدانت کا ضروری حصہ ثابت کیا ہے۔ اسس نے
 حقیقت کی پیدائش کو بالکل سائنکھیا کی تعلیم سے موافق تسلیم کر لی ہے
 اسکی تمام اصطلاحات کو صحیح مانا ہے۔ سائنکھیا کی پراکرتی کو حقیقت
 کے پیدا کرنے کا علت ادا ہے۔ برہم جو سب کا آؤہار ہے

پر کرتی اس کے آشرے ہے۔ یہ وہ قسم کی ہے۔ دمیت اور کیت
 اوکیت حالت میں وہ دائمی ابدی ہے۔ دمیت حالت میں وہ
 دائمی نہیں ہے۔ اس سے بدھی۔ انہکا۔ وغیرہ پیدا ہوتے
 ہیں اور پھر اسی میں نئے ہو جاتے ہیں۔ جب اسکی سانیہ اوتھا
 ہوتی ہے۔ تب پیدائش نہیں ہوتی۔ پیدائش کی حالت میں برہ
 اس میں محیط نکل رہتا ہے۔ پر کرتی کا یہ سب مان پرش کے ہوگ
 کے لئے ہے۔ پرش برہ اور جو کو کہتے ہیں۔ مگر برہ اپنے
 سو بھاؤ سے اکر تا ہے۔ صفہ کش رہتا ہے۔ اس میں کسی
 طرح کا دیکھا نہیں۔
 یہ اس اپنے کی عالم تسلیم ہے۔

۸۔ کین یا تو کار اپنے

کین یا تو کار اپنے نشہ کی غرض یہ ہے کہ برہ کی تحقیقات کے
 اور کو دنیا سے علیحدہ ثابت کرے۔ اسکی یہ کوشش نہیں ہے

۱۔ پرگت پیدا شدہ جو پرگت نہ ہو۔ غیر پیدا شدہ ہے جب تن گن
 ۲۔ تم۔ برابر ایک حالت میں ہوں۔ کو سانیہ اوتھا کہتے ہیں۔ وہ
 ۳۔ فاعل نہیں ہے۔ شاید۔ ۴۔ نقص

کہ جیو یا مادی عالم سے برہم کا تعلق ظاہر کرے۔ اسکے تعلق
 سے قائمی کی طرف سے اسکو کئی اطمینان ہے۔ اردہ سیوا تو
 کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے کہ "کس
 طاقت کی مدد سے من۔ زندگی۔ اندریاں اپنے اپنے فرائض کو
 انجام دیتی ہیں؟" مفلکت کی بہنی کا باعث اسے برہم کو تسلیم
 کر لیا ہے۔ برہم ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن
 نہیں ہوتا۔ وہ خود اپنی بہنی کا آپدیل ہے۔ وہ کانوں کا
 من کا من۔ زندگی کی زندگی۔ کلام کلام۔ آنکھ کی آنکھ ہے۔ اسی
 سے سب قوت پاتے ہیں۔ اُسکے گیان سے کمالیت اور جات کی طاقت
 ملتی ہے۔ اس لیے تہ سے یہ ایشہ برہم کو ثابت کرتا ہے۔ اسکے سوا
 اور کوئی تدبیر اس تک پہنچنے کی نہیں ہے۔ کونو نہ تو کوئی
 اندر لئی نہ من اس تک جا رہے۔ اگلے رشیوں کے کلام کے
 موافق وہ منہا فطر سے دور ہے۔ عقل اس کا تصور نہیں کر سکتی
 کوئی اس کا لہان نہیں بخش سکتا ہے۔ کونو نہ برہم لامحدود
 محیط ہے۔ "جاننے" و "نہ جاننے" کا مصلاح (دیکھت پیدا
 شدہ) دینا سے مشق ہے۔ پیدا شدہ دُنیا کا راج ہے

اور اندریاں اُسکو جہاں سکتی ہیں۔ اوکیت (یعنی پرکرتی) تک کا
 علم ہی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برھہ جو دونوں سے باہر ہے
 اور جسکی آشرے دونوں میں کیسی اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے
 جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اُسکو سمجھ سکتی ہیں۔

۴۔ مائد و کب

مائد و کب کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔
 آتما کی چار اوستھائیں ہیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی
 چوتھی ان تینوں سے مختلف۔

جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم کا علم
 دُنیا کے تمام کاروبار کا انصرام بذریعہ حواس (اندریوں) کے
 ہوتا ہے۔ سوپن یعنی حالت خواب میں من کو اپنے اوستھا
 کے خیالات۔ اور اُن کے اثر و سنسکار کا علم ہوتا ہے۔ سوشپتی
 یعنی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے نہ باسنہا ہوتی ہے
 صرف آتمہ ہی آتمہ کا گیان ہوتا ہے۔ چوتھی اوستھا میں
 اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اُس کا تعلق

(۱) بیداری۔ (۲) خواب (۳) گہری نیند (۴) تریہ اوستھا۔

ہنیں ہوتا۔

”ادم“ سے برمجہ کا گیان ہوتا ہے۔ اس پر چار کرنے سے
 برمجہ کا وچار ہوتا ہے۔ یہ تین حرف ۱۔ ا۔ ۲۔ م۔ ۳۔ ا۔
 سے لکھنا ہے۔ اور صرف اسی ایک نام میں رب نام آجاتے
 ہیں۔ آ۔ سے اکار۔ دراث۔ اگنی۔ آو سے ہرنیہ گرہہ
 وایو تپس۔ اور قم سے آدیتہ۔ پر اگیہ وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے
 وغیرہ وغیرہ۔

۱۰۔ پریشن اُب نشد

پریشن۔ اتھرو ویدی اُب نشد ہے۔ یسٹنکر آچار یہ کے بنو
 اسی تقسیم چہ فصلوں میں ہوئی ہے۔
 پہلے سوال میں خالق و مخلوق کے تعلق۔ پیدائش کے زمانہ
 اور پرما تا کی پریشن کی بابت تحقیقات ہے۔ برمجہ کے سنجوگ
 سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ پہلے جو خلقت ظاہر ہوئی وہ شکل
 و صورت سے مبرا ہوئی۔ مادہ۔ نام۔ وغیرہ سب کے بعد دیگرے
 ظاہر ہوئے۔ رات دن۔ یکش۔ دہینہ کا پہاگ ہوا۔

۱۱۔ اسی وجہ تسمیہ یہ کہ یہ اُب نشد سوال پر جواب کی شکل میں لکھی گئی ہے۔

۱۲۔ دھنہ کا یکش ہوتا ہے (۲) تقیم

جسم کی بناوٹ میں پانچ مہا بھوت - کرم اندریہ - من - بڑھی
 پران وغیرہ شامل ہیں - جسم کو کون قائم رکھتا ہے ؟ جواب یہ ہے
 کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوا ہے جس وقت پران نہیں رہتا - جسم
 قائم نہیں رہ سکتا - پران کیا ہے ؟ روح بہہ سب میں موجود ہے
 بغیر اس کے کوئی بھی رہ نہیں سکتا - چاہے وہ آدمی ہو - تو ہو
 مخلوق ہو - کوئی بھی ہو - مگر روح اور زندگی کے اصول میں ہی
 مادی منظر میں فرق معلوم ہوتا ہے جو (جواب) پران روح سے
 پیدا ہوتا ہے - زندگی پانچ پران میں شامل ہے - جسکی حرکت سے
 جسم قائم رہتا ہے -

سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا - بلکہ اور بھی اس کا سلسلہ مطلقاً
 ہے - دوسرے اور تیسرے پرسن میں وہی کشتہ برابر چلی جاتی ہے
 آخر میں ہر بہہ کو تمام ہستی (کائنات) کی زندگی بٹھراتے ہیں اور
 عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت کا خیال ظاہر ہوتا ہے -

چوتھے سوال میں اس آپ لشد کے اصول کا جوہر ہے - پہلے
 روح کے تین اوتھادوں پر دیا ہے - چونکہ انکا پہلے ذکر آ گیا ہے
 اعداد کی ضرورت نہیں ہوتی

۴۰ غامض - ۴۰ غم - ۴۰ حالتیں یہ

اس کے بعد خلقت کے مختلف اصول کا ذکر ہے۔ جیسے پانچ مہات
(مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش) پانچ گہان اندری۔ پانچ
کرم اندری۔ من۔ انگار۔ بدھما۔ وغیرہ۔

پھر برہما و چار شروع ہوتا ہے۔ یعنی وہ کس حیثیت سے کائنات
کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کی طرح اوصاف والا
ہے اور کی طرح مستغنی الصفات ہے۔

پانچویں سوال میں م اوم کی تشریح ہے۔ اور اگر انسان کو پوری
طرح برہما کا گہان نہیں ہو گا تو وہ آداگون میں رہے گا۔

۱۱۔ مہندک اُپت

اس اُپت میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے
کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برہما اور دید کے علم کا ذکر ہے۔
دوسرے میں برہما کو دیا کا خاکہ ہے۔ یعنی برہما کی صفات۔ دینا
سے اُس کا تعلق۔ اُس کے گہان کے حصول کے طریقہ کا ذکر ہے
تیسرے میں اسی کی اور وضاحت و تشریح کی گئی ہے۔
دیا کی دو قسمیں ہیں اپرا و پرا۔ پہلے میں چار وید۔ چہ

۱۲۔ نہات شخصی کہ عقل۔ ۱۳۔ علم۔ ۱۴۔ عزم۔

دید انگ شامل ہیں۔ آخر اند کر کا قلق صرف برہمنہ سے ہے
جو اندریو سخی سمجھ سے باہر۔ مستغنی الصفات۔ محیط کل اور
سب کا خالق ہے۔ یہاں اپراودیا میں دید کے سمول سے صرف
کرم کا نڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کٹونکہ پھر ہی برہمنہ دیا کا
پتا دیدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور دید اُس سے خالی نہیں ہے
چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اسوجہ سے کائنات اُسکی
تابع ہے۔ اور وہ کمرٹی کے جانے کی طرح اُس کو بتاتا بگارتا
رہتا ہے۔

(۱) اپراودیا سے مراد علم شریعت سے ہے۔ اراکینِ شریعت
کی تمیل۔ وقت مقررہ پڑھتی کہیں۔ وطرز عمل وغیرہ کا علم اس سے
مستقل ہے۔ ان کی پابندی سے اسکو اتم جنم ملے گا۔ اور نہ کرنے
سے نقصان ہوگا۔

(۲) اپراودیا کا قلق صرف برہمنہ سے ہے۔ برہمنہ چیتنیہ۔ محیط کل
لا تغیر۔ بلا سبب۔ مستغنی الصفات کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ
آتا ہے۔ اُسی سے زندگی۔ من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا
آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیوؤں کا جیو ہے۔ اُسی
کاسب میں پلا ہے۔ اُس کے گیان سے نکلتا ہوتا ہے۔
(۳) کس طرح برہمنہ کا پرکاش ہوتا ہے۔ جب ہر چیز کا پرکاش

برہمہ سے ہوتا ہے۔ برہمہ کسی سے کیسے پرکاشت ہو سکتا ہے ؟
 جواب یہ ہے۔ برہمہ پرکاش دان ہے۔ کونکہ وہ ہمارے اندر دھام
 کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہمہ کے گیان کا خاص فیض
 ”اوم“ کا پکارا ہے۔ جو برہمہ سے الگ نہیں ہے۔

ویدک ٹپنیو اور سمجھنے سے یہ گیان نہیں حاصل ہوتا۔ یہ گیان
 ویدانت کے وچار۔ ویراگ اور یوگ کے شغل سے ہوتا ہے۔

۴۔ اس گیان کا نتیجہ سخاوت کامل ہے۔ اُس وقت جیو دنیا سو کر بخلق
 ہو کر برہمہ میں لے ہوتا ہے جس طرح دریا بہتے ہوئے سمندر میں
 مل جاتے ہیں۔

خاص چیز جو ہمارے معمولی تینر و عقل کو برہمہ کی طرف مہذب
 کرتی ہے۔ ان اُپ نشدوں کی تعلیم کے بموجب سنسار کا ناشعوان
 ہونا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کارج کارن کے
 مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ دار خارجی کائنات
 پر غور کیا جائے تو یہہ غور بتدریج برہمہ کے علم تک پہنچا دیتا
 ہے۔ دنیا پانچ تتوں سے بنی ہے جن میں برابر تبدیلی ہوتی
 رہتی ہے۔ اور غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی ہیں تمکین جاتی
 ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں لے ہو جاتا ہے اور آکاش
 میں سما جاتی ہے۔ اور آکاش کو نظر میں نہیں آتا۔ مگر اپنے کان

شبد (آواز) میں غائب ہوتا ہے۔ یہی کیفیت پنج تن ماترا
یعنی سوکشم و لطیف عنصر کی ہے۔ یہ من میں اور من آہنگار میں
ارنگار بُدھی میں اور بُدھی پر کرتی میں ہے ہوتی ہے۔ پر کرتی برہ
میں ہے ہوتی ہے۔ یہ حالت پرے میں ہوتی ہے۔ جب رشی
ہونے لگتی ہے۔ تب پھر بتدریج پر کرتی سے بُدھی۔ بُدھی سے ارنگار
ارنگار سے من سے گیان اندری و کم اندری و پنج تن ماترا
پنج تن ماترا سے پنج مہا ہوت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ
تبدیلی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ برہہ ان سے علیحدہ اور ان سے
بہت قریب رہ کر ایک حالت میں قائم رہتا ہے۔ اُس کا علم تسانی دیو
والا ہے۔ اور اس عارضی عالم کے مصائب سے نجات کامل بخشت ہے۔

۱۴۔ کوشتکی اُپنشد

اس اُپنشد کا تعلق رگ وید سے ہے۔ اس میں چار باب ہیں پہلا
ایک قصہ سے شروع ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں چتر گنڈیا کے فرزند نے

سے حواس عشرہ کے لطیف عنصر۔ یعنی شبد۔ سپریش روپ
رس۔ گندہ۔ کے کثیف عنصر۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا
آکاش۔

یگیہ کا ارادہ کیا۔ اور اردنی کو گیہ کا رشتی تجویز کیا۔ مگر اُس کے
 عوض اُس کے فرزند سویت کیتو کو بکلا سجا۔ چتر نے اُس سے
 پوچھا کہ دنیا میں کون گیت سہتا ہے۔ مگر وہ جواب نہ دے سکا
 سویت کیتو اپنے باپ کو تم کے پاس واپس آیا۔ اور یہ سوال
 اُسکو سنایا۔ تب باپ اور بیٹے دونوں چتر کے پاس گئے۔ اور
 چتر نے خوش ہو کر ان کو سنسکرت و تشبہات میں برہ کا
 علم اور پلش دیا۔

دوسرے باب میں پران کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں دیوہ اس
 کے پتر پتروں کے اندر کے محل میں جانیکا ذکر ہے۔ اندر سے
 اُس سے کہا براگ پرشروں نے کہا کہ آپ ہی برہجوہر کیجئے
 اندر نے تب برہگیان کو سب سے اعلیٰ و افضل ٹھہرایا اور آتما
 کا کائنات بیان کیا۔ بد یہہ پران پر گیا ہے۔ یہ آئندہ ہے۔ یہ لافانی ہے
 یہ نہ نیکی سے بڑھتا ہے نہ بدی سے گھٹتا ہے۔ حقیقتاً جسکو وہ
 ان دنیاؤں سے اڑھانا چاہتا ہے۔ ان کو نیکی کرنے کی توفیق
 بخشتا ہے۔ یہ کائنات کا محافظ۔ کائنات کا خداوند۔ کائنات
 کا بادشاہ ہے۔ یہ آتما ہے۔

چوتھے باب میں بھی اسی قسم کا بیان ہے۔

باخسیر

اُنٹسار

(اُپ نشدوں کا عطر)

۱۔ ایشیرہ اُنٹسار

سب ہی پر گیا سے ہیں۔ پیرہتوی - دایو - جل - آکاش - اور انکے
اُن کے بیج اندج - جارج - سودج - اودہج - گھوڑا - گائے - پویش
ہاتھی - جتنے پران دھاری ہیں کیا چلنے دے کیا اورٹنے دے
کیا تھا و سب پر گیا ہی سے ہوئے ہیں۔ پرگیان میں پر تشیت میں
پرگیان سے سنا رہا ہوا۔ پرگیان ہی پر تشیایے۔ پرگیان ہی برہ
۱۔ ۱

۲۔ ایشا واسیہ

سب بہوتوں کو کیوں آتیا میں دیکھتا ہے۔ اور آتیا کو سب

ہوتوں میں۔ وہ کسی سے گہن نہیں کرتا۔
 جب متنبہ کے جانتا رہے کہ سارے ہوت آتما ہی ہیں اور
 آتما ہی میں ہیں تو موجہ اور شوک کے کون ہیں۔ (یعنی
 نہیں رہتے۔)

۳۔ کٹھ

جاننے والا نہ جمنٹا ہے۔ نہ مرنٹا ہے۔ نہ وہ کسی سے ہوا۔ نہ اس سے
 کوئی ہوا۔ وہ انج ہے۔ رت ہے۔ شاتوت ہے۔ پوران
 ہے۔ شیر کے مارے۔ جاننے سے مارا نہیں جاتا۔ (۱)
 جو مارنیوالا سوچے کہ میں مارتا ہوں۔ جو مرنیوالا سوچے کہ میں
 مرنے ہوں۔ تو دونوں نہیں جانتے۔ نہ وہ مارتا ہے۔ نہ وہ مارا
 جاتا ہے۔ (۱)
 جس نے اشبد۔ اسپریش۔ اردپ۔ ادیہ۔ ارس۔ نت

لہ نفرت کے آدمی کے بدم کے انوس سے پیدا نہیں ہوتا۔
 تہ ابدی کے صورت والا نہیں ہے کے قدیم۔ کے جو آوار نہیں۔
 نہ س نہیں ہو سکتا کہ صورت والا نہیں ہے کے عضو والا نہیں ہے۔
 کے جس کا ذائقہ نہیں کے جکی بو نہیں +

اگندہ۔ نادہی۔ انت۔ دھرو۔ بدھی سے پرے (برہ)
 کو جانا وہ مریو کے مکھ سے چوٹ گیا۔

(۳)

جو سورج ہو کے آکاش میں رہتا ہے۔ ہوا ہو کے آنترکیش
 میں رہتا ہے۔ ہوتا ہو کے پرتوی میں رہتا ہے۔ سو م ہو کے
 گھرے میں رہتا ہے۔ دہنشہ میں رہتا ہے۔ ود دیوتا میں رہتا
 ہے وہ سیتہ میں رہتا ہے۔ وہ آکاش میں رہتا ہے وہ پانی میں
 جھتا ہے۔ پرتوی میں جھلتا ہے۔ وہ گیہ میں جھتا ہے۔ وہ پہاڑ
 پر جھینتا ہے۔ وہ سیتہ ہے۔ وہ بڑا ہے۔ (۵)

۴۔ ورہ آرنیک

پہلے پرچھ تھا وہ آتما ہی کو جانتا ہیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 جو پرتوی میں رہ کر پرتوی سے آنتر جھکو پرتوی نہیں جانتی
 جو پرتوی کے ہیتر ہو کے ٹیم کرتا ہے۔ سو آتما آنتراہمی
 امرت ہے۔ جو جل میں رہ کر جل سے آنتر جھکو جل نہیں جانتا جس کا

نہ جھکی ہو نہیں کہ ابھی سے جھکی آنتراہمی سے فایم باندات سے
 جو عقل کے ادراک سے باہر ہے۔ سے موت سے حق سے سوم تدا
 سے حق سے سینہ سے پریرا سے بے ہیتر محیط۔ آہ حیات

جبل شیریر جو جبل کے بہتر ہو کے یم کرتا ہے۔ سو آتما انتر یامی امرت ہے۔ جو اگنی میں رہ کر اگنی سے انتر جسکو اگنی نہیں جانتی جس کا اگنی شیریر جو اگنی کے بہتر ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتر یامی امرت ہے۔ جو انتر کش میں رہ کر انتر کش سے انتر جسکو انتر کش نہیں جانتا۔ جس کا انتر کش شیریر جو انتر کش کے بہتر یم کرتا ہے سو آتما انتر یامی امرت ہے۔ جو والو میں رہ کر والو سے انتر جسکو والو نہیں جانتا۔ جس کا والو شیریر جو والو کے بہتر ہو کے یم کرتا ہے سو آتما انتر یامی امرت ہے۔

جو دگیان میں رہ کر دگیان سے انتر جسکو دگیان نہیں جانتا جب دگیان شیریر ہے سو آتما انتر یامی امرت ہے۔
اورش ہے۔ درشا ہے۔ اشتر ہے۔ شر و ما ہے۔ امت ہے

۱۔ اسی طرح دیو۔ آوتیہ۔ وشا۔ چندر تارے۔ آکاش۔ تم تیج۔ سیمپو
بھوت۔ پران۔ دانی۔ نیتر۔ کان۔ توچا۔ دگیان تیس سو مقابلہ
کرتے ہوئے عیسہ ثابت کیا ہے اظہر کرنا صلت نہیں سمجھا جاتا۔
۲۔ جو زفر نہ آوے اسی دیکھنے والا اسی جو سنا نہ جائے۔
۳۔ سننے والا۔ جو عقل سے نہ جانا جائے۔

وہ جس میں کوئی نہیں دیکھ سکتا جیسو کوئی نہیں جان سکتا - وہ
 بہو ما ہے - وہ جس میں دوسرا دیکھ سکتا ہے - جسکو دوسرا نہیں سکتا
 ہے - جسکو دوسرا جان سکتا ہے - وہ الپ ہے - نشے بہو امرت
 ہے - جو الپ ہے - وہ مرتیہ ہے - بہو ما کہاں رہتا ہے -

ہے بھگون ! (نار دے پوچھا) وہ اپنی ہما میں رہتا ہے - وہاں
 پوچھو وہ ہما کہاں ہے سنت بھار نے کہا وہ اپنی ہما میں نہیں

رہتا - - - - -
 ۳
 نشے آتما اور سے آتما نیچے سے - آتما پیچھے سے آتما آگے سے
 آتما دشمن سے آتما اتر سے آتما ہی یہ سب ہے - - -
 ۴
 وہ کہتا ہی اسکی جڑ سے وہ حیرن نہیں ہوتا - اُسکے بد کرنے سے
 وہ بد نہیں ہوتا - وہ برہمہ پورستہ ہے - - -
 ۵
 ہے سو یہ - آگے است ہی تھا - ایک ہی ادویتہ تھا - اُسی کو کوئی کہتا
 ہیں - آگے است ہی تھا - ایک ہی ادویتہ - اُسی است سے نکلا -
 ۱۱
 اُس نے کہا پر ہے سو یہ ! نشے ایسا کہو کہ ہو سکتا ہے کہ است
 سے سنکے - یہ آگے ستیہ ہی تھا ایک ہی ادویتہ -
 ۵ -

۱۰ برہم - ۲۰ محدود - ۳۰ فانی - ۴۰ عفت - ۵۰ ضیفی - ۶۰ ضیف
 ۷۰ قس - ۸۰ بے نظر - ۹۰ لامانی

پتے آکاش نام ہے نام روپ سے پرہا سویرمہ وہ امرت
دہ آتا ہے - - - - -

۴۔ تیسرے ایش

بہ بابچوں گیان اندر میں کے ساتھ رہیں اور بڑھی
نہ کرے اسی کو پریم گنتی کہتے ہیں - - - - -
چت ہی سنا رہے - تین کر کے ٹکے شود ہو - جو چنتن کرنا
ہے - اسی میں تن ہے جو جانا ہے - یہی سنان گوہ ہے
چتا ہی کے پر سادے شجہ - کچھ کرہوں کو ناش کرتا ہے
پر سن آتا - آتا میں سہتر ہو کے ادب لکھ کر پڑے ہوتا
ہے - - - - - (۴)

من دو پرکار کا ہے - شدہ نہ - شدہ ہے اور گتیب سے
جب رہتے من کو تشعل کر کے بہ امنی بھاو ہوتا ہے - تب
اُس پریم پہ کی پڑتی ہوتی ہے - جب تک ہر دے میں کئے
نہ ہو جائے - تب تک من کا نہ وہ کرنا چاہئے - یہی گیان ہے
یہی موکش ہے - سستیس کیوں تو ختمہ ہوتا ہے - - - - -

لے دیا پار ہے آزاد - تہ جیل - کہ میں کی خالی ہے پاک ہے - وہ حصول
تہ دل تہ فار - (۱) فار - (۲) باقی - (۳) کتابوں کی کتابت میل

پت کو جس کا دل سدا دھی سے دھو کیا ہے اور آتما میں
 نوشت ہو گیا ہے جو سکھ ہوتا ہے بانی اُس کا برن نہیں کر سکتی
 وہ آپ ہی اتنے کرن سے گرہن کیا جاتا ہے۔ جیسو پانی میں
 پانی۔ اگنی میں اگنی۔ اکاش میں آکاش نہ دیکھ سکے۔ ایسے
 ہی جس کا سن انترگت ہے۔ وہ چھوٹا ہے۔ منشیوں کا من
 ہی منہ۔ و موکش کا کارن ہے۔ دشنے کے سنگ بندہ
 اور نردشنے موکش سنا ہے۔ ..

۷۔ یسویہ سوتر

داناں (برحمہ میں) سورج پر کاش نہیں کرنا نہ چاند اور تارے
 نہ بجلی۔ اگنی کی تو کیا بات ہے۔ اسی (برہمہ) کے پرکاشمان
 ہونے سے سب پرکاشمان ہوتے ہیں۔ اسی کا پرکاش سب کو
 پرکاشمان کر سکتا ہے۔ ..

۸۔ کین آپت

(برحمہ وہ ہے جو) کان کا کان ہے۔ من کا من ہے۔ واچا کا

۱۰۔ انتہرکھی۔ ۱۱۔ کلام ۱۲۔

۱ - واچا ہے - پران کا پران ہے - آنکھ کی آنکھ ہے -
 نہ داناں (برمھ میں) آنکھ جانی ہے - نہ داک جاتا ہے نہ من - ہم
 (اسے اسکو نہیں جانتے نہ (پہ) جانتے ہیں کہ کس طرح اُسے
 بتا دیں جو کچھ کہ جانا ہوا ہے اُس سے وہ آتی ہے وہ اُس کو بھی
 جو کچھ کہ نہیں جانا ہوا ہے پر ہے یا ایسے ہی پھلوں کی جھنوں
 نے اُسے ہکھو سمجھایا سنا ہے ۲

جو داک سے پرگٹ نہیں ہوتا اور جس سے داک پرگٹ ہوتا ہے
 اُسی کو تو برمھ جان نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو من سے
 من نہیں کرتا - اور جس سے کہتے ہیں کہ من من کرتا ہے - اُسی کو تو
 برمھ جان نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو کانوں سے
 نہیں سنا - اور جس سے یہ کان سنا جاتا ہے اُسی کو تو
 برمھ جان - نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے - جو پران سے پران
 نہیں لیتا - اور جس سے پران پران لیتے ہیں اُسی کو تو برمھ جان
 نہ یہ جو اُپاسنا کیا جاتا ہے ۳

۹ - مائٹروکیہ

۱۱ کلام - کے الگ - تہ سلف -

شانت ہے۔ کلیان روپ ہے۔ ادویتہ ہے۔ انسی کو
 پتھر تختہ مانتے ہیں۔ وہی آتما ہے۔
 وہی دیکھ ہے۔

۱۰۔ پیرسن

یہی دگیان آتما پُرس دیکھنے والا ہے۔ چھوٹے والا ہے۔ رُسنے والا
 ہے۔ سوکھنے والا ہے۔ رس لینے والا ہے۔ من کرنا والا ہے۔ جاننا والا
 ہے سو میہ ! اکشر (برہم) کو جو دگیان آتما ہے۔ اور
 جس میں ب دیوتا (اندریہ) پران اور ہوت (عناصر) پر مشتمل
 ہیں۔ وہ سر دیکھ ہے وہ ب میں پرکشیں کرنا ہے۔ م

۱۱۔ مہشٹک

دویتہ ہے۔ امورتی ہے۔ مہی باہر ہے۔ مہی بہتر ہے۔ آج
 ہے۔ اپران ہے۔ امن ہے۔ شہر ہے۔ پر اکشر سے بھی پر ہے۔

لہ لانی کے چوتھا ہے عظیم رہ، لازوال ہے قائم ہے محیط
 ہے رامہوا۔ ہے بھال ہے جکی شکل نہ ہونے جو پیدا نہ ہو
 جو پران والا نہ ہو۔ کھ سندر۔ ۶

یہ امرت برہمہ آگے ہے۔ برہمہ پیچھے ہے۔ برہمہ دیش ہے۔
 بامیں ہے۔ نیچے اور اوپر ہے۔ یہ برہمہ برہمہ ہوتا
 ہوا و شوائب ہے۔

دغیرہ دغیرہ دغیرہ

اوم شانتیہ شانتیہ شانتیہ

ہمارے چنے
 میرے انگیرے

سندھیا

صباح

اول

دھرم

سوان

حصہ

توت

سہ فصل کے سنار

سائنس

ہر سے لفظ قیمت یاد دلیو پے ایل کے دیوہ
 ۵۰۰
 ۵۰۰

قیمت اسر فی جلد اردو

اردو - - - - -

اردو - - - - -

شاد گ زیب کی شادی اردو

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

اردو - - - - -

سوگ میں سبک ڈکیتی اردو

تیم سرم پر چاک پر پیرا لایک
ہے - یہ برشت برکت ہر گھر ہر کچھ

اُپیش ہجری اردو

وغیرہ

ویدانت دھوانن اردو

یوگ فلاسفی اردو

سائنس کا اردو

ایک نشہ

آریہ روشن دھواں اردو

افشار اراکت

شیو دھرم اردو

فقہ ہندو اسلام میں اردو

مسدس قابل غور اردو

دھرم پر میدان اردو - دویا کے لہجہ ہندی

انند جین چالیسی ہندی

دیشو دھرم زیر طبع ہر مہاکو

تصنیف صد اہم دھرم

المشہر لکشی نام



341-143

5 APR 1988

G 288/329114 R

Entered in Database

Signature with Date



